بسم اللہ الرحمن الرحیم

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ [ابن ماجہ: ۲۲۴ عن انس رضی اللہ عنہ]

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دینیات

DEENIYAT

سال ششم (اُردو)

برائے طلبہ

پہلا ایڈیشن

ماہِ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ مطابق ماہِ مارچ ۲۰۱۳ء

Compiler	مرتب
AHEM Charitable Trust	اہم چیریٹیبل ٹرسٹ

Contact : Idara-e-**DEENIYAT**, Opp. Maharashtra College, Bellasis Road, Mumbai Central, Mumbai - 4000 08

Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144

Website : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com

دینیات

DEENIYAT

طالب علم کا نام : --

گھر کا مکمل پتہ اور رابطہ نمبر : --

مدرسہ کا مکمل پتہ : --

مقررہ وقت : --

پیش لفظ

دینی تعلیم انسانوں کے لیے اتنی ہی ضروری ہے، جتنی ان کے زندہ رہنے کے لیے غذا، پانی اور ہوا ضروری ہے۔ جب انسان نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور آخرت کی حقیقت کو تسلیم کرلیا، تو اب اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ معلوم کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کیا ہدایات دی ہیں اور حضور ﷺ نے زندگی گزارنے کے کیا طریقے بتائے ہیں؟ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد پر ضرورت کے بقدر دین کا علم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ [ابن ماجہ: ۲۲۴ عن انس رضی اللہ عنہ]

اور صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ انسان خود علم حاصل کرلے اور مطمئن ہوکر بیٹھ جائے، بلکہ دین کے اس علم کو حاصل کرنے کے بعد دوسرے ناواقف لوگوں تک اس کو پہنچانے کی فکر کرنا اور ان کے عقائد و اعمال کو درست کرنے کی مقدور بھر کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ حضور ﷺ نے باضابطہ اس کی ہدایت دی ہے اور خود اپنی بعثت کا مقصد بھی یہی بتایا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کا گزر دو مجلسوں پر ہوا جو آپ کی مسجد میں لگی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں مجلسیں خیر اور نیکی پر ہیں۔ (پھر ایک مجلس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ) یہ لوگ اللہ سے دعا و مناجات میں مشغول ہیں، اللہ چاہے تو عطا فرمائے اور چاہے تو عطا نہ کرے۔ اور (دوسری مجلس کے بارے میں فرمایا کہ) یہ لوگ علم دین حاصل کرنے میں اور نہ جاننے والوں کو سکھانے میں لگے ہوئے ہیں، لہٰذا ان کا درجہ بلند ہے اور میں تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ﷺ ان ہی کے ساتھ بیٹھ گئے۔

[سنن دارمی: ۳۴۹ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ]

الغرض حضور ﷺ کے لائے ہوئے دین وشریعت اور آپ ﷺ کی تعلیمات وہدایات کو امت تک پہنچانے کی ایک عظیم ذمے داری ہمارے اوپر ڈالی گئی ہے۔ اور آج جب کہ جہالت وناخواندگی عام ہے، دینی تعلیم کی بنیادی باتوں سے بھی ناواقفیت بڑھتی جارہی ہے، پھر اس پر مزید یہ کہ ہر طرف سے بے دینی اور الحاد کی طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں اور امت کے ایمان وعقائد میں تزلزل پیدا کرنے کا ایک لامتناہی سلسلہ چل پڑا ہے، ایسی صورت حال میں امت کے ہر فرد تک دین کی تعلیم پہنچانے، اس کے عقیدہ وایمان کو پختہ بنانے اور اس کے اندر اسلامی فکر پیدا کرنے کی ہماری ذمے داری اور بڑھ جاتی ہے۔

خصوصاً بچے جو ہمارے پاس امانت ہیں اور مستقبل میں ہماری فلاح وکامیابی کے ضامن ہیں، ان کی زندگی کو اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے سنوارنا، ان کے اندر ایمان ویقین کی پختگی پیدا کرنا اور ان کی زندگی کو شریعت وسنت کی راہ پر ڈالنا ہمارا اہم ترین فریضہ ہے۔ امت کے اس طبقے میں دینی علوم کا اتنا ذخیرہ ہونا انتہائی ضروری ہے، جس پر عمل کرکے وہ زندگی کے ہر شعبے میں ایک مثالی کردار ادا کرسکیں اور علمی وعملی طور پر اسلام کے نمائندے بن سکیں۔ یاد رکھیے! نیک اور دین دار بچے ہی ہمارے صالح معاشرے کی بنیاد، ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بن سکتے ہیں۔

اس اہم مقصد کی تکمیل کے لیے سب سے بہتر اور آسان طریقہ وہی ہے جس کو ہمارے اکابر نے ”قیامِ مکاتب“ کی شکل میں جاری کیا ہے۔ یہ طریقہ سب سے زیادہ طاقت ور اور سب سے زیادہ مؤثر ہے اور کم وقت میں وسیع نتائج کا حامل ہے۔ جب ہم اس کے گہرے نتائج کو دیکھتے ہیں، تو اکابر کا یہ قول مشاہدہ بن کر سامنے آتا ہے کہ جہاں دینی مکتب قائم ہوگیا، وہ جگہ ارتداد سے محفوظ ہوگئی۔ اس لیے قیام مکاتب کے اس زرّیں سلسلے کو آگے بڑھانا، جگہ جگہ دینی مکتب قائم کرنا اور اس کو ہر اعتبار سے مستحکم بنانا، اس دور کی اہم ترین ضرورت ہے۔

ساتھ ہی بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے ایک ایسا نصاب ہونا بھی ضروری ہے، جو کم وقت میں زیادہ معلومات فراہم کرنے والا ہو، جس میں علم کے ساتھ ساتھ عمل پر کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی ہو اور بچوں کے ذہنی رجحان، ان کی فکری صلاحیت اور وقت کے تقاضوں کا خاص خیال رکھا گیا ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ بچوں کی تعلیم وتربیت میں نصاب کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے، بلکہ یہ ایک سانچہ ہے جس میں بچوں کا دل ودماغ اور ان کا ذہن وفکر ڈھلتا ہے، اسی وجہ سے اکابر واسلاف نے ہمیشہ اس طرف توجہ فرمائی ہے اور بڑی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔

یہ نصاب جو "دینیات" کے نام سے موسوم ہے، اسی نہج کے مطابق اکابر کی تحریروں کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ یہ نصاب چھ سالہ ابتدائی نصاب، پانچ سالہ ثانوی نصاب، پانچ سالہ اضافی نصاب؛ سولہ سال پر محیط ہے، اتنی لمبی مدت پر نصاب کو پھیلانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ بچے کا وقت عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم میں بھی صرف ہوتا رہے، تاکہ دین سے اس کا تعلق اور وابستگی علمی اور عملی اعتبار سے برقرار رہے۔

الحمدللہ اس سلسلے کے ابتدائی درجے کا نصاب ــــــ جو زیرو کورس کے ساتھ چھ سال پر مشتمل ہے ــــــ پیش کیا جا چکا ہے۔ اس کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے، وہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اکابر کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اب ہم اسی سلسلے کو اور آگے بڑھاتے ہوئے پانچ سالہ نصاب ثانوی (سیکنڈری کورس) کے پہلے حصے (سال ششم) کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ طلبہ کے لیے ہے، ثانوی نصاب طالبات کے لیے الگ سے مرتب کیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی قبول فرمائے اور امت کے حق میں نفع بخش بنائے۔

(آمین یارب العالمین)

نصاب کا تعارف

یہ پانچ سالہ ثانوی نصاب (سیکنڈری کورس) کے پہلے سال کی کتاب ہے۔ یہ نصاب پانچ بنیادی عناوین پر مشتمل ہے، جن کے تحت بارہ ذیلی مضامین ہیں:

بنیادی عناوین

① قرآن ② حدیث ③ عقائد، مسائل ④ اسلامی تربیت ⑤ زبان

○ قرآن کے تحت	:	تدویر مع علم تجوید، حفظ سورہ، درسِ قرآن
○ حدیث کے تحت	:	آداب و دعائیں، درس حدیث
○ عقائد، مسائل کے تحت	:	عقائد، مسائل، نماز
○ اسلامی تربیت کے تحت	:	سیرت، آسان دین
○ زبان کے تحت	:	عربی، اردو

سال بھر روزانہ پڑھائے جانے والے مضامین	:	تدویر مع علم تجوید، اردو، عربی۔
پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین	:	حفظ سورہ، آداب و دعائیں، عقائد، سیرت۔
دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین	:	درس قرآن، درس حدیث، مسائل، نماز، آسان دین۔

مضامین کا تعارف

① قرآن

تدویر مع علم تجوید قرآن کریم تجوید کی رعایت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ تجوید کی بنیادی باتیں ابتدائی نصاب میں نورانی قاعدے سے طلبہ کو پڑھائی جا چکی ہیں۔ اب ثانوی نصاب میں نورانی قاعدے میں آئے ہوئے قواعد مزید وضاحت سے دیے جا رہے ہیں، اس کے علاوہ تجوید کے اور بھی قواعد شامل نصاب کیے جا رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان قواعد کے اجراء کے لیے نمازوں میں اکثر پڑھی جانے والی سورتوں کی تدویراً مشق کرائی جا رہی ہے، تا کہ طلبہ کو قواعد پختہ یاد ہو جائیں اور ادائیگی میں بھی اتنا جماؤ پیدا ہو جائے کہ ضرورت پیش آنے پر وہ دوسروں کو پڑھا سکیں اور امامت کی ذمہ داری ادا کر سکیں۔

حفظِ سورۃ اس تعلیمی سلسلے میں ابتدا ہی سے بچوں کو سورتیں یاد کرائی جا رہی ہیں، چنانچہ ابتدائی نصاب میں طلبہ کو تقریباً ۲۱ سورتیں یاد کرائی جا چکی ہیں۔ اس ثانوی نصاب میں مزید سورتیں دی جا رہی ہیں، اب ان شاء اللہ طلبہ نمازوں میں مسنون قرأت کر سکیں گے۔

درسِ قرآن قرآن کریم کے الفاظ کو صحیح پڑھنا اُس کا لفظی حق ہے اور قرآن کریم کے معنی و مطلب کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اس کا معنوی حق ہے، دونوں ہی ضروری ہیں۔ اسی لیے ثانوی نصاب میں قرآن کے عنوان کے تحت تیسویں پارہ کے آخری ربع کا لفظی و محاوری ترجمہ اور سورۃ کا مختصر مفہوم اور اس کا پیغام دیا جا رہا ہے، تا کہ طلبہ قرآن فہمی کی طرف راغب ہوں اور صحیح طریقے سے پورا قرآن سمجھنے کی کوشش کریں اور اس کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

② حدیث

آداب و دعائیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو دنیا کے لیے ایک مثالی نمونہ بنا کر بھیجا ہے، اس

لیے آپ ﷺ کا ہر عمل اور ادا قابل اتباع ہے، اسی میں ہماری دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔آپ ﷺ نے ہر کام کرنے کا بہترین طریقہ اور اس موقع کی دعا بتائی ہے۔ابتدائی نصاب میں مختلف اعمال کی دعائیں اور سنتیں دی گئی تھیں، اب ثانوی نصاب میں مزید آداب ودعائیں دی جارہی ہیں، تاکہ طلبہ عمل کرکے حضور ﷺ کے سچے پکے امتی ہونے کا ثبوت دے سکیں۔

درس حدیث ابتدائی نصاب میں حفظ حدیث کے عنوان سے دین کے مشہور پانچ شعبوں سے متعلق چالیس احادیث یاد کرائی گئی تھیں، اب ثانوی نصاب میں درس حدیث کے عنوان کے تحت چند احادیث کا لفظی ومحاوری ترجمہ اور مختصر تشریح اور پیغام دیا جارہا ہے۔اس سے ان شاء اللہ طلبہ حدیث کے مفہوم اور اس کے پیغام سے واقف ہوں گے اور وہ نبوی ہدایات سے فائدہ اٹھاسکیں گے۔

③ عقائد، مسائل

عقائد شریعت کے احکام دوطرح کے ہیں، ایک تو وہ جن کا تعلق انسان کے ظاہری اعضاء اور عمل سے ہے، جیسے نماز، روزہ اور حج وغیرہ۔دوسرے وہ جن کا تعلق علم، یقین اور ماننے سے ہے اس کو عقائد کہا جاتا ہے، عقائد کی اہمیت شریعت میں اتنی زیادہ ہے کہ تمام اعمال کی قبولیت کا دارومدار عقائد کی درستگی ہی پر ہے۔اگر کسی انسان کی زندگی میں عبادات واعمال تو خوب ہوں لیکن اسلام کے بنیادی عقائد میں سے کسی ایک بات پر بھی اس کو دل سے یقین نہ ہو، تو نہ صرف یہ کہ ان عبادات واعمال پر اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہوگا۔عقائد کی اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن وحدیث میں آئی ہوئی وہ تمام باتیں جن پر ایک ایمان والے کو دل سے یقین رکھنا ضروری ہے،ان میں سے اہم باتیں ابتدائی نصاب میں ذکر کی گئیں تھیں،اب ثانوی نصاب میں قدرے تفصیل سے عقائد کی باتیں دی جارہی ہیں، تاکہ طلبہ ان باتوں کو جان کر اپنے ایمان وعقائد میں مزید پختگی پیدا کرکے اس کی حفاظت کرسکیں۔

مسائل شریعت کے وہ احکام جن کا تعلق انسان کے ظاہری جسم سے ہے۔ ان کی ادائیگی کا ایک خاص طریقہ بھی بتایا گیا ہے، اس کے مطابق اگر وہ حکم بجالایا گیا تو وہ اللہ کے یہاں مقبول ہوگا ورنہ رد کر دیا جائے گا۔ اس لیے ان احکام کو صحیح طور پر بجالانے کے لیے اس کا صحیح علم ہونا ضروری ہے۔ اسی وجہ سے ابتدائی نصاب میں نماز وغیرہ کے ضروری مسائل بتائے گئے تھے۔ اب ثانوی نصاب میں نماز کے مزید مسائل ساتھ ساتھ روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل بھی دیے جارہے ہیں، تاکہ طلبہ ان کو جان کر ان پر عمل کرسکیں اور دوسروں تک پہنچا سکیں۔

نماز نماز اسلام کا سب سے اہم فریضہ ہے، اگر نماز درست ہوگئی تو تمام اعمال درست ہوجائیں گے، اسی لیے نماز کو مستقل عنوان کے تحت دیا گیا ہے۔ ابتدائی نصاب میں مکمل نماز کی عملی مشق کرائی گئی تھی، اب ثانوی نصاب میں نماز عیدین اور نماز جنازہ کے طریقے اور مختلف نوافل کے فضائل وفوائد بتائے جارہے ہیں، تاکہ طلبہ ان نمازوں کو ادا کریں اور ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع ہونے والے اور اسی سے مانگنے والے بن کر رہیں۔

④ اسلامی تربیت

سیرت وتاریخ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کے لیے کامل نمونہ بنایا ہے اور ان ہی کی اتباع اور پیروی کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے آپ کی زندگی کے حالات کا جاننا ضروری ہے، تاکہ ہم آپ ﷺ کے طریقے کے مطابق زندگی گذار سکیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے خصوصًا خلفائے راشدین نے آپ کے طریقے کو ہی مکمل طور پر اپنایا اور ان کے بعد تابعین نے بھی آپ ﷺ ہی کی پیروی کی، جس کی وجہ سے وہ عزت وکامیابی سے ہم کنار ہوئے، اسی وجہ سے صحابہ وتابعین کے زمانے کو خیر القرون یعنی بہترین زمانہ کہا جاتا ہے۔

ابتدائی نصاب میں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور خلفائے راشدین کے حالات مختصر طور پر دیے گئے تھے، اب اس ثانوی نصاب میں آپ ﷺ کی زندگی کے نمایاں پہلو، خلفائے راشدین اور چند صحابہ وتابعین کے حالات اور ان کے کارنامے دیے جارہے ہیں۔ ان شاء اللہ اس سے طلبہ آپ ﷺ اور صحابہ وتابعین کی عظمت سے واقف ہوں گے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے بنیں گے۔

آسان دین مکمل دین اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہم سے مطالبہ کیا ہے۔ اور دین کے مشہور پانچ شعبے ہیں؛ ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات، ان میں سے ایمانیات اور عبادات کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ کے حق سے ہے اور معاملات، معاشرت اور اخلاقیات میں چوں کہ بندوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لیے اس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہے اور اسلام میں بندوں کے حقوق کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ابتدائی نصاب میں دین کے پانچ شعبوں کے تعلق سے طلبہ کو چالیس حدیثیں اور ان پر تربیتی باتیں سکھائی گئیں تھیں، اب اس ثانوی نصاب میں اس عنوان کے تحت تربیتی اسباق دیے جارہے ہیں، اس سے طلبہ ان شاء اللہ بہترین انسان بنیں گے۔

⑤ زبان

عربی عربی بین الاقوامی زبان ہے۔ قرآن کریم عربی زبان ہی میں نازل ہوا، ہمارے پیارے نبی ﷺ کی بولی بھی عربی ہی تھی، اس لیے حدیث بھی عربی ہی میں ہے۔ جنت میں بھی عربی ہی بولی جائے گی۔ ابتدائی نصاب میں طلبہ کو عربی کی ابتدائی باتوں اور چند مفردات کی تعلیم دی جاچکی ہے۔ اب اس ثانوی نصاب میں باقاعدہ عربی زبان سکھائی جارہی ہے۔ ان شاء اللہ طلبہ میں اس سے عربی کی شُد بُد پیدا ہوجائے گی۔

اردو سب زبانیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں، ہندوستان میں عام طور سے مسلمان اردو بولتے ہیں، اسی لیے اردو زبان میں اسلامی علوم کا بڑا ذخیرہ ہے۔ ابتدائی نصاب میں اردو زبان طلبہ کو سکھائی گئی تھی، اب اس ثانوی نصاب میں اسی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے طلبہ کو معیاری زبان سکھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس کی مدد سے طلبہ ان شاء اللہ ان دینی کتابوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے جو اردو زبان میں ہیں۔

اس نصاب کو پڑھانے کا طریقہ

- پانچ سالہ ابتدائی نصاب کی طرح اس ثانوی نصاب کو بھی پڑھانے کے لیے ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔
- سال بھر روزانہ پڑھائے جانے والے مضامین میں سے تدویر مع علم تجوید کو ۱۰/منٹ اور اس کے ساتھ حفظ سورہ اور درس قرآن کو ۵/۵/منٹ پڑھائیں، اور عربی کو ۱۵/منٹ اور اردو کو ۵/منٹ پڑھائیں۔
- اس نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھانا بہت ضروری ہے۔
- پانچ سالہ ثانوی نصاب میں بھی ہر مضمون کے شروع میں تین چیزیں —— ہدایت برائے استاذ، تعریف اور ترغیبی بات —— دی گئی ہیں۔
- ہدایت برائے استاذ کے تحت خاص اس مضمون کو پڑھانے کا جو طریقہ دیا گیا ہے، اس کی پوری رعایت کرتے ہوئے طلبہ کو وہ مضمون پڑھائیں اور مضامین کی تعریفات بچوں کو زبانی یاد کرادیں۔
- دور کے دنوں میں ترغیبی بات کے ذریعے طلبہ میں شوق پیدا کریں۔
- مہینوں اور دنوں کے اعتبار سے اسباق کو تقسیم کیا گیا ہے، ۲۰/دن سبق پڑھانے کے، ۴-۵/دن دور کے اور ۴-۵/دن ہفتہ واری چھٹی کے ہوں گے۔ دور کے دنوں میں اس مہینے کے اسباق کے دور کے ساتھ گذشتہ مہینوں کے اسباق کا دور بھی کراتے رہیں، تاکہ گذشتہ ماہ میں پڑھے ہوئے مضامین طلبہ بھول نہ جائیں۔
- کتاب کے اسباق شروع کرانے سے پہلے بچوں کو کتاب کی ترتیب، بنیادی عناوین اور ذیلی مضامین کی تعداد اور ان کے نام خوب اچھی طرح سمجھادیں۔
- درس حدیث اور آسان دین کا سبق پڑھانے کے بعد زبانی بولنے کی مشق بھی کرائیں۔ طلبہ اس کو اپنے الفاظ میں بولیں گے، اس سے وہ مضمون ذہن نشین بھی ہوگا اور اس پیغام کو دوسروں تک بلا جھجھک پہنچا بھی سکے گا۔
- مندرجہ بالا امور کے علاوہ پڑھانے میں ان تمام باتوں کا بھی لحاظ رکھیں جو ابتدائی درجے کے نصاب کے پڑھانے کے طریقے میں ذکر کی گئی ہیں۔

ثانوی درجات کا نظام الاوقات

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین

ابتدائیہ	حمد، نعت	
۱- قرآن	تدویر مع علم تجوید، حفظ سورۃ	۱۵ منٹ
۲- حدیث	آداب و دعائیں	۵ منٹ
۳- عقائد و مسائل	عقائد	۱۰ منٹ
۴- اسلامی تربیت	سیرت	۱۰ منٹ
۵- زبان	عربی، اردو	۲۰ منٹ

دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین

ابتدائیہ	حمد، نعت	
۱- قرآن	تدویر مع علم تجوید، درس قرآن	۱۵ منٹ
۲- حدیث	درس حدیث	۵ منٹ
۳- عقائد و مسائل	مسائل، نماز	۱۰ منٹ
۴- اسلامی تربیت	آسان دین	۱۰ منٹ
۵- زبان	عربی، اردو	۲۰ منٹ

نوٹ: مضامین کے لیے جو اوقات دیے گئے ہیں ان میں کمی زیادتی کی گنجائش ہے۔

پہلے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	:	سورۂ حجرات، تجوید کی تعریف، موضوع، فائدہ، مقصد اور حکم۔
	حفظ سورہ	:	سورۂ علق۔
حدیث	آداب و دعائیں	:	کھانے سے پہلے بسم اللہ کا فائدہ، کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو، بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا، دستر خوان اٹھانے کی دعا۔
عقائد و مسائل	عقائد	:	اسلام، اسلام کی بنیاد، اللہ کی ذات و صفات۔
اسلامی تربیت	سیرت	:	آپ ﷺ کی محبت و اطاعت، ہمارے نبی ﷺ کا لباس، غذا، صفائی ستھرائی، صبح سے شام تک، شام سے صبح تک۔
زبان	عربی	:	مفردات۔
	اردو	:	قوم عاد۔

دوسرے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	:	سورۂ حجرات، لحن کا بیان۔
	حفظ سورہ	:	سورۂ علق۔
حدیث	آداب و دعائیں	:	وضو کے آداب، غسل یا سونے کے لیے کپڑے اتارے تو یہ دعا پڑھے۔
عقائد و مسائل	عقائد	:	اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے۔
اسلامی تربیت	سیرت	:	ہمارے نبی ﷺ کی بات چیت، اللہ پر بھروسہ، خاطر داری۔
زبان	عربی	:	اسمائے اشارہ قریب و بعید هٰذَا، هٰذِهٖ، ذٰلِكَ، تِلْكَ۔
	اردو	:	عاد کی نافرمانی، عاد کی شرکشی۔

تیسرے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	سورۂ حجرات، لحن کا بیان۔
	حفظ سورہ	سورۂ بینہ۔
حدیث	آداب و دعائیں	جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے، جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے، افطار کرنے کی دعا، افطار کے بعد کی دعا۔
عقائد و مسائل	عقائد	روزی اللہ تعالیٰ دیتا ہے، توحید۔
اسلامی تربیت	سیرت	برابری کا برتاؤ، شرم وحیا، گھمنڈ نہ تھا، بہادری۔
زبان	عربی	مَنْ، مَا، هَلْ، نَعَمْ، لَا۔
	اردو	حضرت ہود علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت۔

چوتھے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	سورۂ ق، استعاذہ اور بسملہ کا بیان۔
	حفظ سورہ	سورۂ بینہ۔
حدیث	آداب و دعائیں	مسجد کے آداب۔
عقائد و مسائل	عقائد	فرشتے۔
اسلامی تربیت	سیرت	آپ ﷺ سچے تاجر تھے، امانت داری، وعدہ کے سچے، برائی کے بدلے بھلائی۔
زبان	عربی	أَنَا، أَنْتَ، معرفہ، نکرہ۔
	اردو	قوم کا جواب، حضرت ہود علیہ السلام کی نرمی۔

پانچویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	:	سورۂ ق، استعاذہ اور بسملہ کا بیان۔
	حفظ سورہ	:	سورۂ علق اور سورۂ بینہ کا دور۔
حدیث	آداب و دعائیں	:	صبح و شام کی دعائیں۔
عقائد و مسائل	عقائد	:	قرآنِ کریم۔
اسلامی تربیت	سیرت	:	بچوں سے پیار، نرم دلی، عفو و درگذر، جسم مبارک۔
زبان	عربی	:	مبتدا خبر، حروف جارہ۔
	اردو	:	قوم کا تنگ آ کر جواب دینا، عاد کی عداوت۔

چھٹے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	:	سورۂ ذاریات، مخارج کا بیان۔
	درسِ قرآن	:	تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ کی فضیلت اور اس کا ترجمہ۔
حدیث	درسِ حدیث	:	وضو سے اعضا روشن ہوں گے۔
عقائد و مسائل	مسائل	:	شریعت کی اصطلاحیں۔
	نماز	:	عیدین کی نماز۔
اسلامی تربیت	آسان دین	:	بسم اللہ سے ہر کام شروع کرنا، نماز کی تاکید، علم دین کی اہمیت، والدین کا ادب و احترام، والدین کو نہ ستانا، اساتذہ کا ادب و احترام۔
زبان	عربی	:	اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ. أَيْنَ. كَيْفَ۔
	اردو	:	عذاب کی آمد، قوم ثمود۔

ساتویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	:	سورۂ ذاریات، مخارج کا بیان۔
	درسِ قرآن	:	سورۂ فاتحہ کا ترجمہ، سورۂ فاتحہ کی قیمتی نصیحت۔
حدیث	درسِ حدیث	:	پیشاب میں بے احتیاطی سے عذابِ قبر۔
عقائد و مسائل	مسائل	:	وضو کے مکروہات، سجدۂ سہو کا بیان۔
	نماز	:	عیدین کی نماز۔
اسلامی تربیت	آسان دین	:	درس گاہ کے آداب، علم حاصل کرنے کے آداب، سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے، عربی اور اردو زبان کی اہمیت، اسلام کی تعلیم، اسلامی تہوار۔
زبان	عربی	:	هُوَ، هِيَ، لَيْسَ، لَيْسَتْ.
	اردو	:	قومِ ثمود کی نافرمانی، حضرت صالح علیہ السلام۔

آٹھویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	:	سورۂ طور، دانتوں کے نام اور ان کی تعداد۔
	درسِ قرآن	:	سورۂ فاتحہ کی قیمتی نصیحت، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت، معوذتین کے نزول کا واقع۔
حدیث	درسِ حدیث	:	نماز چھوڑنے کا وبال۔
عقائد و مسائل	مسائل	:	سجدۂ سہو کا بیان، سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟ سجدۂ سہو کا طریقہ۔
	نماز	:	عیدین کی نماز۔
اسلامی تربیت	آسان دین	:	کائنات میں غور و فکر کرنا، وقت کی اہمیت، اپنا کام خود کرنا، نیک کاموں میں سبقت کرنا، صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا، ٹی وی کے نقصانات۔
زبان	عربی	:	اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ۔
	اردو	:	حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت، قوم کا ردِ عمل۔

نویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	:	سورۂ طور، مخارج کا بیان۔
	درسِ قرآن	:	معوذتین کے نزول کا واقعہ، سورۂ فلق کا ترجمہ، سورۂ فلق کی قیمتی نصیحت۔
حدیث	درسِ حدیث	:	شفا اللہ ہی کے حکم سے۔
عقائد و مسائل	مسائل	:	روزہ کا بیان، روزہ کی فضیلت۔
	نماز	:	نوافل کی فضیلت واہمیت۔
اسلامی تربیت	آسان دین	:	جھوٹ کا وبال، درود شریف پڑھنا، دعا کی اہمیت، ہر ایک کو سلام کرنا، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سنت پر عمل کرنا۔
زبان	عربی	:	اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ۔
	اردو	:	معجزے کا مطالبہ، کافر سرمایہ داروں کا نادار مسلمانوں کو بہکانا۔

دسویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	:	سورۂ طور، مخارج کا بیان۔
	درسِ قرآن	:	سورۂ ناس کا ترجمہ، سورۂ ناس کی قیمتی نصیحت۔
حدیث	درسِ حدیث	:	صدقے کا فائدہ۔
عقائد و مسائل	مسائل	:	روزہ کی قسمیں۔
	نماز	:	فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی فضیلت۔
اسلامی تربیت	آسان دین	:	قرآنِ کریم کی تلاوت، قرآنِ مجید کے آداب، شرارت سے بچنا، گالی گلوچ سے بچنا، معاف کرنا، مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا۔
زبان	عربی	:	اَلْمُحَادَثَةُ۔
	اردو	:	قوم کی بدبختی، دردناک عذاب۔

صفحہ نمبر	مضامین
	ابتدائیہ
۲۱	حمد، نعت — تعریف، ترغیبی بات / ہدایت برائے استاذ
۲۲	ثنائے رب العالمین
۲۳	سلام
	۱- قرآن
۲۴	تدویر مع علم تجوید — تعریف، ترغیبی بات
۲۵	تدویر مع علم تجوید - ہدایت برائے استاذ
۲۶	سورۂ حجرات
۲۶	سورۂ ق
۲۶	سورۂ ذاریات
۲۶	سورۂ طور
۲۶	علم تجوید
۲۷	لحن کا بیان
۲۸	استعاذہ اور بسملہ کا بیان
۲۸	مخارج کا بیان
۲۹	دانتوں کا نقشہ
۳۰	دانتوں کے نام اور ان کی تعداد

صفحہ نمبر	مضامین
۳۲	حفظ سورۃ — تعریف، ترغیبی بات
۳۳	حفظ سورۃ - ہدایت برائے استاذ
۳۴	سورۂ علق
۳۴	سورۂ بینہ
۳۵	سورۂ علق اور سورۂ بینہ کا دور
۳۶	درسِ قرآن — تعریف، ترغیبی بات
۳۷	درسِ قرآن - ہدایت برائے استاذ
۳۸	تعوذ
۳۹	تسمیہ
۴۰	سورۂ فاتحہ
۴۱	سورۂ فاتحہ مع ترجمہ
۴۷	سورۂ ناس اور سورۂ فلق
	۲- حدیث
۵۶	آداب و دعائیں — تعریف، ترغیبی بات
۵۷	آداب و دعائیں - ہدایت برائے استاذ
۵۸	کھانے سے پہلے بسم اللہ کا فائدہ
۵۸	کھانے سے پہلے دعا پڑھنا بھول جائے تو

مضامین	صفحہ نمبر
بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا	۵۸
دستر خوان اٹھانے کی دعا	۵۹
وضو کے آداب	۵۹
غسل یا سونے کے لیے کپڑے اتارے	۶۰
جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے	۶۰
جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے	۶۰
افطار کرنے کی دعا	۶۱
افطار کے بعد کی دعا	۶۱
مسجد کے آداب	۶۱
صبح وشام کی دعائیں	۶۲
درسِ حدیث — تعریف، ترغیبی بات	۶۴
درسِ حدیث - ہدایت برائے استاذ	۶۵
وضو سے اعضا روشن ہوں گے	۶۶
پیشاب میں بے احتیاطی سے عذابِ قبر	۶۸
نماز چھوڑنے کا وبال	۷۰
شفا اللہ ہی کے حکم سے	۷۲
صدقے کا فائدہ	۷۴

مضامین	صفحہ نمبر
۳- عقائد ومسائل	
عقائد — تعریف، ترغیبی بات	۷۶
عقائد - ہدایت برائے استاذ	۷۷
اسلام	۷۸
اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات	۷۹
اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے	۸۱
روزی اللہ تعالیٰ دیتا ہے	۸۳
توحید	۸۴
فرشتے	۸۵
آسمانی کتابیں	۸۸
قرآنِ کریم	۹۰
مسائل — تعریف، ترغیبی بات	۹۲
مسائل - ہدایت برائے استاذ	۹۳
شریعت کی اصطلاحیں	۹۴
وضو کے مکروہات	۹۵
سجدۂ سہو کا بیان	۹۶
روزے کا بیان	۹۸

مضامین	صفحہ نمبر
نماز — تعریف، ترغیبی بات	۱۰۱
نماز - ہدایت برائے استاذ	۱۰۲
عیدین کی نماز	۱۰۳
نوافل کی فضیلت واہمیت	۱۰۵
فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں	۱۰۸
۴ - اسلامی تربیت	
سیرت — تعریف، ترغیبی بات	۱۱۰
سیرت - ہدایت برائے استاذ	۱۱۱
آپ ﷺ کی محبت واطاعت	۱۱۲
ہمارے نبی ﷺ کا لباس	۱۱۳
ہمارے نبی ﷺ کی غذا	۱۱۴
صفائی اور ستھرائی	۱۱۵
صبح سے شام تک	۱۱۶
شام سے صبح تک	۱۱۷
بات چیت	۱۱۸
اللہ پر بھروسہ	۱۱۹
خاطر داری	۱۲۱

مضامین	صفحہ نمبر
برابری کا برتاؤ	۱۲۳
شرم وحیا	۱۲۵
گھمنڈ نہ تھا	۱۲۶
بہادری	۱۲۸
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے تھے	۱۳۰
اَمانت داری	۱۳۲
وعدے کے سچے	۱۳۳
بُرائی کے بدلے بھلائی	۱۳۴
بچوں سے پیار	۱۳۷
نرم دلی	۱۳۸
عفوودرگذر	۱۴۰
جسم مبارک	۱۴۱
آسان دین — تعریف، ترغیبی بات	۱۴۳
آسان دین - ہدایت برائے استاذ	۱۴۴
بسم اللہ سے ہر کام شروع کرنا	۱۴۵
نماز کی تاکید	۱۴۶
علم دین کی اہمیت	۱۴۷

مضامین	صفحہ نمبر
والدین کا ادب واحترام	۱۴۸
والدین کو نہ ستانا	۱۴۹
اساتذہ کا ادب واحترام	۱۵۱
درس گاہ کے آداب	۱۵۲
علم حاصل کرنے کے آداب	۱۵۳
سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے	۱۵۴
عربی اور اردو زبان کی اہمیت	۱۵۶
اسلام کی تعلیم	۱۵۷
اسلامی تہوار	۱۵۸
کائنات میں غور وفکر کرنا	۱۵۹
وقت کی اہمیت	۱۶۱
اپنا کام خود سے کرنا	۱۶۲
نیک کاموں میں سبقت کرنا	۱۶۴
صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا	۱۶۵
ٹی وی کے نقصانات	۱۶۷
جھوٹ کا وبال	۱۶۸
درود شریف پڑھنا	۱۶۹

مضامین	صفحہ نمبر
دعا کی اہمیت	۱۷۱
ہر ایک کو سلام کرنا	۱۷۲
راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا	۱۷۳
سنت پر عمل کرنا	۱۷۴
قرآنِ کریم کی تلاوت	۱۷۵
قرآن مجید کے آداب	۱۷۷
شرارت سے بچنا	۱۷۸
گالی گلوچ سے بچنا	۱۷۹
معاف کرنا	۱۸۰
مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا	۱۸۲
۵- زبان	
عربی — تعریف، ترغیبی بات	۱۸۳
عربی - ہدایت برائے استاذ	۱۸۴
اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ	۱۸۵
اَلدَّرْسُ الثَّانِي: هٰذَا یہ، هٰذِهِ یہ،	۱۸۶
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ: مَنْ کون، مَا کیا	۱۹۳
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ: هَلْ کیا، نَعَمْ ہاں،	۱۹۵

مضامین	صفحہ نمبر
اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ: أَنَا أَنْتَ	۱۹۷
اَلدَّرْسُ السَّادِس: معرفہ نکرہ	۲۰۰
اَلدَّرْسُ السَّابِعُ	۲۰۲
اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ	۲۰۵
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ	۲۰۶
اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ: أَيْنَ كَيْفَ	۲۱۰
اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ: هُوَ هِيَ	۲۱۴
اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ عَشَرَ لَيْسَ: نہیں	۲۱۸
اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ	۲۲۳
اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ	۲۲۴
اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ اَلْمُحَادَثَةُ	۲۲۷
اردو — تعریف، ترغیبی بات	۲۳۰
اردو ۔ ہدایت برائے استاذ	۲۳۱
قوم عاد	۲۳۲
قوم عاد کی نافرمانی	۲۳۳
قوم عاد کی سرکشی	۲۳۴
حضرت ہود علیہ السلام	۲۳۵

مضامین	صفحہ نمبر
حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت	۲۳۶
قوم کا جواب	۲۳۷
حضرت ہود علیہ السلام کی نرمی	۲۳۸
قوم کا تنگ آکر جواب دینا	۲۳۹
قوم عاد کی عداوت	۲۴۰
عذاب کی آمد	۲۴۱
قوم ثمود	۲۴۳
قوم ثمود کی نافرمانی	۲۴۴
حضرت صالح علیہ السلام	۲۴۵
حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت	۲۴۶
قوم کا ردعمل	۲۴۷
معجزے کا مطالبہ	۲۴۹
کافر سرمایہ داروں کا نادار مسلمانوں کو بہکانا	۲۵۰
قوم کی بدبختی	۲۵۱
دردناک عذاب	۲۵۲

تعریف

حمد نظم کے انداز میں اللہ کی تعریف کرنے کو "حمد" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

نعت جن اشعار میں حضور ﷺ کی تعریف ہو ان کو "نعت" کہتے ہیں۔

جن اشعار میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، ہمارے نبی ﷺ کی صفات اور پیاری باتیں ہوں تو وہ اشعار پسندیدہ ہیں۔

ہدایت برائے استاذ

اس عنوان کے تحت ایک حمد اور ایک نعت دی گئی ہے، جو طلبہ کو آنے کے وقت اجتماعی طور پر پڑھا دی جائیں۔ایک دن حمد پڑھائیں اور دوسرے دن نعت۔

ابتدا میں طلبہ کو خود پڑھائیں، پھر یاد ہو جانے کے بعد کسی بھی طالب علم سے پڑھوائیں، اسے باقاعدہ یاد کرانے کی ضرورت نہیں، بس روزانہ پابندی سے پڑھاتے رہیں گے، تو ان شاء اللہ خود بخود طلبہ کے ذہن نشیں ہو جائیں گی۔

ثنائے رب العالمین

تری شان کے ہو لائق ، وہ ثنا کہاں سے لاؤں
تجھے آئے پیار جس پر ، وہ ادا کہاں سے لاؤں

ملکوت کے عنادل ، جسے سن کے جھوم اٹھیں
وہ ترانہ کس سے سیکھوں ، وہ نوا کہاں سے لاؤں

تیرے آستاں سے اٹھوں ، تو میں جاؤں کس کے در پر
جو ہو بے مثال تجھ سا ، وہ خدا کہاں سے لاؤں

دلِ زار کی کہانی ، میں سناؤں کس کو یا رب !
وہ سماں شکستگی کا ، وہ صدا کہاں سے لاؤں

وہ وسیع صحنِ گلشن ، ہے قفس سے بڑھ کے واصف
یہ سوادِ کوئے جاناں ، وہ فضا کہاں سے لاؤں

تری شان کے ہو لائق ، وہ ثنا کہاں سے لاؤں
تجھے آئے پیار جس پر ، وہ ادا کہاں سے لاؤں

سلام

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دست گیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر ہوا مجروح جو بازارِ طائف میں

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر پرانا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر جو امت کے لیے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو فرشِ خاک پر جاڑے میں سوتا تھا

سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

تعـــریف

تدویر تجوید کے تمام قواعد کی رعایت کرتے ہوئے درمیانی رفتار سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کو ”تدویر“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ [سورۂ مزمل:۴]

ترجمہ : قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے کا ہم کو حکم دیا ہے، ہمارے نبی ﷺ کی زندگی کا ایک خاص مقصد اللہ کے بندوں کو قرآن پڑھ کر سنانا بھی تھا، قرآن پڑھنا نبی ﷺ کی سنت ہے، بلکہ تلاوت کلام پاک سب سے افضل ذکر ہے، لہٰذا ہمیں تلاوت کلام پاک کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں، اسی لیے آپ ﷺ نے قرآن پڑھنے کے آداب وطریقے بتائے ہیں اور اس کو عمدہ اور خوبصورت لہجے میں پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے، چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا، تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ ایک ایک حرف الگ الگ کر کے پڑھتے تھے۔ (جس کی وجہ سے تمام حروف الگ الگ سمجھ میں آجاتے تھے)۔ [ترمذی:۲۹۲۳]

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز صاحب قرآن (قرآن پر عمل اور اس کی تلاوت کرنے والے) کو لایا جائے گا، تو قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس شخص کو زیورات اور خوب صورت پوشاک عطا فرما، تو اس کو کرامت وعزت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا کہ یارب! اسے اور مزید عطا فرما اور تو اس سے راضی ہوجا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رضامندی کا پروانہ عطا فرمائیں گے اور اس کو حکم ہوگا کہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا جا اور (جنت کے) درجات طے کرتا جا اور اسے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی۔ [ترمذی:۲۹۱۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

قرآن کریم کو اچھی آواز اور اچھے لب و لہجے میں پڑھنا چاہیے۔ایک حدیث میں ارشاد ہے:

قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے مزین کرو (اچھی آواز میں قرآن پڑھا کرو)۔ [ابوداؤد: ۱۴۶۸، عن براءؓ]

ایک دوسری حدیث میں فرمایا: تم قرآن کو اچھی آواز سے پڑھو، اس لیے کہ اچھی آواز قرآن میں خوب صورتی کو بڑھاتی ہے۔ [مستدرک: ۲۱۲۵، عن براءؓ]

لہٰذا اچھی آواز سے عربی لب و لہجے میں قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔

البتہ گانے اور موسیقی کے طرز پر قرآن پڑھنے سے بچنا چاہیے، کیوں کہ احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا: قرآن کو عرب کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھو، فاسقوں اور یہود و نصاریٰ کے طرز سے بچو۔ [شعب الایمان: ۲۶۴۹، عن حذیفہؓ]

ہدایت برائے استاذ

اس مضمون کے تحت دو چیزیں دی گئی ہیں: ایک تدویر، دوسری تجوید۔ تدویر کو ہفتے میں چار دن اور علم تجوید کو دو دن پڑھانا ہے۔تدویر کے عنوان میں قرآن مجید کی وہ سورتیں دی گئی ہیں، جن کا نماز میں پڑھنا مسنون ہے۔ایک دن ادائیگی کی صحت کے ساتھ طلبہ کو ان سورتوں کی خوب اچھی طرح مشق کرائیں؛ دوسرے دن ہر طالب علم سے سبق سن لیں، تاکہ طالب علم بلا تکلف پورا قرآن صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھ سکے۔

علم تجوید کے عنوان کے تحت لحن، استعاذہ، بسملہ اور مخارج حروف وغیرہ کے اسباق دیے جا رہے ہیں، ایک دن سبق پڑھائیں اور دوسرے دن سبق سن لیں۔ یہ تمام اسباق طلبہ کو سمجھا کر یاد کرا دیں اور اہم بات یہ ہے کہ تلاوت کے دوران ان کا خاص لحاظ کرنے کی طلبہ کو تاکید کرتے رہیں۔

سبق ۱

سورۂ حجرات

۱	۲	۳	مہینے میں	۴۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲

سورۂ ق

۴	۵	مہینے میں	۲۸	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳

سورۂ ذاریات

۶	۷	مہینے میں	۲۸	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴

سورۂ طور

۸	۹	۱۰	مہینے میں	۴۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱

علم تجوید

تجوید کی لغوی تعریف : کسی کام کو عمدہ کرنا۔

تجوید کی اصطلاحی تعریف : ہر حرف کو اس کے مخرج سے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

تجوید کا موضوع : قرآن مجید کے انتیس (۲۹) حروف تہجی ہیں۔

تجوید کا فائدہ : دونوں جہاں کی کامیابی حاصل کرنا۔

تجوید کا مقصد : قرآن مجید کو حضور ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پڑھنا۔

تجوید کا حکم : قرآن مجید کو تجوید سے پڑھنا فرضِ عین ہے اور مکمل علم تجوید کا سیکھنا فرضِ کفایہ ہے۔ جو شخص قرآن مجید کو بغیر تجوید کے پڑھے گا وہ گنہگار ہوگا۔

۱ پہلے مہینے میں ۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲

لحن کا بیان

لَحن کے لغوی معنیٰ غلطی کے ہیں اور تجوید کے خلاف قرآن پڑھنے کو "لحن" کہتے ہیں۔

لحن کی دو قسمیں ہیں: ① لحنِ جلی۔ ② لحنِ خفی۔

① لحنِ جلی: اس بڑی اور صاف غلطی کو کہتے ہیں جس کو قاری اور غیر قاری دونوں سمجھ سکیں۔ اس کی چند صورتیں ہیں:

① ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا جیسے: اَلْحَمْدُ کو اَلْھَمْدُ پڑھنا۔

② کسی حرف کو گھٹانا ———— جیسے: وَلَمْ یُوْلَدْ کو وَلَمْ یُلَدْ پڑھنا۔

③ کسی حرف کو بڑھانا ———— جیسے: یُوْسُفُ کو یُوْسُوْفُ پڑھنا۔

④ حرکات میں غلطی کرنا ———— جیسے: اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ پڑھنا۔

⑤ ساکن کو متحرک کرنا ———— جیسے: جَعَلْنَا کو جَعَلَنَا پڑھنا۔

لحنِ جلی کا حکم : لحن جلی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا حرام ہے۔

لحنِ خفی : اس چھوٹی اور پوشیدہ غلطی کو کہتے ہیں جس کو صرف ماہر قاری ہی سمجھ سکے۔ جیسے: اخفاء، ادغام، غنہ، مد وغیرہ نہ کرنا۔

لحنِ خفی کا حکم : لحن خفی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے، لہٰذا اس سے بھی بچنا ضروری ہے۔

۲ ۳ مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ استعاذہ اور بسملہ کا بیان

استعاذہ : شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگنے کو "اِسْتِعَاذَہ" کہتے ہیں۔

الفاظِ استعاذہ : "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" استعاذہ کے یہی الفاظ مشہور اور پسندیدہ ہیں۔

محلِ استعاذہ : تلاوت شروع کرنے سے پہلے پڑھنا۔

کیفیتِ استعاذہ : استعاذہ بلند یا آہستہ آواز سے پڑھے جانے میں قراءَت کے تابع ہے، یعنی اگر قرآن بلند آواز سے پڑھنا ہو، تو استعاذہ بھی بلند آواز سے پڑھیں، ورنہ آہستہ پڑھیں۔

حکمِ استعاذہ : استعاذہ سنت ہے۔

نوٹ: اگر قراءَت کے درمیان کوئی ایسی بات کی جس کا تعلق تلاوت سے نہیں ہے جیسے: کسی کے سوال کا یا سلام کا جواب ہی دے دیا، تو "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ......" دوبارہ پڑھنا چاہیے۔

بسملہ : "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھنے کو بَسْمَلَہ کہتے ہیں۔

سورۂ توبہ کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں بسملہ نہایت ہی ضروری ہے۔ ہاں، اگر سورت کے درمیان سے تلاوت شروع کرے، تو اختیار ہے (چاہے پڑھے، چاہے نہ پڑھے) مگر پڑھنا بہتر ہے۔

۴	۵ مہینے میں	۱۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ (۱) مخارج کا بیان

مخارج مَخْرَج کی جمع ہے، منہ کے جس حصے سے کوئی حرف نکلتا ہے اس کو "مَخْرَج" کہتے ہیں۔ کل مخارج ۱۷ ہیں۔

① الف مدہ، واو مدہ اور یا مدہ کا مخرج: جَوف؛ یعنی حلق سے ہونٹ تک منہ کا خالی حصہ۔

② ہمزہ اور ہا کا مخرج : اقصائے حلق؛ یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینے کی طرف ہے۔

③ عین اور حا کا مخرج : وسطِ حلق؛ یعنی حلق کا بیچ والا حصہ۔

④ غین اور خا کا مخرج : ادنائے حلق؛ یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی طرف ہے۔

⑤ قاف کا مخرج : زبان کی جڑ اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔

⑥ کاف کا مخرج : قاف کے مخرج سے ذرا نیچے منہ کی طرف ہٹ کر۔

⑦ جیم، شین اور یائے غیر مدہ کا مخرج : زبان کا درمیانی حصہ اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔

نوٹ: آئندہ اُن حرفوں کے مخارج کا بیان ہے جن کا تعلق دانتوں سے ہے، اس لیے پہلے دانتوں کا مختصر تعارف دیا جا رہا ہے۔

۶	۷	مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

② دانتوں کا نقشہ

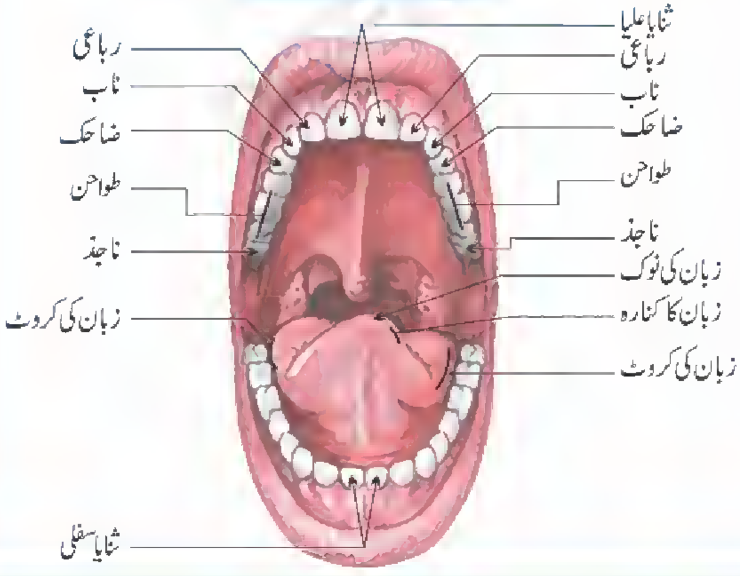

دانتوں کے نام اور ان کی تعداد

چار ثنایا : اوپر سامنے کے دو دانت کو "ثنایا عُلیا" اور نیچے سامنے کے دو دانت کو "ثنایا سُفلیٰ" کہتے ہیں۔

چار رَباعیات: ثنایا سے ملے ہوئے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک دانت ہے، ان کو "رَباعیات" کہتے ہیں۔

چار اِنیاب : رَباعیات سے ملے ہوئے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک دانت ہے، ان کو "اَنیاب" کہتے ہیں۔

چار ضواحک : انیاب سے ملے ہوئے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک دانت ہے، ان کو "ضواحِک" کہتے ہیں۔

بارہ طواحن : ضواحک سے ملے ہوئے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین دانت ہیں، ان کو "طواحن" کہتے ہیں۔

چار نواجذ : طواحن سے ملے ہوئے آخر میں دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک دانت ہے، ان کو "نواجذ" کہتے ہیں۔

ان سب ناموں کو ان اشعار میں جمع کر دیا گیا ہے۔

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو — ثنایا ہیں چار اور رَباعی ہیں دو دو
ہیں اَنیاب چار اور باقی رہے بیس — کہ کہتے ہیں قُرّا اضراس ان ہی کو
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ — نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

۸ آٹھویں مہینے میں ۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

(۳)

⑧ ضاد کا مخرج : زبان کی کروٹ اور اوپر کے داڑھوں کی جڑ۔

⑨ لام کا مخرج : زبان کا کنارہ اور اس کے مقابل (ایک ضاحک سے دوسرے ضاحک تک) اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے۔

⑩ نون کا مخرج : زبان کا کنارہ اور ایک ناب سے دوسرے ناب تک اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے۔

⑪ را کا مخرج : زبان کا کنارہ اور زبان کا کچھ نچلا حصہ اور ایک رباعی سے دوسرے رباعی تک اوپر کے دانتوں کے مسوڑھے۔

⑫ تا، دال، طا کا مخرج : زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ۔

⑬ ثا، ذال، ظا کا مخرج : زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ۔

⑭ زا، سین، صاد کا مخرج : زبان کی نوک اور ثنایا سفلیٰ و ثنایا علیا کا کنارہ۔

⑮ فا کا مخرج : نیچے کے ہونٹ کا تری والا حصہ اور ثنایا علیا کا کنارہ۔

⑯ با، میم اور واؤ غیر مدہ کا مخرج : دونوں ہونٹوں سے۔

⑰ غنہ کے حروف کا مخرج : خیشوم؛ یعنی ناک کا بانسہ۔

۹	۱۰	مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعـــریف

حفظِ سورۃ قرآن کریم کی کسی سورۃ کے یاد کرنے کو ''حفظِ سورۃ'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کا وہ حافظ جس کو یاد بھی اچھا ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو، اس کا حشر قیامت کے دن معزز، فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ [مسلم:۱۸۹۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

حافظِ قرآن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بڑے اعزاز و اکرام سے نوازیں گے، وہ خود تو جنت میں جائے گا، اپنے ساتھ مزید دس گنہ گار لوگوں کو بھی جنت میں لے جائے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، پھر اس کو زبانی یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا، حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

[ترمذی:۲۹۰۵، عن علی رضی اللہ عنہ]

حافظِ قرآن کو خلافِ شریعت کاموں سے بچنا چاہیے اور اپنے آپ کو تمام برائیوں سے دور رکھنا چاہیے، اس لیے کہ اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآنِ مجید محفوظ ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا، اس نے علومِ نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان

(دل میں) لے لیا۔ اگر چہ اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی، لٰہذا حافظ قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصے سے پیش آئے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت کرے جب کہ وہ اپنے اندر اللہ کا کلام لیے ہوئے ہے۔ [مستدرک حاکم: ۲۰۲۸، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں قرآن کا کوئی حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ [ترمذی: ۲۹۱۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

جس طرح گھر کی آبادی اور رونق گھر میں رہنے والوں سے ہے، ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کو یاد رکھنے سے ہے، لٰہذا قرآن حفظ کرنا چاہیے۔ اگر پورا قرآن حفظ نہ کر سکیں، تو کم از کم قرآن کا کچھ حصہ تو ضرور حفظ کرنا چاہیے۔

ہدایت برائے استاذ

ابتدائی نصاب میں طلبہ سورۂ قدر سے سورۂ ناس تک ۲۱ سورتیں یاد کر چکے ہیں، سورۂ علق اور سورۂ بینہ ابتدائی نصاب میں شامل نہیں کی گئی تھیں، اس سال ان دونوں سورتوں کو شامل نصاب کیا جا رہا ہے۔ ان سورتوں کو یاد کرانے سے پہلے ابتدائی نصاب میں یاد کی ہوئی سورتوں کا اچھی طرح ترتیب وار دور کرا لیں۔ تجوید کی مکمل رعایت کرتے ہوئے سورتیں یاد کرائیں اور طلبہ کو اپنی نمازوں میں ان سورتوں کو پڑھنے کی تاکید بھی کرتے رہیں، تاکہ یہ سورتیں مرتے دم تک یاد رہ سکیں۔

سبق ۱

سُوۡرَةُ الۡعَلَقِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ
عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾
عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓى ۙ﴿۶﴾
اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰى ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰى ؕ﴿۸﴾ اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ
يَنۡهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓى ۙ﴿۱۱﴾
اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰى ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمۡ
يَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ۙ لَنَسۡفَعًۢا
بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗ ۙ﴿۱۷﴾
سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبْ ۩ السجدة ﴿۱۹﴾

۱	۲	مہینے میں	۴۰	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲

سُوۡرَةُ الۡبَيِّنَةِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾ وَمَآ
اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ
وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾
جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۧ﴿۸﴾

۳	۴	مہینے میں	۴۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ سورۂ علق اور سورۂ بینہ کا دور

۵	پانچویں مہینے میں	۲۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعـــریف

درسِ قرآن قرآنِ کریم ترجمے اور مطلب کے ساتھ پڑھنے پڑھانے کو "درسِ قرآن" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ [سورۂ قمر: ۱۷]

ترجمہ: اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے، اب کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔

قرآن مجید تمام انسانوں کے نام اللہ کا پیغام ہے، تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے، اس پر عمل کر کے انسان دنیا میں پاکیزہ زندگی گذارتا ہے اور آخرت میں ہمیشہ کی کامیابی حاصل کرتا ہے، اس کتاب میں ہر زمانہ میں ہر فرد کے لیے زندگی گذارنے کے اصول بتائے گئے ہیں، اللہ و رسول کی پسندیدہ باتوں کو اپنانے کی تعلیم دی گئی ہے اور اللہ و رسول کو ناراض کرنے والی باتوں سے روکا گیا ہے۔

چونکہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور ہماری مادری زبان اردو، ہندی وغیرہ دوسری زبانیں ہیں، اس لیے ہم ترجمہ و تفسیر جانے بغیر قرآنی تعلیمات سے آشنا نہیں ہو سکتے، اس لیے ہمیں ترجمہ و تفسیر کی ضرورت پڑتی ہے، لہٰذا ہمیں معتبر علماء کے ترجمے و تفسیر سے استفادہ کرنا چاہیے تاکہ ہم قرآن سمجھ کر پڑھ سکیں اور قرآنی ہدایات کے سائے میں زندگی گذار سکیں، اللہ تعالیٰ نے سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن کو بہت آسان بنایا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ [سورۂ قمر: ۱۷]

ترجمہ: اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے، اب کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔

حضرت محمد ﷺ کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کریم بہت ہی ادب کے ساتھ پڑھتے اور اس کی ایک ایک آیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے اور نبی ﷺ سے آیتوں کے مطلب اور معنی پوچھا کرتے، جب تک آیتوں کا مطلب اچھی طرح نہ سمجھ لیتے، آگے نہیں بڑھتے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم (صحابہ) میں جو شخص دس آیتیں سیکھ لیتا تھا جب تک ان کے معانی کو خوب سمجھ نہ لیتا اور عمل نہ کر لیتا، دوسری آیتیں نہیں سیکھتا تھا۔ [تفسیر طبری: ۱/۸۰ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

لہٰذا ہمیں بھی قرآن کو تجوید سے پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے معنی و مطلب کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے اور اس کے مضامین میں غور و فکر کرنا چاہیے، اس کی وجہ سے ہمیں کامیابی ملے گی، چنانچہ حدیث میں ہے کہ قرآن کے مضامین پر غور کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ [شعب الایمان: ۲۰۰۷، عن عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد یا مدرسہ وغیرہ) میں اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کے لیے جمع ہوتے ہیں اور (اس کے ترجمے و تفسیر کو) آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں، تو ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت برستی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں کے درمیان ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ [ابوداؤد: ۱۴۵۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہدایت برائے استاذ

طلبہ میں قرآن فہمی کا شوق پیدا کرنے کے لیے درسِ قرآن کے نام سے اس سال کے نصاب میں تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ، سورۂ ناس اور سورۂ فلق کا لفظی و محاوری ترجمہ اور ان سورتوں کا پیغام دیا جا رہا ہے۔ ہر لفظ کا لفظی ترجمہ اور پوری آیت کا محاوری ترجمہ طلبہ کو یاد کرا دیں اور ہر سورۃ کا پیغام اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشین کرا دیں اور سورتوں کے فضائل بتا کر خاص مواقع میں ان سورتوں کو پڑھنے کی ترغیب بھی دیں۔

سبق ۱

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ...... کو "تعوذ" کہتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

الرَّجِیْمِ	الشَّیْطٰنِ	مِنَ	بِاللّٰهِ	اَعُوْذُ
مردود	شیطان	سے	اللہ کی	میں پناہ مانگتا ہوں

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

شیطان سے بچنے کی تدبیر

شیطان انسانوں کا بہت بڑا دشمن ہے، اللہ کا حکم نہ ماننے کی وجہ سے وہ مردود ہو گیا، اس نے اللہ کے سامنے یہ قسم کھائی تھی کہ میں قیامت تک تمام انسانوں کو سیدھے راستے سے بہکانے کی بھرپور کوشش کروں گا، لٰہذا وہ اسی وقت سے انسان کو سیدھے راستے سے ہٹا کر غلط راستے پر ڈالنے کی کوشش وفکر میں برابر لگا ہوا ہے۔

شیطان سے بچنے کی تدبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ لی جائے۔ اس کی پناہ میں آجانے کے بعد شیطان کا کوئی داؤ اور اس کی کوئی کوشش ہم پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم میں بھی ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ تم شیطان کے مکروفریب اور اس کے وسوسوں سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگو۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۹۸﴾ [سورۂ نحل: ۹۸]

ترجمہ: جب تم قرآن پڑھنے لگو، تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں آنے کا طریقہ بھی بتادیا، فرمایا: کہو" رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾ "[سورۂ مومنون: ۹۷، ۹۸]

ترجمہ: اے میرے رب! میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی شیطانوں کے وسوسوں سے اور پناہ چاہتا ہوں میں آپ کی اس سے کہ وہ (شیاطین) میرے پاس آئیں۔

سوالات

① تعوذ کا لفظی ومحاوری ترجمہ سنائیے۔ ② شیطان کیوں مردود ہوگیا؟

③ شیطان نے اللہ کے سامنے کس بات کی قسم کھائی ہے؟

④ اللہ تعالیٰ نے شیطان سے حفاظت کا کیا طریقہ بتایا ہے؟

٦ چھٹے مہینے میں ٦ دن پڑھائیں

سبق ۲ تسمیہ

بسم اللہ......کو تسمیہ کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے	اللہ کے	بہت مہربان	نہایت رحم والا
اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔			

ہر کام اللہ کے نام سے شروع کرو

اسلام نے انسانوں کو ہر کام شروع کرتے وقت اللہ کا نام لینے کی تعلیم دی ہے، جو کام بھی اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیا جاتا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور توفیق شامل حال ہو جاتی ہے، اس کی کوشش میں خیر و برکت ڈالی جاتی ہے، وہ کام نہایت اچھے طریقے سے انجام پاتا ہے اور اس میں سے شیطانی اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ کام عبادت بن جاتا ہے، آپ ﷺ کی عادت بھی یہی رہی ہے۔

آدمی جب ہر اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ...... پڑھنے کی عادت بنا لیتا ہے تو یہ عادت آدمی کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ میں یہ کام صحیح کر رہا ہوں یا نہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنا ہر کام بسم اللہ سے شروع کرنا چاہیے۔

سوالات

(۱) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا ترجمہ بتائیے۔ (۲) ہر کام کو شروع کرتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

(۳) بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں؟

۶ چھٹے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۳ سورۂ فاتحہ

(۱) سورۂ فاتحہ کی فضیلت

(۱) سورۂ فاتحہ قرآن کریم کی سب سورتوں سے مقام و مرتبے میں بڑھی ہوئی ہے۔

[بخاری: ۴۴۷۴، عن ابی سعید بن المعلی رضی اللہ عنہ]

(۲) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

[دارمی: ۳۳۷۰، عن عبد الملک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ]

(۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس جیسی سورۃ نہ توریت میں اتاری گئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں۔ [ترمذی: ۲۸۷۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

(۴) ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکا یک آسمان سے ایک سخت آواز سنائی دی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سر اٹھایا اور کہا: آج آسمان کا ایک دروازہ کھلا جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا اور اس سے ایک ایسا فرشتہ اترا جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا تھا، اس فرشتے نے آکر سلام کیا اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کو ایسے دو نور کی خوش خبری ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو بھی نہیں دیے گئے (۱) سورۂ فاتحہ (۲) سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔ (ان میں دعا ہے

اور چوں کہ یہ دعا اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہے، اس لیے مقبول ہے،) ان دونوں میں سے جو کچھ آپ تلاوت کریں گے، اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائیں گے۔ [مسلم: ۱۹۱۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

۶ چھٹے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

۲ سورۂ فاتحہ مع ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝۱

اَلۡحَمۡدُ	لِلّٰہِ	رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ
سب تعریفیں	اللہ کے لیے	پالنے والا سارے جہانوں کا
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔		

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝۲ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝۳

الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ	مٰلِکِ	یَوۡمِ الدِّیۡنِ
بہت مہربان	نہایت رحم والا	مالک	بدلے کے دن کا
جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے جو بدلے کے دن کا مالک ہے۔			

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝۴

اِیَّاکَ	نَعۡبُدُ	وَ اِیَّاکَ	نَسۡتَعِیۡنُ
تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور تجھ ہی سے	ہم مدد مانگتے ہیں

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾

اِهْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيْمَ
چلا ہم کو	راستہ	سیدھا
ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔		

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ﴿۶﴾

صِرَاطَ	الَّذِيْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَيْهِمْ
راستہ	ان کا	انعام فرمایا تو نے	جن پر
ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔			

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

غَيْرِ	الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ	وَلَا	الضَّآلِّيْنَ
نہ	جن پر غصہ ہوا	اور نہ	بھٹکنے والوں
ان لوگوں کا نہیں جن پر تیرا غصہ ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو راستے سے بھٹک گئے۔			

۶	۷	مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ ④ سورۂ فاتحہ کی قیمتی نصیحت

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿۱﴾

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں

اس آیت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، یعنی دنیا میں جہاں کہیں کسی چیز کی تعریف کی جاتی ہے، وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے۔

اس دنیا میں بے شمار حسین وجمیل، رنگ برنگی، چیزیں اور طرح طرح کے مناظر ہیں، جن کو دیکھ کر انسان کا دل بے ساختہ ان کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور ان کی تعریف کرنے لگتا ہے، لیکن ذرا غور کیا جائے تو یہ تعریف حقیقت میں ان چیزوں کی نہیں ہے، بلکہ اس خدا کی ہے جس نے ان کو بنایا ہے اور ان میں تمام خوبیاں اور بھلائیاں رکھیں ہیں، کیوں کہ کسی چیز کی تعریف کرنا اصل میں اس کے بنانے والے کی تعریف کرنا ہے۔

اور اللہ ہی دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا اور ان کی پرورش کرنے والا ہے، جو کسی ایک قوم یا ایک ملک کا خدا نہیں، بلکہ اس کائنات میں جتنی بھی چیزیں ہیں جن کو ہم جانتے ہیں یا جو اب تک ہم کو معلوم نہیں ہو سکیں، ان سب کا رب اور پروردگار اللہ ہی ہے۔

اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِۙ﴿۲﴾

وہ اللہ بڑی رحمت والا ہے

وہ اللہ بڑی رحمت والا اور بہت ہی مہربان ہے، دنیا کی ہر چیز اس کی رحمت سے فائدہ اٹھا رہی ہے اور یہ اس کی رحمت ہی تو ہے کہ اس نے ہمارے لیے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا فرمایا، یہ آسمان و زمین پیدا فرمائے، یہ سورج چاند ستارے بنائے، بادل سے پانی برسایا،

زمین سے قسم قسم کے اناج اور پھل پھول پیدا کیے، ہوائیں چلائیں، غرض یہ کہ دنیا کی ہر ایک چیز ہمارے فائدے کے لیے پیدا فرمائی۔

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳

قیامت کے دن کا مالک ہے

اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو جو نعمتیں عطا فرمائیں ہیں، ایک دن ان کا حساب بھی لیں گے اور اس دن کو قیامت کا دن کہتے ہیں۔ قیامت کے دن صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی بادشاہ اور مالک ہوں گے۔ ہم کو دنیا میں جس کی بھی بادشاہت یا حکومت نظر آتی ہے، اس روز یہ سب فنا اور ختم ہو جائیں گی، کسی کو کچھ اختیار حاصل نہ ہوگا، اس دن صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت چلے گی۔

وہ بدلے کا دن ہوگا، جن لوگوں نے دنیا میں اللہ کی فرماں برداری کی ہوگی، اللہ تعالیٰ ان کو بہترین بدلہ دیں گے، ان کو عیش و آرام میں رکھیں گے اور جنھوں نے اس کی نافرمانی کی ہوگی، اللہ تعالیٰ ان کو سخت عذاب اور سزا دیں گے۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۴

عبادت بھی صرف اسی کی، مدد بھی صرف اسی سے

اب جب ہم کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ اللہ ہی نے ہم کو پیدا کیا، اسی نے ہماری پرورش کی، دن رات اسی کی رحمتیں ہم پر برستی رہیں اور قیامت کے دن اسی کے سامنے ہم کو کھڑا ہونا ہے، تو ان تمام باتوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم صرف اسی ایک اللہ کی عبادت کریں، اس کی عبادت میں ہم کسی کو بھی شریک نہ کریں، اس کی باتوں کو مانیں اور اس کے حکموں پر چلیں، اور جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ ہی سے مانگیں اور اپنی ہر ضرورت کا سوال اللہ ہی سے کریں،

تمام جھوٹے معبودوں اور تمام چیزوں سے نظر پھیر کر اسی کی طرف اپنا ہاتھ پھیلائیں، اپنے ہر کام میں کامیابی کے لیے اور ہر مصیبت سے بچاؤ کے لیے اسی کو پکاریں۔

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ

سب سے بڑی ضرورت

اس دنیا میں انسان کو بہت ساری ضرورتیں پیش آتی ہیں، ان میں سب سے بڑی ضرورت ''ہدایت'' ہے۔ انسان کو دنیا کے ہر کام میں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، سیدھے راستے پر چلنے کی دعا کرنی چاہیے، تاکہ وہ اس راستے پر چل کر اپنے پالنہار کی رضا و خوشنودی حاصل کرے اور دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیاب ہو جائے، دین و دنیا کی کامیابی اسی سیدھے راستے پر چلنے میں ہے، صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر دوسرے راستوں میں سراسر ناکامی ہے؛ اسی لیے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو دعا سکھلائی ہے کہ تم سب اللہ سے یہ دعا مانگا کرو کہ (اے اللہ) ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ

سیدھے راستے پر کون؟

اس دنیا میں جتنی بھی قومیں ہیں، سب سیدھے راستے پر چلنے کا دعویٰ کرتی ہیں اور اپنے آپ کو ہدایت یافتہ کہتی ہیں؛ مگر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ''صراطِ مستقیم'' کی وضاحت کر دی ہے کہ صراطِ مستقیم ان لوگوں کا راستہ ہے، جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا،

ان لوگوں کے راستے کے علاوہ جو بھی راستہ ہوگا، وہ صراطِ مستقیم نہیں ہے۔

جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے، وہ چار قسم کے ہیں:

① انبیاء: یہ اللہ کے وہ بندے ہیں، جن کو اللہ نے اپنا پیغام بندوں تک پہونچانے کے لیے منتخب فرمایا ہے۔

② صدّیقین: یہ اللہ کے وہ بندے ہیں، جنھوں نے انبیاء کی باتوں کو مانا اور اس کے نتیجے میں بڑے اونچے مقامات کو پہونچے، جن کو ہم اولیاء بھی کہتے ہیں۔

③ شہداء: یہ اللہ کے وہ بندے ہیں، جنھوں نے اپنی جان تک کو اللہ کے راستے میں قربان کردیا۔

④ صالحین: یہ اللہ کے وہ بندے ہیں، جو شریعت پر مکمل طور پر چلتے ہیں، جن کو عرف میں نیک، دین دار بھی کہا جاتا ہے۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۟

مغضوب اور ضالّین کون؟

اس آیت میں ان لوگوں کی نشان دہی کی گئی ہے، جو صراطِ مستقیم (سیدھے راستے) سے ہٹے ہوئے ہیں اور وہ دو قسم کے لوگ ہیں:

① ایک وہ لوگ جنھوں نے اللہ کی نافرمانی کی، نبیوں کی باتوں کو ٹھکرایا، ان کا انکار کیا، جس کے نتیجے میں اللہ کا غضب اور اس کا غصہ ان پر نازل ہوا، چاہے وہ یہودی ہوں یا کوئی اور قوم۔

② دوسرے وہ لوگ جنھوں نے جہالت اور ناواقفی کی بنیاد پر سیدھے راستے کو چھوڑ کر غلط راستوں کو اختیار کرلیا، وہ عیسائی ہوں یا کوئی اور قوم۔

سوالات

① سورۂ فاتحہ کی فضیلت بتائیے۔

② سورۂ فاتحہ کا ترجمہ سنائیے۔

③ دنیا کی کسی چیز کی تعریف اللہ کی تعریف کس طرح ہے؟

④ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت اور اسی سے مدد کیوں مانگنا چاہیے؟

⑤ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا وہ کون لوگ ہیں؟

⑥ جن پر اللہ کا غصہ نازل ہوا وہ کون لوگ ہیں؟

۷ ۸ مہینے میں ۲۱ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ سورۂ ناس اور سورۂ فلق

① مُعَوِّذَتَین کی فضیلت

سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو معوذتین کہتے ہیں۔

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی بیماری پیش آتی، تو آپ ﷺ یہ دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر لیتے تھے۔ پھر جب مرضِ وفات میں تکلیف بڑھی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ کے ہاتھوں پر دم کر دیتی تھی اور برکت کے حصول کے لیے آپ ہی کے ہاتھ کو آپ کے بدن پر پھیرتی تھی۔ [بخاری:۵۰۱۶]

② حضرت عبداللہ بن خُبَیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صبح وشام ''سورۂ اخلاص اور معوذتین'' تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، تم ہر چیز کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ [ترمذی:۳۵۷۵]

۴ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ ہر رات جب آرام فرمانے کے لیے اپنے بستر پر تشریف لے جاتے، تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور ''سورۂ اخلاص'' اور ''معوذتین'' پڑھ کر ہتھیلیوں پر پھونک مارتے، پھر جہاں تک ہوسکتا اپنے جسم مبارک پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتے، سر، چہرہ اور جسم کے اگلے حصے سے شروع فرماتے، یہ عمل آپ ﷺ تین دفعہ کرتے۔ [بخاری: ۵۰۱۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

8 آٹھویں مہینے میں **5** دن پڑھائیں

۲ مُعَوَّذَتَیْن کے نزول کا واقعہ

سورۂ فلق اور سورۂ ناس یہ دونوں سورتیں ایک ساتھ ایک ہی واقعے میں نازل ہوئی ہیں۔ احادیث میں وہ واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ لبید بن اعصم جو ایک یہودی تھا، اس نے آپ ﷺ پر جادو کیا اور اس جادو کی چیز کو کھجور کے پھل کے غلاف میں رکھ کر ایک کنویں میں پتھر کے نیچے دفن کر دیا۔

اس جادو کے اثر سے آپ ﷺ بیمار ہوگئے، آپ ﷺ کو دنیاوی کاموں کے بارے میں کبھی کبھی یہ محسوس ہوتا کہ میں یہ کام کر چکا ہوں، حالاں کہ وہ کام آپ ﷺ نے نہ کیا ہوتا، اس بیماری میں آپ تقریباً چھ مہینے تک مبتلا رہے، لیکن کسی کو معلوم نہ تھا کہ اصل بیماری کیا ہے۔

ایک روز آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلادیا کہ میری بیماری کیا ہے اور فرمایا کہ (خواب میں) دو شخص آئے، ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا پیر کی طرف۔ سرہانے والے شخص نے دوسرے سے کہا: ان کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے پوچھا: ان پر جادو کس نے کیا؟ دوسرے

نے کہا: لبید بن اعصم نے جو یہودی ہے۔ پہلے نے پوچھا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: ایک کنگھے اور اس کے دندانے میں۔ پہلے نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا: کھجور کے غلاف میں جس میں کھجور کا پھل پیدا ہوتا ہے اور اس کو ''ذَرْوَان'' نامی کنویں میں ایک پتھر کے نیچے دفن کیا گیا ہے۔

حضور ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلایا ہے کہ میری کیا بیماری ہے؟'' پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو بھیجا، انھوں نے جا کر اس کنویں کا پانی نکالا، پھر اس پتھر کو اٹھایا اور اس کے نیچے سے کنگھا اور اس کے کچھ دندانے نکالے، انھوں نے دیکھا کہ ایک تانت کے تار میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی ہیں اور ہر گرہ میں ایک سوئی لگائی گئی ہے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں (معوذتین) نازل فرمائیں، چنانچہ آپ ﷺ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے رہے، یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ پر ان کلمات سے دم کیا:

''بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ حَاسِدٍ وَ عَيْنٍ ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اس خبیث کو قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں کسی شخص کے لیے کسی تکلیف کا سبب بنوں۔

۸	۹	مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۶

③ سورۂ فلق مع ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾

بِرَبِّ الۡفَلَقِ	اَعُوۡذُ	قُلۡ
صبح کے مالک کی	میں پناہ مانگتا ہوں	آپ کہیے
آپ کہیے میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے مالک کی۔		

مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

مَا خَلَقَ	مِنۡ شَرِّ
ہر اس چیز کی جو اس نے پیدا کی	برائی سے
ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی۔	

وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾

اِذَا وَقَبَ	غَاسِقٍ	وَمِنۡ شَرِّ
جب وہ آئے	اندھیری رات کی	اور برائی سے
اور اندھیری رات کی برائی سے جب وہ آئے۔		

وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۝۴

فِی الۡعُقَدِ	النَّفّٰثٰتِ	وَمِنۡ شَرِّ
گرہوں میں	پھونک مارنے والیوں کی	اور برائی سے
اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کی برائی سے۔		

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

حَسَدَ	اِذَا	حَاسِدٍ	وَمِنۡ شَرِّ
وہ حسد کرے	جب	حسد کرنے والے کی	اور برائی سے
اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔			

9 نویں مہینے میں 10 دن پڑھائیں

سبق ۷ (۴) سورۂ فلق کی قیمتی نصیحت

اس دنیا میں انسان بہت سے خطرات اور آفات میں گھرا ہوا ہے، آئے دن اس کو نہ جانے کتنی تکلیفیں اور مصیبتیں پہنچتی ہیں، رنج و غم اور دکھ میں مبتلا ہو جاتا ہے، طرح طرح کی بیماریاں، پریشانیاں اور الجھنیں اس کی زندگی کے سکون کو غارت کر دیتی ہیں۔ یہ چیزیں تو ایک طرف، ان کے علاوہ انسانوں ہی میں سے کچھ لوگ حسد اور جلن کے مارے ہر وقت اس کو نقصان اور تکلیف پہونچانے کی فکر اور کوشش میں لگے رہتے ہیں، کبھی تو وہ ہتھیاروں کا سہارا لیتے ہیں اور کبھی جادو ٹونا جیسی گندی اور خطرناک چیز کا استعمال کرتے ہیں۔

ان تمام چیزوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کسی ایسی ذات کی پناہ اور حفاظت میں چلا جائے جو سب سے زیادہ طاقت و قدرت والی ہو، ان تمام چیزوں کو دفع اور ختم کرنے

کی صلاحیت اس میں موجود ہو۔ بلاشبہ ایسی ذات صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی ہے، اس کی حفاظت میں چلے جانے کے بعد دنیا کی کوئی طاقت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، اس کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتی۔

سورۂ فلق میں اسی چیز کی تعلیم دی گئی ہے کہ اگر تم ان تمام شرور و آفات سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں آجاؤ۔

اس سورت میں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی گئی ہے۔

① اس دنیا میں انسان کو جتنی بھی نقصان پہونچانے والی چیزیں ہیں، ان سب سے پناہ مانگی گئی ہے۔ اس آیت میں تمام شرور و آفات داخل ہیں؛ لیکن اگلی آیتوں میں اُن تین چیزوں کو خصوصیت سے بیان کیا گیا ہے جو شر و برائی پھیلانے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔

② اندھیری رات کی برائی سے پناہ مانگی گئی ہے۔ اندھیری رات تو ویسے ہی خوفناک ہوتی ہے، اس کے علاوہ رات ہی جنات و شیاطین، تکلیف پہونچانے والے جانور اور چوروں، ڈاکوؤں کے پھیلنے اور دشمنوں کے حملے کا وقت ہوتا ہے۔

③ گرہوں میں پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کی برائی سے پناہ مانگی گئی ہے۔ جادو کرنے والے عام طور سے ڈورے وغیرہ میں گرہ لگا کر جادو کے کلمات پڑھتے ہیں، جادو کرنے والے مرد و عورت دونوں ہوتے ہیں، لیکن عورتیں اس میں زیادہ مبتلا رہتی ہیں۔

④ حسد کرنے والے کی برائی سے پناہ مانگی گئی ہے۔ حسد کہتے ہیں: کسی کی نعمت و راحت کو دیکھ کر جلنا اور یہ چاہنا کہ وہ نعمت اس کے پاس سے جاتی رہے، چاہے اس کو ملے یا نہ ملے، حسد کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

حسد ایسی چیز ہے جو حاسد کو کبھی بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیتی اور حاسد ہر وقت نقصان و تکلیف پہنچانے کی فکر و کوشش میں لگا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام شرور و آفات سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

۹	۱۰ مہینے میں	۱۴۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸ ⑤ سورۂ ناس مع ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱

قُلۡ	اَعُوۡذُ	بِرَبِّ النَّاسِ
آپ کہیے	میں پناہ مانگتا ہوں	انسانوں کے رب کی
آپ کہیے میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی۔		

مَلِکِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰہِ النَّاسِ ۝۳

مَلِکِ النَّاسِ	اِلٰہِ النَّاسِ
انسانوں کے بادشاہ کی	انسانوں کے معبود کی
انسانوں کے بادشاہ کی، انسانوں کے معبود کی۔	

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾

الۡخَنَّاسِ	الۡوَسۡوَاسِ	مِنۡ شَرِّ
پیچھے ہٹ جانے والے کی	وسوسہ ڈالنے والے	برائی سے
وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے۔		

الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

النَّاسِ	فِیۡ صُدُوۡرِ	یُوَسۡوِسُ	الَّذِیۡ
لوگوں کے	دلوں میں	وسوسہ ڈالتا ہے	جو
جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔			

مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ٪﴿۶﴾

وَالنَّاسِ	مِنَ الۡجِنَّۃِ
اور انسانوں میں سے	جنوں میں سے
چاہے وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے	

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۹ ⑥ سورۂ ناس کی قیمتی نصیحت

اس سورت میں ''شیطانی اور انسانی تمام قسم کے وسوسوں'' سے پناہ مانگی گئی ہے، جس کی وجہ سے آدمی گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنی آخرت کو تباہ و برباد کر لیتا ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، اس کے دل پر وسوسہ ڈالنے والا (شیطان) مسلط ہو جاتا ہے، جب وہ ہوش میں آ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ وسوسہ ڈالنے والا پیچھے کو دبک جاتا ہے اور جب وہ غافل ہوتا ہے تو دوبارہ آ کر وسوسے ڈالتا ہے۔

[مستدرک: ۳۹۹۱، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شیطان انسانوں کے دل میں برابر وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ شیطان کے علاوہ انسانوں میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں، جو ایسی باتیں یا اشارے کرتے ہیں جس سے انسانوں کے دل میں طرح طرح کے برے خیالات اور گناہ کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے، وہ یہ کہ انسان خود کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دے دے، اس کی پناہ میں آ جانے کے بعد اس کو کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہونچا سکتی۔

اللہ تعالیٰ تمام قسم کے وساوس اور گناہوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (آمین)

سوالات

① معوذتین کی فضیلت بتائیے۔

② معوذتین کے نزول کا واقعہ سنائیے۔

③ سورۂ فلق اور سورۂ ناس کا ترجمہ سنائیے۔

④ انسان کے دل میں وسوسہ کون ڈالتا ہے اور وہ کس طرح دور ہوتا ہے؟

⑤ سورۂ فلق میں کتنی چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے؟

۱۰	دسویں مہینے میں	۴	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

آداب و دعائیں زندگی گزارنے کے عمدہ اصول وضوابط کو "آداب" اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو "دعا" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر کوئی عطیہ وہدیہ نہیں دیا۔ [معجم کبیر: ۱۳۲۳۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بچوں کو اچھے آداب سکھانے کی ترغیب دی ہے اور اسے بچوں کے لیے بہترین عطیہ وہدیہ قرار دیا ہے۔ ادب انسانی زندگی کا خوبصورت زیور ہے، اس سے انسان کامل بنتا ہے، اور اس میں اچھی زندگی گزارنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر ادب انسان کی زندگی میں نہ ہو، تو انسان چاہے کتنا ہی بڑا صاحبِ کمال اور مختلف علوم وفنون کا ماہر بن جائے، وہ ادھورا ہی رہتا ہے، اس میں زندگی گزارنے کا سلیقہ نہیں ہوتا، اسلام نے زندگی گزارنے کے عمدہ سے عمدہ اصول ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ ان ہی اصولوں کو زندگی میں لاکر دنیا کی وحشی سے وحشی قومیں بھی باادب، سلیقہ منداور مہذب بن گئیں، اسلام نے ہمیں ہر چیز کے آداب سکھائے ہیں، معمولی سے معمولی کاموں حتیٰ کہ استنجے کے بھی آداب بتا کر ہماری رہنمائی فرمائی ہے، ان آداب کی رعایت کرنے سے زندگی خوب سے خوب تر بنتی چلی جاتی ہے اور اچھی زندگی گزارنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے، باادب اور سلیقہ مند انسان کو ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کی قدر کی جاتی ہے، اس لیے ہمیں تمام اعمال میں آداب کی پوری پوری رعایت کرنا چاہیے۔

اسلام نے جس طرح ہر موقع وہر عمل کے لیے کچھ آداب سکھائے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لیے دعائیں بھی بتائی ہیں، یہ دعائیں نہایت اہم اور بڑی بابرکت ہیں،

انسانی زندگی کا کوئی عمل ایسا نہیں جس کے مناسب حضور ﷺ نے دعا نہ مانگی ہو، ہر اس خیر و بھلائی کو آپ ﷺ نے طلب کیا ہے، جس سے انسان کو سکون و راحت مل سکے اور ہر ان فتنوں اور تکلیف دینے والی چیزوں سے پناہ مانگی ہے، جس سے انسان کو کسی طرح کا نقصان پہنچ سکے، ان دعاؤں کے پڑھنے میں نہ کوئی وقت صرف ہوتا ہے اور نہ محنت لگتی ہے، حضور ﷺ نے ان دعاؤں کا اہتمام کرنے کی خوب ترغیب دی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے یہاں کوئی چیز اور کوئی عمل دعا سے زیادہ عزیز نہیں۔ [ترمذی: ۳۳۷۰، عن ابی ہریرہؓ]

ان دعاؤں کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ کا دھیان نصیب ہوتا ہے، ہر طرح کی مصیبتوں اور آفتوں سے حفاظت ہوتی ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے، اس لیے ہمیں حضور ﷺ کی بتائی ہوئی دعاؤں کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔

ہدایت برائے استاذ

روزمرہ کے اعمال کی بہت سی دعائیں اور سنتیں طلبہ ابتدائی نصاب میں یاد کر چکے ہیں، اس سال ان میں سے بعض دعاؤں کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں، تاکہ ان دعاؤں کو پڑھتے وقت ان کی فضیلت کا استحضار رہے۔ سبق پڑھانے کے بعد طلبہ سے سوال کریں کہ اس دعا کو پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا، مثلاً اس طرح سوال کریں کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے دعا پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ نیز اس سال مزید چند دعائیں اور آداب ذکر کیے جارہے ہیں۔

دعاؤں کے ترجمے یاد کرانے کی کوشش کریں اور ان کی فضیلت بھی طلبہ کے ذہن نشین کرادیں۔

ہر عمل کے وقت اس عمل کی دعا پڑھنے اور آداب کے مطابق اس عمل کو کرنے کی ترغیب بھی دیتے رہیں اور اس کی نگرانی بھی کرتے رہیں۔

جن اعمال کی دعائیں اور سنتیں پچھلے سالوں میں آچکی ہیں، انھیں وقتاً فوقتاً طلبہ سے پوچھتے رہیں۔

سبق ۱ کھانے سے پہلے بسم اللہ کا فائدہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ شیطان اس کے ساتھ کھانے میں، سونے میں اور رات گزارنے میں شریک نہ ہو، اُسے چاہیے کہ جب گھر میں داخل ہو تو سلام کرے اور کھانے کے وقت ''بِسْمِ اللّٰہِ'' کہے۔

[طبرانی کبیر:۶۱۰۲ عن سلمان رضی اللہ عنہ]

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۲ | دن پڑھائیں

سبق ۲ کھانے سے پہلے دعا پڑھنا بھول جائے تو

حضرت اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھاتا ہوا دیکھا، اس نے بِسْمِ اللّٰہِ (شروع میں) نہیں پڑھی تھی، جب آخری لقمے میں اس نے ''بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ'' پڑھ لیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا، جب اس نے ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پڑھا تو شیطان نے جو کچھ کھایا تھا سب اُگل دیا۔

[ابوداؤد:۳۷۶۸]

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۲ | دن پڑھائیں

سبق ۳ بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قضائے حاجت کے مقامات (شیاطین اور تکلیف دینے والی چیزوں کے) اڈے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے ان میں جانا چاہے تو اللہ کے حضور میں پہلے یہ عرض کرے: ''اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ''۔ [ابن ماجہ:۲۹۶]

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۲ | دن پڑھائیں

سبق ۴ دسترخوان اٹھانے کی دعا

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اُٹھایا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دعا) پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

[ترمذی: ۳۴۵۶]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، بابرکت ہو، اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو ناکافی سمجھ کر اور بالکل رخصت کر کے اور اس سے بے نیازی اختیار کرتے ہوئے نہیں اٹھا رہے ہیں۔

1 پہلے مہینے میں 14 دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ وضو کے آداب

① اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ [شامی: ۱/ ۳۴۳، کتاب الطہارۃ، سنن الوضوء]

② پاک جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ [شامی: ۱/ ۳۴۸، سنن الوضوء]

③ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا۔ [شامی: ۱/ ۳۴۷، سنن الوضوء]

④ ہر عضو کو دھوتے یا مسح کرتے وقت ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھنا۔ [شامی: ۱/ ۳۴۳، سنن الوضوء]

⑤ وضو کے دوران دنیوی باتیں نہ کرنا۔ [شامی: ۱/ ۳۴۳، سنن الوضوء]

⑥ دائیں ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ [شامی: ۱/ ۳۰۶، سنن الوضوء]

⑦ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ [شامی: ۱/ ۳۰۶، سنن الوضوء]

⑧ اعضائے وضو کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔ [شامی: ۱/ ۳۴۷، سنن الوضوء]

⑨ منہ پر پانی زور سے نہ مارنا۔ [شامی: ۱/ ۳۵۷، سنن الوضوء]

2 دوسرے مہینے میں 14 دن پڑھائیں

سبق ۶ غسل یا سونے کے لیے کپڑے اتارے تو یہ دعا پڑھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنات کی نگاہوں اور انسان کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ مسلمان جب کپڑے اتارے تو یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ۔ [عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی: ۲۷۳]

ترجمہ: اللہ کے نام سے (میں کپڑے اتارتا ہوں) جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

۲	دوسرے مہینے میں	۴	دن پڑھائیں

سبق ۷ جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ [ابن ماجہ: ۳۸۰۳]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کے فضل سے سب اچھے کام پورے ہوتے ہیں۔

۲	۳	مہینے میں	۶	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸ جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ [ابن ماجہ: ۳۸۰۳]

ترجمہ: ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔

۳	تیسرے مہینے میں	۴	دن پڑھائیں

سبق ۹ افطار کرنے کی دعا

حضرت معاذ بن زہرہ رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ [ابوداؤد: ۲۳۵۸]

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

| ۳ | تیسرے مہینے میں | ٦ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۰ افطار کے بعد کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کر لیتے تو یہ دعا پڑھتے: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
[۲۳۵۷، ابوداؤد]

ترجمہ: پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہو گا۔

۳ تیسرے مہینے میں ۸ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخطِ معلم	دستخطِ والدین

سبق ۱۱ مسجد کے آداب

① مسجد اللہ کا گھر ہے، دل سے اس کا احترام کرنا۔ [شعب الایمان: ۲۹۴۳، عن عمرو بن میمون عن اصحاب الرسول]

② مسجد میں سلام کر کے داخل ہونا۔ [تفسیر قرطبی: ۱۲/ ۲۷۷]

③ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا۔
[بخاری: ۴۴۴، عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]

④ مسجد میں بدبودار چیزیں پیاز، لہسن، (سگریٹ، گٹکھا وغیرہ) کھا کر، بغیر منھ کو صاف کیے ہوئے نہ جانا، اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ [مسلم: ۱۲۸۰، عن جابر رضی اللہ عنہ]

⑤ مسجد میں انگلیاں نہ چٹخانا۔ [شامی: ۵/ ۱۸، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

⑥ مسجد میں آواز بلند نہ کرنا، اگر لوگ نماز میں مشغول ہوں، تو تلاوت بھی آہستہ آواز میں کرنا۔ [ابن ماجہ: ۷۵۰، عن واثلہ ؓ]

⑦ کسی نمازی کے سامنے سے نہ گزرنا۔ [مسلم: ۱۱۵۶، عن ابی سعید الخدری ؓ]

⑧ مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ [فتاوی ہندیہ: ۵/۳۲۱، باب آداب المسجد]

⑨ گم ہونے والی چیز کا اعلان مسجد میں نہ کرنا۔ [مسلم: ۱۲۸۸، عن ابی ہریرہ ؓ]

⑩ مسجد میں کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہو، جیسے لڑائی، جھگڑا، خرید وفروخت، ناسمجھ بچوں کو مسجد لانا وغیرہ۔ [ابن ماجہ: ۷۵۰، عن واثلہ بن الاسقع ؓ]

⑪ مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا۔ [بخاری: ۴۵۸، عن ابی ہریرہ ؓ]

۴ چوتھے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۲ صبح وشام کی دعائیں

① حضرت ابان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لے، تو کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ [ترمذی: ۳۳۸۸]

ترجمہ: (میں نے) اللہ کے نام سے (صبح وشام کی) جس کے (پاک) نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج ہوگیا تھا، ایک شخص جس نے آپ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی تھی، ان کو حیرت سے دیکھنے لگا، کیوں کہ اگر اس دعا کا واقعی وہی اثر ہے جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے تو خود ان کو فالج کیوں کر ہوگیا؟ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ کیا دیکھ رہے ہو؟ بلاشبہ حدیث تو وہی ہے جو میں نے آپ سے بیان کی، لیکن مجھے فالج اس وجہ سے ہوگیا کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی اور اللہ کی طرف سے جو ہونا تھا، ہوگیا۔

۵	پانچویں مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں

(۲) حضرت ابوسلّام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجدِ حمص سے گزرا، لوگوں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے، تو میں اس آدمی کے پاس کھڑا ہوگیا اور میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی ایسی حدیث سناؤ، جس کو آپ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی بیان نہ کرتا ہو، اس آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بندہ صبح وشام (اس دعا کو) تین مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ نے اس بندے کے لیے اپنے ذمے کرلیا ہے کہ قیامت کے دن اس کو ضرور خوش کردے گا۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔

[مسند احمد: ۱۸۹۶۷، عن خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم]

ترجمہ: خوش ہوں میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین و مذہب مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر۔

۵	پانچویں مہینے میں	۸	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعــــریف

درس حدیث حدیث شریف ترجمے اور مطلب کے ساتھ پڑھنے پڑھانے کو ''درس حدیث'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث :رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین کلام کتاب اللہ ہے، اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ بدترین کام نئی نئی باتیں (بدعتیں) ہیں۔اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ [مسلم:۲۰۴۲، عن جابرؓ]

اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کی ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا۔رسول اللہ ﷺ لوگوں کو یہی قرآن پڑھ کر سناتے اور اس کی تشریح وتفسیر بیان کرتے ، جو بات بھی بولتے بالکل حق اور سچ فرماتے کیوں کہ سب اللہ کی طرف سے ہوتی۔اپنی خواہش اور جی سے کچھ نہ فرماتے۔جو بات ارشاد فرماتے اس پر عمل بھی کر کے بتاتے۔آپ ﷺ کی ان ہی باتوں اور کاموں کو حدیث کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے جاں نثار صحابہ آپ کی باتیں بہت ادب اور دھیان سے سنتے ،اس کو یاد رکھتے اس پر عمل کرتے اور دوسروں تک وہ باتیں پہنچاتے۔اسی طرح صحابہ کے شاگردوں نے بھی کیا، صحابہ کے شاگردوں کے شاگردوں نے بھی ایسا ہی کیا، اس طرح ہوتے ہوتے یہ علم کا خزانہ بالکل ہو بہو ہم تک پہنچا۔اس لیے ہمیں یہ یقین کرنا چاہیے کہ ہم جو باتیں حدیث کے نام سے پڑھتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو بالکل اسی ادب اور احترام سے پڑھنا اور سننا چاہیے جیسے صحابہ پڑھتے اور سنتے تھے اور اس میں بتائی ہوئی باتوں اور ہدایات پر عمل کرنا چاہیے ،تاکہ ہم حضور ﷺ کے اخلاق واوصاف کے ساتھ آراستہ ہو جائیں اور آپ کی ناپسندیدہ چیزوں سے بچ جائیں۔نیز حدیث پڑھ کر ہمیں دوسروں تک پہنچانا چاہیے ،تاکہ ہم آپ کی دعا کے حق دار بن جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حدیث سننے اوراس کو یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے والے کو دعادی ہے؛ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ اور شاداب رکھے جس نے ہماری کوئی حدیث سنی، پھر ہو بہو دوسروں تک پہنچادی، کیوں کہ بہت سے لوگ جن تک حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یادرکھنے والے ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی اسی دعا کی وجہ سے بہت سے حدیث پڑھنے پڑھانے والے لوگوں کے چہرے دنیا ہی میں پررونق ہوجاتے ہیں۔ہمیں بھی حدیث پاک کا علم بہت ہی ادب کے ساتھ حاصل کرنا چاہیے،تاکہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ ان برکتوں اور رحمتوں سے نوازے جواس کے پیارے رسول کی حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کو ملتی ہیں۔

ہدایت برائے استاذ

الحمدللہ طلبہ ابتدائی نصاب میں چالیس حدیثیں یاد کر چکے ہیں۔اسی سلسلے کوآگے بڑھاتے ہوئے طلبہ میں حدیث فہمی کا ذوق پیدا کرنے کے لیے درس قرآن کے طرز پر رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث مع ترجمہ وتشریح دی جارہی ہیں، یہ احادیث ایمانیات اور عبادات سے متعلق ہیں،طلبہ کو سب سے پہلے ان احادیث کے الفاظ صحیح اعراب وتلفظ کے ساتھ پڑھائیں پھران کا لفظی ومحاوری ترجمہ یاد کرائیں اس کے بعد حدیث کے تحت دی گئی تشریح وہدایات اچھی طرح ذہن نشیں کرادیں۔ساتھ ہی ساتھ ہر سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات ازبر کرادیں نیز اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ طلبہ حدیث کے تحت دیے گئے پیغام کے مطابق اپنی زندگی بنائیں اور سنواریں کہ ان تمام کوششوں کا مقصد ہی قرآن وحدیث کے مطابق زندگی بنانا ہے۔

سبق ۱ — وضو سے اعضا روشن ہوں گے

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ۔

[بخاری:۱۳۶]

عَنْ	أَبِي هُرَيْرَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
روایت کرتے ہیں	ابو ہریرہ	اللہ ان سے راضی ہو	انھوں نے فرمایا

سَمِعْتُ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	يَقُوْلُ
میں نے سنا	اللہ کے رسول کو	اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ان پر	فرماتے ہوئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

إِنَّ	أُمَّتِيْ	يُدْعَوْنَ	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	غُرًّا
کہ	میری امت	بلائی جائے گی	قیامت کے دن	ان کے چہرے روشن

مُحَجَّلِيْنَ	مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ
اعضا چمک دار ہوں گے	وضو کے اثر سے

کہ میری امت قیامت کے دن (جب) بلائی جائے گی تو ان کے چہرے اور اعضا (ہاتھ پاؤں) وضو کے اثر سے (دھلنے کی وجہ سے) روشن اور چمک دار ہوں گے۔

فَمَنِ	اسْتَطَاعَ	مِنْكُمْ
لہٰذا جو شخص	چاہے	تم میں سے

أَنْ يُّطِيْلَ	غُرَّتَهُ	فَلْيَفْعَلْ
بڑھانا	اپنی روشنی کو	تو وہ ضرور ایسا کرے

لہٰذا جو شخص تم میں سے اپنی روشنی کو بڑھانا چاہے، تو وہ ضرور ایسا کرے۔

تشریح : وضو کرنے سے جہاں ایک طرف پاکی وصفائی حاصل ہوتی ہے، وہیں دوسری طرف بندے کو وضو کرنے پر بہت سارا ثواب بھی ملتا ہے، احادیث میں وضو کی بہت سی فضیلتیں آئی ہیں، وضو میں ہر عضو کو دھوتے وقت اس سے کیے ہوئے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جنت میں جانے کے بعد وضو میں دھوئے جانے والے اعضا کی خوب زینت و آرائش کی جائے گی اور جہاں تک وضو کا پانی پہنچا ہوگا، وہاں تک زیور پہنایا جائے گا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وضو کے اثر سے رسول اللہ ﷺ کی امت کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں قیامت کے دن نورانی اور چمک دار ہوں گے اور یہی امتِ محمدیہ کی پہچان ہوگی، چنانچہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن تمام نبیوں کی امتیں ہوں گی، تو آپ اپنی امت کو ان کے درمیان کیسے پہچان سکیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں، ہاتھ اور پاؤں وضو کے اثر سے روشن اور چمک دار ہوں گے اور یہ بات ان کے علاوہ کسی اور امت میں نہ ہوگی۔ (مسلم:۲۰۰، عن حذیفہؓ) دیکھیے وضو کی کتنی بڑی فضیلت ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی اس روشنی اور چمک کو بڑھانا چاہے، تو وہ

ضرور ایسا کرے یعنی چہرے کی روشنی اور چمک بڑھانا یہ ہے کہ اپنے چہرے کو پیشانی کے اوپر سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک خوب اچھی طرح دھوئے اور ہاتھ پیر کی روشنی اور چمک بڑھانا یہ ہے کہ ہاتھوں کو کہنیوں کے اوپر تک اور پیروں کو ٹخنوں کے اوپر تک خوب اچھی طرح دھوئے۔

سوالات

① وضو کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

② حدیث میں وضو کی کیا فضیلت بتائی گئی ہے؟

③ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟

٦	٧ مہینے میں	٣٠ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲ پیشاب میں بے احتیاطی سے عذاب قبر

② عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔ [دار قطنی ۱: ۱۲۸]

عَنْ	أَبِي هُرَيْرَةَ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
روایت کرتے ہیں	ابو ہریرہ	اللہ ان سے راضی ہو
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے		

أَنَّ	رَسُوْلَ اللهِ	صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	قَالَ
کہ	اللہ کے رسول نے	اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ان پر	فرمایا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:			

اِسْتَنْزِهُوْا	مِنَ الْبَوْلِ	فَاِنَّ
تم بچو	پیشاب سے	اس لیے کہ

عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ	مِنْهُ
عام طور پر قبر کا عذاب	اسی سے ہوتا ہے

تم پیشاب سے بچو، اس لیے کہ عام طور پر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔

تشریح : اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کی تعلیم دی ہے۔ پیشاب کے معاملے میں احتیاط کرنا بہت ضروری ہے، پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا اور پیشاب کے بعد پاکی حاصل نہ کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کے بارے میں سخت وعید سنائی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ عام طور پر قبر کا عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے، قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، اگر یہ آسانی سے طے ہوگئی تو بعد کی ساری منزلیں بھی آسانی سے طے ہو جائیں گی، اس لیے پیشاب ہمیشہ بیٹھ کر نیچی جگہ میں کرنا چاہیے اور اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ اس کے چھینٹے اُڑ کر کپڑے یا بدن پر نہ لگیں۔

پیشاب کرنے کے لیے کوئی ایسا طریقہ ہرگز نہ اپنانا چاہیے جس سے کپڑے یا بدن پر اس کے چھینٹے اُڑیں جیسے نیچے بیٹھ کر اونچی جگہ یا سخت چیز پر پیشاب کرنے سے چھینٹے اُڑتے ہیں، اسی طرح کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے بھی کپڑے اور بدن پر چھینٹے لگ جایا کرتے ہیں، اس سے بدن اور کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے اور اس حالت میں پڑھی ہوئی ساری نمازیں بے کار ہو جاتی ہیں، اس لیے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کریں اور پیشاب سے فراغت کے بعد پانی کا استعمال کر کے خوب پاکی حاصل کر لیں۔

سوالات

① حدیث پاک میں کس بات کی تعلیم دی گئی ہے؟

② عام طور پر قبر کا عذاب کس وجہ سے ہوتا ہے؟

③ پیشاب کے بعد پاکی حاصل نہ کرنا کونسا گناہ ہے؟

۷	۸	مہینے میں	۳۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ نماز چھوڑنے کا وبال

③ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةً لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

[معجم کبیر: ۱۱۷۸۲]

عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
روایت کرتے ہیں	عباس کے بیٹے	اللہ ان دونوں سے راضی ہو
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں		

أَنَّ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	قَالَ
کہ	اللہ کے رسول نے	اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ان پر	فرمایا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:			

مَنْ	تَرَكَ	صَلَاةً	لَقِيَ	اللّٰهَ
جس شخص نے	چھوڑ دی	کوئی نماز	تو وہ ملاقات کرے گا	اللہ سے
جس شخص نے کوئی نماز چھوڑ دی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا،				

غَضْبَانُ	عَلَيْهِ	وَهُوَ
ناراض ہوں گے	اس پر	اس حال میں کہ اللہ
		اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوں گے۔

تشریح : نماز تمام عبادتوں میں سب سے افضل عبادت ہے، وہ اپنے خالق ومالک سے بات چیت کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، ہر نبی نے ایمان کے بعد سب سے پہلا حکم نماز ہی کا دیا ہے، اسی لیے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب لیا جائے گا، نماز کو پابندی سے پڑھنے کے بڑے فضائل ہیں، اس سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نماز کی پابندی کرنے والا مرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوں گے اور اسے جنت میں بہت اونچا مقام عطا فرمائیں گے۔ اور نماز کو پابندی سے نہ پڑھنے پر بڑی سخت وعیدیں سنائی گئیں ہیں، جو شخص نماز ادا کرنے کا اہتمام نہیں کرتا، تو قیامت کے دن اس کا حشر قارون، فرعون اور ہامان وغیرہ کے ساتھ ہوگا، اور جس شخص نے کوئی نماز چھوڑ دی تو مرنے کے بعد جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت ناراض ہوں گے، حالاں کہ مرنے کے بعد کا وقت بڑا کٹھن ہوتا ہے، اس وقت اللہ کے فضل وکرم کے سوا کسی کے سہارے کی امید تک نہیں ہوتی، اگر ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہیں گے تو وہ برباد ہوجائے گا اور اسے افسوس ہوگا کہ کاش میں نے کوئی نماز نہ چھوڑی ہوتی! لیکن اس دن افسوس کرنے سے کوئی فائدہ نہ

ہوگا، اس لیے ہمیں نمازوں کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، ایک نماز بھی ہمارے ذمے باقی نہ رہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کریں کہ وہ ہم سے خوش ہو۔

سوالات

① ہر نبی نے ایمان کے بعد سب سے پہلے کس بات کا حکم دیا؟

② پابندی سے نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

③ پابندی سے نماز نہ پڑھنے پر کیا وعید ہے؟

۸	۹	مہینے میں	۳۰	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین

سبق ۴ شفا اللہ ہی کے حکم سے

④ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ [مسلم:۵۸۷۱]

عَنْ جَابِرٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
جابر سے روایت ہے	اللہ ان سے راضی ہو

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وہ نقل کرتے ہیں اللہ کے رسول سے	اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ان پر
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے	

دَوَاءٌ	لِكُلِّ دَاءٍ	قَالَ	أَنَّهُ
دوا ہے	ہر بیماری کی	فرمایا	کہ انھوں نے

کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بیماری کے لیے دوا ہے،

الدَّاءَ	دَوَاءٌ	أُصِيْبَ	إِذَا	فَ
بیماری کو	دوا	پالیتی ہے	جب	پھر

پھر جب دوا بیماری کو پالیتی ہے

عَزَّ وَجَلَّ	بِإِذْنِ اللّٰهِ	بَرَأَ
جو بزرگ اور بڑا ہے	اللہ کے حکم سے	ٹھیک ہوجاتا ہے

تو اللہ عزوجل کے حکم سے ٹھیک ہوجاتی ہے۔

تشریح: اس دنیا میں انسان کو کبھی خوشیاں میسر ہوتی ہیں اور کبھی پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں، کبھی وہ صحیح وتندرست رہتا ہے اور کبھی اس کو مرض وبیماری سے دوچار ہونا پڑتا ہے، اس حدیث میں بیماری کے بارے میں ہماری رہنمائی کی گئی ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر بیماری کا علاج پیدا کر رکھا ہے، کوئی بھی بیماری ایسی نہیں جس کا کوئی علاج نہ ہو، اس لیے بیماری کے موقع پر اگر صحیح علاج کرایا جائے اور مرض کی صحیح دوا تجویز کی جائے، تو ضرور شفا حاصل ہوگی، لیکن یاد رہے کہ دوا کے اندر تاثیر اور ٹھیک کرنے کی صلاحیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے، ایک دوسری حدیث میں اس کی اس طرح وضاحت کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں، جس کے ساتھ ایک پردہ ہوتا ہے، وہ فرشتہ اس پردے کو بیماری اور

دوا کے درمیان میں رکھ دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیمار جو بھی دوا استعمال کرتا ہے، وہ اس مرض تک نہیں پہنچ پاتی لیکن جب اللہ تعالیٰ اس بیمار کو صحت دینا چاہتے ہیں، تو فرشتے کو پردہ ہٹانے کا حکم دیتے ہیں، پھر بیمار دوا استعمال کرتا ہے اور شفایاب ہو جاتا ہے (مرقاۃ: ۱۳، ۲۵۶)۔

اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ علاج صرف ایک سبب کا درجہ رکھتا ہے حقیقت میں شفا دینے والی ذات اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ لہٰذا علاج کراتے وقت یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ بذات خود دوا کے اندر شفا نہیں ہے بلکہ شفا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے۔

سوالات

① حدیث میں کس بات کی رہنمائی کی گئی ہے؟

② دوا میں مرض ٹھیک کرنے کی تاثیر کب پیدا ہوتی ہے؟

③ علاج کراتے وقت کس بات کا یقین رکھنا ضروری ہے؟

۹	۱۰	مہینے میں	۱۵	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ — صدقے کا فائدہ

⑤ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ [ترمذی: ۶۶۴، م]

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ	انھوں نے کہا
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں	

قَالَ	رَسُوْلُ اللهِ	صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	إِنَّ	الصَّدَقَةَ
فرمایا	اللہ کے رسول نے	اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ان پر	بے شک	صدقہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ

لَتُطْفِئُ	غَضَبَ الرَّبِّ	وَتَدْفَعُ	مِيْتَةَ السُّوْءِ
بجھا دیتا ہے	رب کے غصے کو	اور دور کرتا ہے	بُری موت کو

اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے، اور بُری موت کو دور کرتا ہے۔

تشریح : اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کسی ضرورت مند محتاج اور غریب کو کوئی چیز دینا صدقہ کہلاتا ہے، صدقہ کرنے کے بہت زیادہ فائدے ہیں، اس حدیث میں صدقے کے دو فائدے ذکر کیے گئے ہیں۔

① صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے، آدمی جب کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ کسی غریب کو صدقہ کرتا ہے یا کسی ضرورت مند کو کھانا کھلاتا ہے یا اسے پہننے کے لیے کپڑے دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتے ہیں، اس طرح سے وہ اللہ تعالیٰ کے غصے اور ناراضگی سے بچ جاتا ہے۔

② صدقہ آدمی کو ایسی موت سے بچاتا ہے جس کو دنیا میں بری موت سمجھا جاتا ہے اور صدقے کی برکت سے آدمی کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے، ایمان پر خاتمہ بہت بڑی نعمت ہے، اس لیے ہمیں صدقہ کرنے کی خوب عادت ڈالنی چاہیے۔

سوالات

① حدیث پاک میں صدقہ کرنے کے کتنے فائدے بتائے گئے ہیں۔

② دو فائدے کیا کیا ہیں؟

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعــــریف

عقائد آدمی جن دینی باتوں پر دل سے یقین رکھتا ہے، ان کو ''عقائد'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو حق جانو، حق مانو اور ہر اچھی بری تقدیر کو بھی حق جانو حق مانو۔

[مسلم: ۱۰۲، عن عمر رضی اللہ عنہ]

اسلام میں عقائد کی بہت زیادہ اہمیت ہے، بلکہ دین کی بنیاد ہی عقائد پر رکھی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی قوم کے عقائد میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوا، تو ان کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کو معبوث فرمایا، سارے پیغمبروں نے اپنی قوم کو عقائد درست کرنے اور صحیح عقیدے پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے کی دعوت دی، قرآن وحدیث میں بھی عقائد کے متعلق باتیں انتہائی وضاحت کے ساتھ اور بڑے مؤثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جیسے اللہ کی وحدانیت اور اس کی ذات وصفات پر ایمان لانا، آسمانی کتابوں اور رسولوں کے برحق ہونے کا یقین رکھنا، آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے اور قرآن کے آخری آسمانی کتاب ہونے کا عقیدہ رکھنا اور فرشتوں اور آخرت کے دن پر ایمان لانا وغیرہ۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو، اور اس کے رسولوں پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری تھی۔ اور جو شخص اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور یومِ آخرت کا انکار کرے، تو وہ

بھٹک کر گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔ [سورۂ نساء:۱۳۶]

عقیدہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے، جس میں ذرہ برابر بھی کمی و زیادتی کی گنجائش نہیں ہوتی اور تھوڑا سا تزلزل بھی بڑے خسارے اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ عقائد سے اعمال کا بھی بہت گہرا تعلق ہے، بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ کے یہاں عقائد کی درستگی کے بغیر قبول نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی آدمی اللہ کو نہ مانے، اس کے ساتھ کفر و شرک کرے، یا حضور ﷺ کو آخری نبی اور رسول تسلیم نہ کرے اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی طرح سے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھے، تو پھر وہ شخص چاہے جتنا اچھا کام کرے، اللہ تعالیٰ کے یہاں بدلے کا مستحق نہیں ہوگا اور اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

اس لیے ہمیں عقائد پر پوری مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے اور ان کو اپنے دل میں بٹھا لینے کی ضرورت ہے، تاکہ ہمارا ایمان درست رہے، اللہ کے نزدیک ہمارا عمل قبول ہو اور پھر ہمیں اس کا بہترین بدلہ نصیب ہو۔

ہدایت برائے استاذ

اسلامی عقائد سے چند عقائد مضمون کی شکل میں دیے گئے ہیں، یہ تمام مضامین طلبہ کو خوب اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشین کرادیں اور اس بات کی تاکید بھی کردیں کہ ایک ایمان والے کو ان تمام باتوں پر دل سے پختہ یقین رکھنا ضروری ہے۔

سبق پڑھانے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات طلبہ سے زبانی پوچھ لیں۔

سبق ۱

اسلام

اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کرنے کو ''اسلام'' کہتے ہیں، جو شخص اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں پر چلتا اور اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا ہے، اس کو ''مسلمان'' کہتے ہیں۔

اسلام کی بنیاد

حضور ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے، (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور (حضرت) محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔ [مسلم: ۱۲۲، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ]

(۱) کلمۂ طیبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کی گواہی دینا: اس کلمے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے، وہی ہر چیز کا خالق و مالک ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کی طرف سے جس دین کو لے کر آئے ہیں، اس دین پر عمل کرنے میں قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی کامیابی ہے۔

(۲) نماز قائم کرنا: اللہ تعالیٰ نے دن بھر میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں: (۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشا۔ ان نمازوں کو اہتمام کے ساتھ اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا۔

(۳) زکوۃ ادا کرنا: اگر کسی پر زکوۃ فرض ہو، تو اپنے مال میں سے ایک خاص مقدار الگ کر کے زکوۃ کے مستحق کو دینا۔

(۴) اگر اللہ تعالیٰ وسعت دے، تو حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ جا کر حج کرنا۔

(۵) رمضان المبارک میں پورے مہینے کے روزے رکھنا۔

سچا مسلمان ہونے کے لیے اسلام کی ان پانچوں بنیادوں پر یقین کرنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے، جس طرح ہم اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود اور حضور ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں، اسی طرح نماز، زکوٰۃ، حج اور روزوں کو بھی ادا کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

سوالات

① اسلام اور مسلمان کسے کہتے ہیں؟

② اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے اور وہ کون کون سی ہیں؟ ③ کلمہ طیبہ کا مطلب بتائیے۔

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۸ | دن پڑھائیں

سبق ۲ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات

اللہ ایک ہے، جو ساری کائنات کا بنانے والا اور پیدا کرنے والا ہے، اس نے زمین و آسمان، چاند سورج، دریا پہاڑ اور انسان و جنات وغیرہ تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ وہی سب کا پالنے والا اور سب کا حقیقی مالک ہے، زندگی کی ساری ضرورتیں وہی پوری کرتا ہے، وہی روزی دیتا ہے، وہی عزت اور ذلت دیتا ہے، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس سے صرف اتنا کہتا ہے "ہو جا" بس ہو جاتا ہے۔ [سورۂ مومن:۶۸]

اللہ تعالیٰ کی ذات تمام خوبیوں اور کمالات کی مالک ہے اور ہر طرح کے عیب اور کمزوریوں سے پاک ہے، اللہ تعالیٰ کے نہ ماں باپ ہیں اور نہ بیوی بچے، وہ ان تمام رشتوں سے پاک ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کو کبھی موت نہ آئے گی، قرآن میں ہے: ہر چیز فنا ہونے والی ہے، سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے، اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ [سورۂ قصص:۸۸]

کائنات کے چلانے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، وہ اپنی قدرت سے کائنات کا سارا نظام سنبھالے ہوئے ہے، نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، قرآن میں ہے: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ہمیشہ سے زندہ ہے، جو کائنات سنبھالے ہوئے ہے، نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ [سورۂ بقرہ: ۲۵۵]

اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے نرالی ہے، کوئی چیز اس کے جیسی نہیں، دنیا میں ان آنکھوں سے اس کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے، چاروں طرف پھیلی قدرت کی نشانیوں اور اس کی صفتوں سے سب اسے پہچانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بہت ساری صفتیں ہیں، ان میں سے چند صفات یہ ہیں: (۱) علم یعنی ہر چیز کو جاننا (۲) قدرت یعنی ہر چیز کو اپنی طاقت سے کرنا (۳) حیات یعنی ہمیشہ سے زندہ ہونا اور ہمیشہ زندہ رہنا (۴) سمع یعنی ہر چیز کو سننا (۵) بصر یعنی ہر چیز کو دیکھنا (۶) ارادہ یعنی ہر کام کو اپنے اختیار اور ارادے سے کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی تمام صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی صفات میں کمی زیادتی نہیں ہوتی یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کوئی صفت کبھی کم ہو جائے یا ختم ہو جائے یا ان صفات میں کبھی کوئی صفت بڑھ جائے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق کی طرح ادھوری نہیں ہیں، مثال کے طور پر ہم ایک ہی وقت میں ہر چیز کو نہ جان سکتے ہیں، نہ ہر آواز سن سکتے ہیں اور نہ ہر چیز دیکھ سکتے ہیں لیکن

اللہ تعالیٰ ایک ہی وقت میں ہر ہر چیز کو جانتا بھی ہے، ہر آواز سنتا بھی ہے اور تمام چیزوں کو دیکھتا بھی ہے۔

④ اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ دیکھنے اور سننے کے لیے مخلوق کی طرح آنکھ اور کان وغیرہ کا محتاج نہیں ہے، قرآن میں ہے: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مانند نہیں اور وہی ہر بات سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ [سورۂ شوریٰ:۱۱]

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی تمام صفات پر یقین رکھنا اور ایمان لانا ضروری ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ذات یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کو نہ مانے یا ان میں شک کرے، ایسا شخص مؤمن نہیں ہو سکتا۔

سوالات

① ساری کائنات کو کس نے پیدا کیا؟ ② زندگی کی ساری ضرورتیں کون پوری کرتا ہے؟

③ کون اپنی قدرت سے کائنات کا سارا انظام سنبھالے ہوئے ہے؟

④ اللہ تعالیٰ کی چند صفات بیان کیجیے۔ ⑤ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

۱	۲	مہینے میں	۱۵	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین

سبق ۳ اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے

اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کو خوب جاننے والا ہے۔ دنیا بھر میں کون کس حالت میں ہے، سب اسے خبر ہے۔ ایک ہی وقت میں وہ ان سب کو جانتا ہے، کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی، اس کے علم سے باہر نہیں، ذرے ذرے کا اسے علم ہے، وہ نہ بھولتا ہے اور نہ غلطی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ریت کے ذروں، پہاڑوں کے کنکروں، سمندر اور بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو بھی جانتا ہے، درخت پر لگا ہوا پتّا کتنی مرتبہ الٹ پلٹ ہوتا ہے اور کب اور کہاں گرے گا؟ سب اس کے علم میں ہے، قرآن میں ہے: کسی درخت کا کوئی

پتہ نہیں گرتا مگر اللہ اس کو جانتا ہے۔ [سورۂ انعام:۵۹]

اگر انسان اپنے دل میں یہ یقین بٹھا لے کہ اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہر حال میں اس کو دیکھ رہا ہے، تو وہ بہت سارے گناہوں سے بچ جائے گا، انسان اپنے کاموں کو تو سب سے چھپا سکتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ سے کچھ نہیں چھپا سکتا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کی ایک ایک حرکت سے باخبر ہے، یہاں تک کہ جو خیال انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے، قرآن میں ہے: آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، وہ اسے جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپ کر کرتے ہو اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہو اس کا بھی اسے پورا علم ہے اور اللہ دلوں کی باتوں تک کا خوب جاننے والا ہے۔ [سورۂ تغابن:۴]

اللہ تعالیٰ کا علم بہت وسیع ہے، آسمانوں میں کیا چھپا ہوا ہے؟ اور زمین کے نیچے کتنے خزانے ہیں؟ یہ سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جتنے انسان آئے ہیں اور جتنے انسان قیامت تک آئیں گے، ان سب کے نام، ان کے والدین کے نام، ان کی نیکیاں اور ان کی برائیاں سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ علم غیب (ہر چھپی اور آئندہ پیش آنے والی باتوں کا علم) اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، غیب کے سارے خزانے اسی کے قبضے میں ہیں، قرآن میں ہے: اللہ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، جنھیں اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [سورۂ انعام:۵۹]

اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر کسی کا علم نہیں، چاہے وہ نبی ہو یا فرشتہ۔ ہاں! اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں میں سے جس کو جتنا چاہتا ہے غیب کی کچھ باتیں بتا دیتا ہے۔ کسی نبی، فرشتے اور ولی کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ جب چاہے غیب کی باتوں کو معلوم کر لے، تمام مخلوقات کو جتنا علم حاصل ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا عطا کیا ہوا ہے۔ [سورۂ بقرہ:۲۵۵؛ سورۂ جن:۲۶، ۲۷]

سوالات

① کیا اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کو خوب جاننے والا ہے؟

② انسان اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ سے کیوں نہیں چھپا سکتا؟

③ علم غیب کس کو حاصل ہے؟

④ کیا اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر کسی کا علم ہے؟

۲ دوسرے مہینے میں ۱۴ دن پڑھائیں

سبق ۴ روزی اللہ تعالیٰ دیتا ہے

جتنے جاندار اس دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں، ان سب کو اللہ تعالیٰ روزی دیتا ہے اور ان کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے جیسے دنیا میں زندگی گذارنے کے لیے ہمیں بہت سی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے، جسم کی قوت کے لیے غذا، جسم ڈھانپنے کے لیے لباس اور سردی، گرمی اور بارش سے بچنے کے لیے گھر کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح ہماری اور بھی ضرورتیں ہیں، ان ساری ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ ہی پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جاندار کو اس کے مناسب غذا دیتا ہے، گائے، بھینس اور بکری کو گھاس اور چارہ دیتا ہے، شیر اور اس جیسے پھاڑ کھانے والے جانوروں کو تازہ گوشت کھلاتا ہے، پرندوں کے بچوں کو ان کے گھونسلوں میں اور سمندر کی مچھلیوں کو پانی میں ان کے مناسب غذا پہنچاتا ہے اور انسانوں کو گوشت اور سبزیاں عطا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور کتنے جانور ایسے ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے، اللہ تعالیٰ انھیں بھی رزق دیتا ہے اور تمھیں بھی اور وہی ہر بات سنتا اور ہر چیز جانتا ہے۔ [سورۂ عنکبوت:۶۰]

ہر جاندار کو روزی پہنچانے کی ذمے داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے، جو جاندار بھی اس دنیا میں آتا ہے، وہ اپنی روزی ساتھ لے کر آتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانے سے اس

کے لیے روزی مقدر فرما دیتا ہے، پھر جب تک اللہ تعالیٰ کو اس کا زندہ رکھنا مقصود ہوتا ہے، اس وقت تک اس کو رزق پہنچاتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو جتنا چاہتا ہے، رزق عطا فرماتا ہے، کسی کو زیادہ دیتا ہے تو کسی کو کم، اللہ تعالیٰ نے کسی کو امیر بنایا تو کسی کو غریب، اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سارے انسان برابر ہیں، امیر کو غریب پر اور غریب کو امیر پر کوئی برتری حاصل نہیں، سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی سے خوش ہوتا ہے جو اس کو راضی کرے اور اس کے احکام کو پورا کرے، قرآن میں ہے: آسمان اور زمین کی ساری کنجیاں اللہ ہی کے قبضے میں ہیں، وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق میں وسعت اور تنگی کرتا ہے، یقیناً وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ [سورۂ شوریٰ:۱۲]

سوالات

① تمام جانداروں کو روزی کون دیتا ہے؟ ② ہماری تمام ضرورتیں کون پوری کرتا ہے؟

③ اللہ تعالیٰ ہر جاندار کو اس کے مناسب غذا دیتے ہیں، مثال سے بتائیے۔

④ اللہ تعالیٰ کس آدمی سے خوش ہوتے ہیں؟

۲	۳	مہینے میں	۹	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین	

سبق ۵ توحید

اللہ ایک ہے، وہ اپنی ذات وصفات میں اکیلا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کوئی اس کے مانند نہیں، وہ بڑی قدرت والا ہے، ہر چیز اس کی قدرت سے قائم ہے، وہ جس کو نفع اور فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے، تمام انسان اور جنات مل کر بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ جس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے، تمام انسان اور جنات مل کر بھی اس کو نفع نہیں پہنچا سکتے، قرآن میں ہے: اور اگر تمھیں اللہ کوئی تکلیف پہنچا دے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اسے دور کر دے اور اگر وہ تمھیں کوئی بھلائی پہنچانے کا ارادہ کر لے تو کوئی

نہیں ہے جو اس کے فضل کا رخ پھیر دے۔ [سورۂ یونس:۱۰۷]

اللہ تعالیٰ کو کسی سامان اور مددگار کی ضرورت نہیں، سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، وہی حاجتوں کو پوری کرتا ہے، وہی دُعاؤں کو سنتا ہے، وہی گناہوں کو معاف کرتا ہے، صرف وہی ذات بندگی اور عبادت کے لائق ہے اور صرف وہی ذات مدد طلب کیے جانے کے لائق ہے، وہ بڑی شان والا اور عظمت والا ہے۔ غرض توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات میں یکتا ہے اسی طرح اپنی تمام صفات میں بھی یکتا اور اکیلا ہے، اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے، قرآن میں ہے: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مانند نہیں ہے۔ [سورۂ شوریٰ:۱۱]

سوالات

① دعائیں کون سنتا ہے؟ ② گناہ کون معاف کرتا ہے؟

③ عبادت کے لائق کون ہے؟ ④ مدد کس سے طلب کرنی چاہیے؟

⑤ کیا اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کوئی اس کا شریک ہے؟ ⑥ توحید کا مطلب بتائیے۔

۳ تیسرے مہینے میں 9 دن پڑھائیں

سبق ۶ فرشتے

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق اور اس کے معزز بندے ہیں، وہ گناہوں سے پاک ہیں، دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو لگا دیا ہے، ان ہی میں لگے رہتے ہیں، کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، قرآن میں ہے: فرشتے اللہ کے کسی حکم میں اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔ [سورۂ تحریم:۶]

فرشتوں کے پَر بھی ہیں کسی کے دو، کسی کے تین، کسی کے چار اور کسی کے اس سے بھی زیادہ ہیں، ان کے پروں (بازوؤں) کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، وہ نہ مرد ہیں نہ عورت، وہ کھانے پینے کے محتاج نہیں، ان کی غذا اپنے رب کی عبادت و بندگی کرنا اور اس کے احکام کو بجالانا ہے، وہ عبادت سے اُکتاتے نہیں ہیں، وہ عبادت سے تکبر اور عار نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے ان کو شکلیں بدلنے کی طاقت دے رکھی ہے، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے کاموں کی قدرت دے رکھی ہے، جو انسان کی طاقت سے باہر ہے، جیسے منٹوں میں آسمان سے زمین پر اترنا اور زمین سے آسمان پر چڑھنا، بڑے بڑے مکانوں اور درختوں کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دینا، کسی بستی کو اُٹھا کر زمین پر پٹک دینا وغیرہ۔ آسمانوں اور زمینوں کے سارے انتظامات اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کیے ہیں۔ فرشتے بے شمار ہیں، ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قرآن میں ہے: اور تمھارے پروردگار کے لشکروں (فرشتوں) کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [سورۂ مدثر: ۳۱]

ان میں چار فرشتے بہت مشہور و مقرب ہیں: (۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام (۲) حضرت میکائیل علیہ السلام (۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام (۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

[عمدۃ القاری: ۲۲/ ۲۵۸]

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے احکام، کتابیں اور پیغامات رسولوں کے پاس لاتے تھے۔ [شرح الاربعین النوویۃ ۲/ ۹۳؛ البدایۃ والنھایۃ ۱/ ۴۲]

(۲) حضرت میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظامات پر مقرر ہیں، ان کی ماتحتی میں بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں، بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں، بعض ہواؤں، بجلی اور کڑک وغیرہ پر اور بعض دریاؤں،

تالابوں اور نہروں وغیرہ پر مقرر ہیں۔ وہ تمام چیزوں کا انتظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتے ہیں۔ [شعب الایمان: ۱۵۸، عن ابن سابط رضی اللہ عنہ؛ البدایۃ والنھایۃ ۱/ ۴۶]

۳ حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ [شعب الایمان: ۳۵۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

۴ حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔ ان کی ماتحتی میں بے شمار فرشتے ہیں، مومن بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہوتے ہیں اور کافر بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہوتے ہیں۔ [البدایۃ والنھایۃ ۱/ ۴۷]

ان چار مشہور فرشتوں کے علاوہ اور فرشتوں کا ذکر بھی قرآن و حدیث میں کیا گیا ہے، جن میں سے چند فرشتوں کے کام ذکر کیے جاتے ہیں:

۱ چار فرشتے جن کو "کراماً کاتبین" کہتے ہیں، جو ہر ایک بندے کے ساتھ دن میں دو اور رات میں دو رہتے ہیں، ایک دائیں کندھے پر جو اس کی نیکی لکھتا ہے، دوسرا بائیں کندھے پر جو اس کی برائی لکھتا ہے۔ [سورۃ انفطار: ۱۱، ۱۲؛ الدر المنثور: ۸/ ۴۴۰]

۲ کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں، جو آگے پیچھے سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، جن کو "حَفَظَہ" کہا جاتا ہے۔ [سورۃ انعام: ۶۱؛ سورۃ رعد: ۱۱]

۳ کچھ فرشتے دنیا میں گشت کرتے ہیں اور ایسی مجلسوں میں حاضر ہوتے ہیں، جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وعظ ہوتا ہو، قرآن مجید کی تلاوت اور علم دین کی تعلیم ہو رہی ہو اور درود شریف پڑھا جا رہا ہو وغیرہ وغیرہ۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مجلس میں حاضر رہنے والوں کی گواہی دیتے ہیں۔ [بخاری: ۶۴۰۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

۴ کچھ فرشتے انسان کے مر جانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں، جن کو "مُنکَر نَکِیر" کہتے ہیں۔ [ترمذی: ۱۰۷۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

مسائل

⑤ کچھ فرشتے جنّت کے انتظام پر مقرر ہیں۔ [سورۂ زمر: ۷۳]

⑥ کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔ [سورۂ زمر: ۷۱]

⑦ کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا عرش اُٹھانے والے ہیں۔ [سورۂ غافر: ۷؛ سورۂ حاقہ: ۱۷]

⑧ روزانہ ستر ہزار فرشتے ''اَلْبَیْتُ الْمَعْمُوْر'' (فرشتوں کا عبادت خانہ) میں داخل ہوتے ہیں، پھر دوبارہ اس میں داخل ہونے کی انھیں نوبت نہیں آتی۔ [مستدرک: ۳۲۷/۴۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

⑨ کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت و تسبیح میں مشغول رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض قیام میں، بعض رکوع میں اور بعض سجدے میں پڑے رہتے ہیں۔

[سورۂ شوریٰ: ۵؛ معجم کبیر: ۱۵۱/۲ عن جابر رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو ان کا انکار کرے وہ مؤمن نہیں ہوسکتا ہے۔

سوالات

① فرشتے کون ہیں؟
② کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں؟
③ فرشتوں کی غذا کیا ہے؟
④ چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کے کام بتائیے۔
⑥ حَفَظَہ کن فرشتوں کو کہتے ہیں؟
⑤ کراماً کاتبین کون سے فرشتے ہیں؟

۳	۴	مہینے میں	۲۳	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷

آسمانی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے بہت سے پیغمبروں پر اتاریں، تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں، چھوٹی کتابوں کو ''صحیفے'' اور بڑی کتابوں کو ''کتاب'' کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں میں سے چار کتابیں مشہور ہیں: ① تورات ② زبور ③ انجیل ④ قرآن مجید۔

[صحیح ابن حبان: ۳۶۱/۱ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

① تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [مسلم:۶: ۴۵۳ عن براء بن عازب ؓ]

② زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورۂ نساء:۱۶۳]

③ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورۂ حدید:۲۷]

④ قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ [سورۂ دہر:۲۳]

ان چار کتابوں کے علاوہ کچھ صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر، کچھ حضرت ادریس علیہ السلام پر، کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور کچھ دوسرے پیغمبروں پر نازل

[صحیح ابن حبان:۱: ۳۶۱ عن ابی ذر ؓ]

تمام آسمانی کتابوں کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہونا چاہیے:

① تمام آسمانی کتابیں انسانوں کی رہنمائی کے لیے نازل ہوئی ہیں، ان سب میں ہدایت کی باتیں ہیں، وعظ ونصیحت سے بھرے مضامین ہیں، امرونہی اور جنت کے انعامات اور جہنم کی سزاؤں پر مشتمل باتیں ہیں اور اپنے اپنے زمانے میں ان کے احکامات پر عمل کرنے میں بندوں کی نجات ہوتی ہے، قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام کتابیں اور شریعتیں منسوخ ہوگئیں، اب قیامت تک صرف قرآن مجید پر ہی عمل کرنے میں بندوں کی نجات ہے۔

[سورۂ مائدہ:۴۴، ۴۹؛ مسلم:۸: ۶۳۷۸ عن زید بن ارقم ؓ؛ شرح العقائد النسفیہ:۱۴۲، ۱۴۳م]

② پچھلی آسمانی کتابوں میں سے بہت سی کتابیں تو آج موجود نہیں ہیں اور جو کتابیں موجود ہیں، ان میں سے کوئی کتاب اپنے اصلی الفاظ اور معانی کے ساتھ محفوظ نہیں ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ انسانوں کا کلام بھی شامل ہوگیا ہے، گمراہ لوگوں نے ان میں بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملادی ہیں اور بہت ساری باتوں کو

بدل دیا ہے، اس لیے ان پچھلی کتابوں کی جو باتیں قرآن کے موافق ہیں، وہ تو سچی ہیں اور جو قرآن کے خلاف ہیں وہ جھوٹی ہیں اور جو باتیں نہ موافق ہیں نہ مخالف ہیں ان کے بارے میں ہم خاموش رہیں گے، نہ ان کو سچا جانیں گے اور نہ انھیں جھٹلائیں گے۔

[سورۂ مائدہ: ۱۳؛ بخاری: ۴۴۸۵ عن ابی ہریرہؓ]

(۴) اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں، جو بھی ان کتابوں اور صحیفوں میں سے کسی کا انکار کرے، تو وہ مومن نہیں ہے۔

[سورۂ بقرہ: ۴؛ سورۂ نساء: ۱۳۶؛ شرح العقیدہ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/ ۲۹۷]

سوالات

(۱) چار آسمانی کتابوں کے نام کیا ہیں اور وہ کن پر نازل ہوئیں؟

(۲) آسمانی کتابیں کیوں نازل ہوئی ہیں؟ (۳) آسمانی کتابوں میں کیا ہے؟

(۴) قیامت تک کس کتاب پر عمل کیا جائے گا؟ (۵) آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟

۴	۵	مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸ قرآنِ کریم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی آخری کتاب ہے، جو دوسری تمام کتابوں اور صحیفوں سے افضل ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نازل فرمایا، قرآن کریم تھوڑا تھوڑا ضرورت کے لحاظ سے تیئیس سال کے عرصے میں اترا، حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کو کبھی ایک آیت، کبھی دو چار آیتیں اور کبھی ایک سورت سنا دیتے تھے، آپ ﷺ اسے سُن کر یاد کر لیتے اور کسی لکھنے والے کو بلا کر لکھوا دیتے تھے۔ قرآن کریم دنیا بھر کے تمام انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے

نازل کیا گیا ہے، اس کے احکام نہایت آسان ہیں، جو ہر زمانے میں تمام قوموں اور نسلوں کے مناسب ہیں، اس میں قیامت تک انسانوں کو پیش آنے والے مسائل کا حل بھی ہے اور ایک انسان کے لیے کامیاب زندگی گزارنے کا طریقہ بھی، اس میں دین کے متعلق تمام باتیں بیان کردی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان کردیا گیا ہے کہ اب دین مکمل ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کردیا۔ [سورۂ مائدہ:۳]

قرآن کریم آپ ﷺ پر جس طرح نازل ہوا اسی طرح آج بھی موجود ہے، اس میں ایک نقطے اور شوشے کا بھی فرق نہیں ہوا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا وعدہ فرما چکے ہیں، قیامت تک اس میں کسی قسم کی تبدیلی اور کمی زیادتی نہیں ہوسکتی، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ قرآن ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ [سورۂ حجر:۹]

قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس کے دیکھنے، اس کے سننے سنانے، اس کے سیکھنے سکھانے، اس پر عمل کرنے اور اس کی کسی بھی حیثیت سے خدمت کرنے میں دنیا اور آخرت دونوں جہاں کا فائدہ ہے۔ اب قیامت تک قرآن کریم پر عمل کرنا ضروری ہے، قرآن کریم کے سارے مضامین کو دل سے ماننا اور اللہ تعالیٰ کی وحی سمجھ کر اسے قبول کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ لہٰذا جو شخص بھی قرآن کریم کا انکار کرے یا اس کے مضامین میں شک کرے، تو وہ مؤمن نہیں ہے۔

سوالات

① قرآنِ کریم کس پر نازل ہوا؟
② قرآنِ کریم کتنے عرصے میں نازل ہوا؟
③ کیا قرآن میں کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے؟
④ قرآنِ کریم کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟

۵ پانچویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

مسائل دین کی وہ باتیں جن میں عمل کا طریقہ یا اس کا صحیح اور غلط ہونا بتایا جائے، ان کو "مسائل" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں کے دل و دماغ سے اسے پورے طور پر نکال لیں، بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا، تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ [بخاری: ۱۰۰، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ]

ہم مسلمان ہیں، ہمارے اوپر فرض ہے کہ ہم اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گزاریں اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے بچیں، اس راستے پر چلیں جو سیدھا ہے اور جنت تک لے جانے والا ہے اور ان راستوں پر نہ چلیں جو گمراہی اور جہنم تک لے جانے والے ہیں۔ جنت و جہنم کے راستے کی پہچان ہمیں دینی علوم سیکھنے سے ہوگی، صحیح اور غلط میں فرق دینی مسائل کے پڑھنے سے پتہ چلے گا۔

لہٰذا دینی مسائل کا سیکھنا ہماری سب سے بڑی ضرورت اور افضل ترین عبادت ہے۔ پاکی ناپاکی، نماز روزہ، زکوٰۃ حج، تجارت اور خرید و فروخت وغیرہ ایسے مسائل ہیں جن سے ہر مسلمان کو

مسائل

واسطہ پڑتا رہتا ہے، اس لیے ان کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے اور ان سے غفلت برتنا بڑی محرومی کی بات ہے۔ جو شخص دینی علوم سے واقف نہیں ہوتا، شیطان اسے بہت جلد گمراہ کر لیتا ہے، اور جو شخص دینی علوم سے واقف ہوتا ہے، حلال و حرام اور جائز و ناجائز باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے شیطان ایسے شخص کو گمراہ نہیں کر پاتا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ایک فقیہ (مسائل کا جاننے والا) شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ [ترمذی:۲۶۸۱، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

اس لیے ہمیں دینی مسائل کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنا چاہیے، تاکہ ہم شیطانی فریب سے بچ سکیں اور سیدھے راستے پر قائم رہ سکیں۔

ہدایت برائے استاذ

مسائل کے اسباق طلبہ کو پڑھانے سے پہلے خوب مطالعہ کر کے اچھی طرح سمجھ لیں اور ان مسائل کی مزید تفصیل کے لیے فقہ کی معتبر کتابوں کا بھی مطالعہ کر لیں تو بڑا فائدہ ہوگا اور طلبہ کو مسائل سمجھانے اور مطمئن کرنے میں آسانی ہوگی۔

تمام مسائل طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیں، سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات بھی یاد کرا دیں نیز اسباق کے تحت دیے سوالات پر اکتفا نہ کریں، بلکہ مختلف انداز سے سوالات کر کے تمام مسائل طلبہ کے ذہن نشیں کرانے کی کوشش کریں۔

سبق ا شریعت کی اصطلاحیں

فرض ایسا کام جس کے متعلق اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا صاف صاف حکم تاکید کے ساتھ ہو، اس کا کرنا لازم اور چھوڑنا بڑا گناہ ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے، اس پر عمل نہ کرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ جیسے: فرض نمازیں، سچ بولنا، گناہ سے بچنا، فرائض کا علم حاصل کرنا وغیرہ۔ [شامی: ۲۶/ ۲۱۵، کتاب الاضحیۃ]

واجب ایسا کام جس کا حکم فرض سے کم درجے کا ہو، اس کا کرنا لازم اور چھوڑنا بڑا گناہ ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر تو نہیں ہوتا لیکن سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ جیسے: ڈاڑھی رکھنا، عیدین کی نماز ادا کرنا، سلام کا جواب دینا وغیرہ۔ [شامی: ۲۶/ ۲۱۵، ۲۱۶، کتاب الاضحیۃ]

سنت مؤکدہ ایسا کام جسے نبی ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو اور بلا عذر اس کو کبھی نہ چھوڑا ہو۔ سنت مؤکدہ کو بلا عذر چھوڑنا گناہ اور قابل ملامت ہے۔ جیسے: فجر کی سنت پڑھنا، ختنہ کرنا، اذان دینا وغیرہ۔ [شامی: ۱/ ۲۶۳-۲۶۶، سنن الوضو]

سنت غیر مؤکدہ ایسا کام جسے نبی ﷺ نے کبھی کیا ہو اور کبھی بغیر عذر کے چھوڑ دیا ہو۔ اس کو کرنے والا ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور چھوڑ دینے والا گنہگار نہیں ہوتا۔ جیسے: نصف پنڈلی تک ازار پہننا، عصر سے پہلے کی سنت ادا کرنا وغیرہ۔ [شامی: ۱/ ۲۶۸، سنن الوضو]

نفل، مستحب ایسا کام جس کے کرنے میں ثواب ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔ جیسے اشراق و چاشت کی نمازیں وغیرہ۔ [شامی: ۱/ ۲۶۳، سنن الوضو]

حرام ایسا کام جس کو کرنے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سختی کے ساتھ روکا ہو، اس کا چھوڑنا لازم اور کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے، اس کو کرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ جیسے: جھوٹ بولنا، چوری کرنا، سود لینا وغیرہ۔ [شامی: ۷/ ۵۷، باب زکاۃ الغنم]

مسائل

مکروہ تحریمی ایسا کام جس کا حکم حرام سے کچھ کم درجے کا ہو، اس کا چھوڑنا لازم اور کرنا بڑا گناہ ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر تو نہیں ہوتا لیکن سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ جیسے: ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانا، تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا وغیرہ۔ [شامی:۲۶/۲۹۰-۲۹۳، کتاب الحظر والاباحۃ]

مکروہ تنزیہی ایسا کام جس کے چھوڑنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب تو نہ ہو لیکن ایک قسم کی برائی ہے، جیسے میلے کپڑوں میں نماز پڑھنا۔ [شامی:۲۶/۲۹۰-۲۹۳، کتاب الحظر والاباحۃ]

سوالات

① فرض کسے کہتے ہیں؟ فرض کا انکار کرنے والا کیا کہلاتا ہے؟

② سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟ اس کو بلا عذر چھوڑنے کا کیا حکم ہے؟

③ حرام کسے کہتے ہیں؟ ④ مکروہ تحریمی کا کیا حکم ہے؟

٦ چھٹے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲ وضو کے مکروہات

(ایسی چیزیں جن سے روکا گیا ہے اور ان کے کرنے سے وضو کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔)

① جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں ان کے خلاف کرنا۔ [شامی:۱/۳۳۹، کتاب الطہارۃ]

② ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔ [شامی:۱/۳۵۷، کتاب الطہارۃ]

③ کلی کے لیے بائیں ہاتھ سے پانی لینا۔ [شامی:۱/۳۳۹، کتاب الطہارۃ]

④ بائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا۔ [شامی:۱/۳۳۹، کتاب الطہارۃ]

⑤ دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ [شامی:۱/۳۳۹، کتاب الطہارۃ]

⑥ جس پانی سے وضو کر رہے ہوں اسی میں تھوکنا یا ناک صاف کرنا۔ [شامی:۱/۳۴۲، کتاب الطہارۃ]

⑦ چہرے یا دوسرے اعضا پر زور سے پانی مارنا۔ [شامی:۱/ ۳۵۷، کتاب الطہارۃ]

⑧ نئے پانی سے تین مرتبہ مسح کرنا۔ [شامی:۱/ ۳۵۷، کتاب الطہارۃ]

⑨ گلے کا مسح کرنا۔ [شامی:۱/ ۳۳۶، کتاب الطہارۃ]

⑩ بلاضرورت دنیوی باتیں کرنا۔ [شامی:۱/ ۳۴۳، کتاب الطہارۃ]

⑪ ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔ [شامی:۱/ ۳۶۲، کتاب الطہارۃ]

⑫ وضو کے بعد ہاتھوں کا پانی جھٹکنا۔ [شامی:۱/ ۳۵۳، کتاب الطہارۃ]

⑬ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھونا۔ [شامی:۱/ ۳۵۷، کتاب الطہارۃ]

سوالات

① وضو کے مکروہات سنائیے۔

② وضو کرتے ہوئے بات کرنا کیسا ہے؟ ③ بائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا کیسا ہے؟

۷ ساتویں مہینے میں ۱۳ دن پڑھائیں

سبق ۳ سجدۂ سہو کا بیان

''سہو'' کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ کبھی نماز میں شیطان طرح طرح کے وساوس اور خیالات ڈال کر نماز خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس غلطی کی تلافی کے لیے شریعت میں ''سجدۂ سہو'' کا حکم دیا گیا ہے، حدیث شریف میں ہے: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے، تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو شبہ میں ڈالتا رہتا ہے، حتی کہ اسے پتہ نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی اس طرح کی بات محسوس کرے تو (اخیر قعدے میں تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد) بیٹھے بیٹھے دو سجدے اور کر لے۔ [مسلم:۱۲۹۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

مسائل

سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

① نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے، جیسے قعدۂ اولیٰ چھوٹ جائے۔ [شامی:۵/۳۵۳، باب سجود السہو]

② کسی واجب میں بھول سے تاخیر ہوجائے، جیسے سورۂ فاتحہ کو سورۃ کے بعد پڑھے۔

[البحر الرائق:۲/۱۰۱، باب سجود السہو]

③ کسی فرض میں بھول سے تاخیر ہوجائے، جیسے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک درود پڑھنے سے تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہوجائے۔

[شامی:۵/۳۵۳، باب سجود السہو]

نوٹ: فرض اور واجب میں تاخیر سے اتنی تاخیر مراد ہے کہ جس میں تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہا جاسکے۔ [شامی:۳/۲۶۴، باب شروط الصلاۃ]

④ کسی فرض کو بھول سے دوبارہ ادا کردے، جیسے دو رکوع کردے، یا تین سجدے کرلے۔

[شامی:۳/۲۶۱، واجبات الصلاۃ]

⑤ کسی واجب کی صفت بھولے سے بدل دے، جیسے سرّی نماز میں زور سے قرأت کرے یا جہری نماز میں آہستہ قرأت کرے۔ [شامی:۵/۳۵۳، باب سجود السہو]

مسئلہ: کوئی فرض بھولے سے بھی چھوٹے گا تو نماز فاسد ہوجائے گی، سجدۂ سہو سے نماز صحیح نہیں ہوگی۔ [شامی:۴/۴۷۵، باب ما یفسد الصلاۃ]

مسئلہ: کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دے، تو نماز لوٹانا ضروری ہے، سجدۂ سہو کافی نہیں ہوگا۔

[شامی:۵/۳۵۳، باب سجود السہو]

مسئلہ: کوئی سنت یا مستحب چھوٹ جائے تو نماز کے ثواب میں کمی آتی ہے، سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ [شامی:۳/۴۷۱، سنن الصلاۃ]

مسئلہ: سجدۂ سہو واجب کرنے والی چیزیں فرض، واجب، سنت اور نفل نمازوں میں سے کسی بھی نماز میں پائی جائیں تو سجدۂ سہو کرنا پڑے گا۔ [بدائع الصنائع:۱/۱۶۴]

مسائل

سجدۂ سہو کا طریقہ

قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد صرف داہنی طرف سلام پھیرے اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے اور نماز کے سجدے کی طرح دو سجدے کرے اور اس میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھے، جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھائے تو بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

[شامی:۵/۳۴۶، باب سجود السہو]

مسئلہ: اگر کسی شخص نے التحیات کے بعد سلام پھیرے بغیر سجدۂ سہو کر لیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔ [شامی:۵/۳۴۶، باب سجود السہو]

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر دونوں طرف سلام پھیر لے، پھر سجدۂ سہو یاد آئے تو جب تک بات چیت نہ کی ہو سجدۂ سہو کر لے، چاہے قبلے سے سینہ پھیر لیا ہو، نماز درست ہو جائے گی۔ [شامی:۵/۳۸۸، باب سجود السہو]

مسئلہ: اگر نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہو جائے، تب بھی ایک مرتبہ سجدۂ سہو کرنا کافی ہوگا۔

[شامی:۵/۳۵۴، باب سجود السہو]

سوالات

① سہو کے معنی کیا ہیں؟ ② سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

③ سجدۂ سہو کا طریقہ بتائیے۔ ④ نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہو جائے تو کتنی مرتبہ سجدہ سہو کریں گے؟

۷ | ۸ مہینے میں | ۲۷ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴

روزے کا بیان

عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات (صحبت) سے رکے رہنے کا نام "روزہ" ہے۔ [شامی:۷/۳۱۲، باب سجود السہو]

عربی زبان میں روزہ رکھنے کو "صوم" اور روزہ کھولنے کو "اِفطار" کہتے ہیں۔

سال اول

روزے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تمھارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ [سورۂ بقرۃ: ۱۸۳]

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے سوائے روزے کے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ بندے کی طرف سے خاص میرے لیے ایک تحفہ ہے اور میں ہی اپنی مرضی کے مطابق اس کا انعام و ثواب دوں گا، میرا بندہ میری رضا کے واسطے اپنی خواہشِ نفس اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ [مسلم: ۲۷۶۳، عن ابی ہریرہؓ]

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی شرعی عذر اور بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے، پھر وہ اس کی جگہ عمر بھر بھی روزے رکھے، تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہوسکتی۔ [ترمذی: ۷۲۳، عن ابی ہریرہؓ]

روزے کی قسمیں

روزے کی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) فرض معین۔ (۲) فرض غیر معین۔ (۳) واجب معین۔ (۴) واجب غیر معین۔ (۵) سنت۔ (۶) نفل۔ (۷) مکروہ تحریمی۔ (۸) مکروہ تنزیہی۔

[شامی: ۳۲۳/۷، کتاب الصوم]

(۱) فرض معین: وہ روزے جن کا وقت متعین ہے، یہ وہ روزے ہیں جو رمضان المبارک میں رکھے جاتے ہیں۔ [شامی: ۳۲۳/۷، کتاب الصوم]

(۲) فرض غیر معین: ایسے فرض روزے جن کا وقت متعین نہ ہو، وہ رمضان کے قضا روزے

ہیں جو کسی عذر سے چھوٹ گئے ہوں۔ پورے سال میں کسی بھی دن رکھ سکتے ہیں۔
[شامی: ۷/۳۲۳، کتاب الصوم]

③ **واجب معین:** وہ روزے جن کی کسی خاص دن یا تاریخ میں رکھنے کی منت مانی ہو تو اس دن یا تاریخ کا روزہ واجب ہو جاتا ہے۔ جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میں امتحان میں کامیاب ہو گیا، تو اللہ کے واسطے محرم کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا، اگر کامیاب ہو گیا تو اس تاریخ کا روزہ رکھنا واجب ہو جائے گا۔ [شامی: ۷/۳۲۴، کتاب الصوم]

④ **واجب غیر معین:** کسی دن یا تاریخ متعین کیے بغیر روزہ رکھنے کی منت مانی ہو تو اس روزے کو واجب غیر معین کا روزہ کہتے ہیں مثلاً اتنا کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا، تو اللہ کے لیے ایک دن روزہ رکھوں گا۔ [شامی: ۷/۳۲۴، کتاب الصوم]

⑤ **سنت:** وہ روزے جو آپ ﷺ کثرت سے رکھتے تھے یا ان کی ترغیب دیتے تھے۔ مثلاً عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ، عاشورہ کا روزہ (جو نو دس یا دس گیارہ محرم کو رکھا جاتا ہے۔) اور ایام بیض (ہر مہینے کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ) کا روزہ۔
[شامی: ۷/۳۲۶، ۳۲۷ کتاب الصوم]

⑥ **نفل:** فرض، واجب اور سنت روزوں کے علاوہ تمام روزے نفل ہیں۔
[البحر الرائق: ۲/۷، ۲۷، کتاب الصوم]

⑦ **مکروہ تحریمی:** عید الفطر، عید الاضحیٰ اور اس کے بعد تین دن یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کے روزے۔ ان پانچوں دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ [شامی: ۷/۳۲۸، کتاب الصوم]

⑧ **مکروہ تنزیہی:** اس دن کا روزہ جس میں آپ ﷺ نے روزہ رکھنے کو ناپسند فرمایا ہو۔ مثلاً صرف دسویں محرم الحرام کا روزہ رکھنا۔ [شامی: ۷/۳۲۳، کتاب الصوم]

سوالات

① روزہ کسے کہتے ہیں؟ ② روزے کی فضیلت بتایئے۔ ③ روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟
④ کن دنوں میں روزہ رکھنا سنت ہے؟ ⑤ کن دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے؟

۹	۱۰	مہینے میں	۴۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

مسائل

تعــــریف

نماز : ایک خاص انداز میں اللہ کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے کو "نماز" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز اچھی ہوئی تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا، اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ پھر اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: دیکھو! کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں؟ (اگر نفلیں ہوں گی تو) اللہ تعالیٰ ان سے فرض نمازوں کی کمی پوری فرمادیں گے۔ اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال کا حساب ہوگا (یعنی فرض روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کی کمی نفلی روزوں اور صدقات سے پوری کردی جائے گی)۔

[ترمذی: ۴۱۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

نماز اسلام کا بہت اہم فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ ان فرض نمازوں کے علاوہ بھی چند نمازیں ہیں جنھیں سنن و نوافل کہا جاتا ہے۔ فرض نمازوں کے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان سنن و نوافل کا بھی خوب اہتمام کرنا چاہیے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نماز پڑھنے کو بہت پسند فرماتے، اسی میں آپ کو سکون ملتا، چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ اسی لیے نمازوں کا بہت

نماز

زیادہ اہتمام فرماتے، راتوں کو تہجد میں اتنی دیر تک مشغول رہتے کہ پیروں پر ورم آجاتا اور دن میں اشراق و چاشت، کی نمازیں ادا فرماتے اور اپنے صحابہ کو ان کے فضائل اور انعامات بتا کر ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ فرماتے۔ صحابہ کرام ﷺ بھی شوق و رغبت سے ان نمازوں کو ادا فرماتے اور ان میں اس طرح مشغول ہو جاتے کہ انھیں دنیا کی خبر تک نہ ہوتی۔ تابعین اور دیگر اولیاء اللہ کا بھی یہی حال تھا کہ بڑی بڑی علمی مصروفیات اور دوسرے دینی کاموں کے ساتھ ساتھ دیر دیر تک مصلے پر کھڑے نماز میں مشغول رہتے۔

لہٰذا ہمیں بھی فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ سنن و نوافل کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور بندے کے درجات بلند فرماتے ہیں اور اپنا قرب عطا کرتے ہیں، نیز آخرت میں یہی نمازیں ہمیں کام آئیں گی، قیامت میں جب فرض نمازوں میں کمی نکلے گی تو اس کمی کو سنن و نوافل سے پورا کیا جائے گا۔

ہدایت برائے استاذ

نماز کے عنوان کے تحت اس سال عیدین کی نماز اور سنن و نوافل کی اہمیت اور خاص طور پر فرض نمازوں سے پہلے یا بعد میں پڑھی جانے والی نمازوں کے فضائل دیے گئے ہیں، نمازِ عیدین کی عملی مشق کرائیں اور سنن و نوافل کے فضائل طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیں، تاکہ ان میں ان نمازوں کے پڑھنے کا شوق پیدا ہو اور وہ اپنی زندگی میں ان نمازوں کا اہتمام کرنے لگیں اور وقتاً فوقتاً کارگزاری بھی لیتے رہیں کہ طلبہ ان نمازوں کا اہتمام کر رہے ہیں یا نہیں، اگر اہتمام میں کمی محسوس ہو، تو پیار و محبت سے ترغیب دے کر اہتمام کی تاکید کریں۔

سبق ۱

عیدین کی نماز

اسلام نے سال میں خوشی منانے کے لیے دو دن مقرر کیے ہیں: ایک عید الفطر (رمضان عید) ہے، جو رمضان المبارک کے ختم ہونے کے بعد شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ دوسری عید الاضحیٰ (بقر عید) ہے، جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ ان دونوں عیدوں میں بطور شکرانہ کے مردوں پر پنج وقتہ فرض نمازوں کے علاوہ مزید دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔ اس میں جماعت کا ہونا شرط ہے، بغیر جماعت کے عیدین کی نماز ادا نہ ہوگی لیکن اس میں نہ اذان کہی جاتی ہے اور نہ اقامت۔

[شامی:۶/ ۱۳۷، باب العیدین]

عیدین کی نماز کا وقت

دونوں عیدوں کی نماز کا وقت ایک ہی ہے، عید کی نماز کا وقت طلوعِ آفتاب کے ۲۰ ر منٹ بعد شروع ہوتا ہے اور زوال آفتاب سے پہلے پہلے ختم ہوتا ہے۔ [شامی:۶/ ۱۵۶، باب العیدین]

عیدین کی نماز کا طریقہ

عیدین کی نماز عام نمازوں کی طرح پڑھی جاتی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں چھ تکبریں زیادہ ہیں، تین تکبیریں پہلی رکعت میں ثنا کے بعد کہی جاتی ہیں اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے کہی جاتی ہیں۔

عیدین کی نماز کی پوری ترتیب اس طرح ہے:

سب سے پہلے دل میں اس طرح نیت کرے کہ میں عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی دو رکعت نماز امام کے پیچھے اللہ کے لیے ادا کر رہا ہوں۔ اگر امام ہو تو نماز پڑھانے کی نیت کرے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے ہاتھ باندھ

لے۔ پھر ثنا پڑھے، جب ثنا پڑھ چکے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے نیچے چھوڑ دے، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے نیچے چھوڑ دے، پھر تیسری مرتبہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے باندھ لے، پھر امام تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموشی سے سنیں، پھر رکوع سجدہ کرے، یہ ایک رکعت ہوئی۔

جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں، تو امام تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، مقتدی خاموشی سے سنیں۔ سورۃ پڑھنے کے بعد "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور نیچے چھوڑ دے، اسی طرح دوسری اور تیسری مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے، پھر چوتھی مرتبہ بغیر ہاتھ اٹھائے "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے، بقیہ نماز عام نمازوں کی طرح مکمل کرے، اور دعا مانگے، پھر امام دو خطبے دے اور خطبے میں تکبیر تشریق زیادہ پڑھے، پہلے خطبے کے شروع میں نو مرتبہ اور دوسرے خطبے کے شروع میں سات مرتبہ مسلسل تکبیر پڑھنا مستحب ہے، مقتدی اطمینان سے خطبہ سنیں، خطبہ سننا واجب ہے۔ [شامی:۶/ ۱۵۸، ۱۶۸، باب العیدین]

تکبیر تشریق: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ یہ تکبیر نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مرد عورت سب پر ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے، مرد بلند آواز سے پڑھیں گے اور عورتیں آہستہ پڑھیں گی۔ [شامی:۶/ ۱۷۵، ۱۸۲، باب العیدین]

سوالات

① عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کب منائی جاتی ہے؟ ② عیدین کی نماز کا وقت بتائیے۔

③ عیدین کی نماز کا طریقہ بتائیے۔ ④ تکبیر تشریق کب پڑھنا واجب ہے؟

۶	۷	۸	مہینے میں	۲۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲ نوافل کی فضیلت واہمیت

نماز تمام عبادتوں میں سب سے افضل عبادت ہے، نماز گناہوں اور برے کاموں سے روکتی ہے، دل کو سکون عطا کرتی ہے، چہرے کو رونق بخشتی ہے، نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس سے انسان کا مقام و مرتبہ بلند ہوتا ہے، حتی کہ وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

ہمارے نبی ﷺ کو جس قدر مزہ، لطف اور سکون نماز پڑھنے میں آتا تھا، اتنا کسی اور چیز میں نہ آتا تھا۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ [نسائی:۳۹۴۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

لہٰذا نماز کا خوب اہتمام کرنا چاہیے اور جتنا ممکن ہو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: نماز بہترین عبادت ہے، اس لیے نماز جتنا زیادہ پڑھ سکو ضرور پڑھو۔ [معجم کبیر:۲۶۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہمارے نبی ﷺ کی پوری زندگی ہمیں بتاتی ہے کہ آپ ﷺ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل کا بڑا اہتمام فرماتے تھے، فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں سنن و نوافل ادا فرماتے، راتوں کو تہجد میں مشغول رہتے، اشراق، چاشت اور اوابین کی نمازیں خود بھی پڑھتے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ان نوافل کی ترغیب دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں کثرت سے نوافل پڑھنے کے واقعات ملتے ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (جو حدیث و فقہ کے مشہور امام ہیں) احادیث اور مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہنے کے باوجود رات دن میں تین سو رکعات

نفل پڑھتے تھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ علمی مشاغل اور قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے عہدے کی مصروفیات کے باوجود دو سو رکعتیں نوافل روزانہ پڑھتے تھے۔

کثرت سے نوافل پڑھنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب بندے کے پاس نوافل کا ذخیرہ ہوگا تو فرائض کی ادائیگی میں ہونے والی کمی کوتاہی قیامت میں نوافل کے ذریعہ پوری کی جائے گی اور وہ اللہ کی پکڑ سے بچ جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز اچھی ہوئی تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا، پھر اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: دیکھو! کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں؟ (اگر نفلیں ہوں گی) تو اللہ تعالیٰ ان سے فرضوں کی کمی پوری فرما دیں گے، اس کے بعد اسی طرح باقی اعمال کا حساب ہوگا (یعنی فرض روزہ، زکوۃ وغیرہ کی کمی نفلی روزوں اور صدقات سے پوری کردی جائے گی)۔ [ترمذی: ۴۱۳ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اس لیے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ محض فرائض کی ادائیگی پر اکتفا نہ کرے بلکہ اپنے نامۂ اعمال میں نوافل کا ذخیرہ بھی زیادہ سے زیادہ جمع رکھنے کی کوشش کرتا رہے۔

سوالات

① نماز کے چند فوائد بتائیے۔

② امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روزانہ کتنی رکعتیں نفل پڑھا کرتے تھے؟

③ فرائض کی کمی کوتاہی کی تلافی قیامت میں کس عبادت سے ہوگی؟

۹ نویں مہینے میں	۳۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنن ونوافل

نام نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
کل رکعات	۴	۱۲	۸	۷	۱۷
سنت مؤکدہ	۲	۴	×	×	×
سنت غیر مؤکدہ	×	×	۴	×	۴
رکعات فرض	۲	۴	۴	۳	۴
سنت مؤکدہ	×	۲	×	۲	۲
نفل	×	۲	×	۲	۲
واجب	×	×	×	×	۳
نفل	×	×	×	×	۲

دن بھر میں اگر نوافل کا اہتمام نہ کرسکیں تو کم از کم فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنن ونوافل کو پابندی سے ادا کرنا چاہیے۔

فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی فضیلت

سنتوں کی پابندی کی حدیثوں میں بڑی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے: جو شخص (فرائض کے علاوہ) بارہ رکعت سنتیں پڑھنے کی پابندی کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں محل بناتے ہیں: چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشا کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔ [نسائی: ۱۷۹۵ عن عائشہؓ]

عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھنے والے کے حق میں نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمت نازل فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھے۔ [ابوداؤد: ۱۲۷۱ عن ابن عمرؓ]

مسئلہ: اگر فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی ہو اور ایک رکعت ملنے کی امید ہو تو فجر کی سنت صحن میں ادا کر لے اور اگر ایک رکعت ملنے کی امید نہ ہو تو سنت چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ [شامی: ۲۸۱/۵، باب ادراک الفریضۃ]

مسئلہ: اگر ظہر سے پہلے والی چار سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھ سکے، تو فرض کے بعد پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے، اس کے بعد پہلے کی چھوٹی ہوئی سنتیں ادا کرے۔

[شامی: ۲۸۱/۵، باب ادراک الفریضۃ]

فرض نماز کے بعد نفل کی اہمیت

فتح خیبر کے موقع پر ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یارسول اللہ! مجھے آج کی تجارت میں تمام لوگوں سے زیادہ نفع ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا نفع ہوا! انھوں نے کہا: تین سو اوقیہ چاندی (تقریباً تین ہزار تولہ چاندی)۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمھیں بہترین نفع حاصل کرنے والا شخص بتلاتا ہوں، انھوں نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ نفع کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔ [ابوداود: ۲۷۸۵، عن رجل من اصحاب النبی ﷺ]

نوافل کا ذخیرہ جمع کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ فرض نمازوں کے بعد نوافل پڑھنے کی عادت بنالے، آدمی جب کام کاج چھوڑ کر فرض نماز کے لیے مسجد آتا ہی ہے اور وضو کر کے فرض نماز ادا کرتا ہی ہے تو اب ذرا سا رک کر چند رکعات نفل ادا کرلے، تو تھوڑے سے وقت میں اس کے پاس نوافل کا بڑا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نفل یا سنت نماز شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے توڑ دے، تو بعد میں اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ [شامی: ۵/ ۱۹۹، باب الوتر والنوافل]

سوالات

① فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں پڑھی جانے والی سنتوں کی کیا فضیلت ہے؟

② عصر سے پہلے سنت پڑھنے والے کے حق میں ہمارے نبی ﷺ نے کیا دعا فرمائی؟

③ فرض نماز کے بعد نفل پڑھنے کی حدیث میں کیا فضیلت آئی ہے؟

۱۰ دسویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

سیرت : ہمارے نبی ﷺ کی زندگی کے حالات کو ''سیرت'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن : لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [سورۂ احزاب:۲۱]

ترجمہ: یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (ﷺ) کی ذات میں (زندگی گزارنے کے لیے) بہترین نمونہ ہے۔

حضور ﷺ کی زندگی قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ایک عملی اور مثالی نمونہ ہے، اس میں انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے تمام گوشوں کی صاف صاف رہنمائی موجود ہے، انسان کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں جس میں آپ ﷺ نے رہنمائی نہ فرمائی ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے پوری انسانیت اجتماعی وانفرادی طور پر پستی وتنزلی کا شکار تھی، روئے زمین پر کوئی قوم ایسی نہ تھی، جو مزاج کے اعتبار سے صالح و نیک ہو، اور نہ ایسی کوئی سوسائٹی اور معاشرہ تھا، جو شرافت واخلاق کے اعلیٰ مرتبوں کا حامل ہو، نہ ایسی کوئی حکومت تھی جس کی بنیاد عدل وانصاف اور رحم وکرم پر مبنی ہو اور نہ کوئی ایسا صحیح دین تھا، جو انسانوں کو سیدھا راستہ بتا سکے۔ حضور ﷺ نے بعثت کے بعد صرف تیئیس سال کے عرصے میں پوری انسانیت کو پستی و گمراہی کے

دلدل سے نکال باہر کیا، آپ ﷺ نے انسانیت کو نئی زندگی، نئی روشنی اور نئی طاقت عطا کی اور عمدہ تہذیب، نیک معاشرہ اور عدل و انصاف پر مبنی دین و مذہب عطا فرمایا اور حقوق اللہ اور حقوق العباد سے لوگوں کو آگاہ کیا، نماز روزہ، کھانا پینا، سونا جاگنا، شادی بیاہ، جینا مرنا، تجارت و کاروبار وغیرہ کا عمدہ طریقہ بتایا، الغرض زندگی کے ہر موڑ پر آپ ﷺ نے انسانوں کی مکمل رہنمائی فرمائی۔

حضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے مطابق زندگی گذارنے سے ہی انسان حقیقی معنوں میں انسان بنتا ہے اور اسی سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی سچی محبت حاصل ہوتی ہے۔ اور دنیا و آخرت میں حقیقی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے رخ موڑ کر غیروں کے طور طریق اختیار کرنا بڑی بدبختی اور محرومی کی بات ہے، دنیا میں تباہی و بربادی اور آخرت میں ناکامی کا سبب ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم آپ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کے بلند اخلاق و اعلیٰ صفات سے واقف ہوں اور اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

ہدایت برائے استاذ

نبی کریم ﷺ کی مختصر سیرت طلبہ ابتدائی نصاب میں پڑھ چکے ہیں، اس سال آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کی چند نمایاں صفات دی گئی ہیں، تاکہ طلبہ انھیں اپنی زندگی میں اختیار کر کے کامیاب و کامران ہو سکیں۔ سیرت کے اسباق طلبہ کو اچھی طرح سمجھائیں اور ہر سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سبق کی باتیں ذہن نشین کرادیں۔

سبق ۱ آپ ﷺ کی محبت واطاعت

حضرت محمد ﷺ کی محبت واطاعت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، جو شخص آپ ﷺ سے محبت اور اس کے تقاضوں کو پورا نہ کرے تو اس کا ایمان ادھورا اور ناقص ہے، اسی لیے حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ [بخاری ج۱۵، عن انس ؓ]

لہٰذا ہمیں حضور ﷺ سے خوب محبت کرنی چاہیے، مگر یاد رہے کہ محبت صرف زبان سے محبوب کی تعریف کرنے کا ہی نام نہیں ہے بلکہ محبوب کی اطاعت وفرماں برداری، اس کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا بھی محبت کے اصولوں میں سے ہے، اس لیے ہمیں آپ ﷺ کی تعریف میں خوب نعت پڑھنی چاہیے اور درود شریف کا بھی اہتمام کرنا چاہیے، ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی صفات و عادات معلوم کر کے اپنی زندگی میں لانا چاہیے۔ جیسے معلوم کریں کہ حضور ﷺ کا لباس کیسا تھا۔ پھر آپ ویسا ہی لباس پہننے کی کوشش کریں۔ پھر معلوم کریں کہ حضور ﷺ کو کھانے میں کیا پسند تھا اور آپ کس طرح کھانا تناول فرماتے تھے پھر آپ بھی ویسا ہی طریقہ اختیار کریں۔ اسی طرح آپ ﷺ کی زندگی کے اور بھی پہلوؤں کو دیکھیں اور انھیں اختیار کریں۔ نیز آپ ﷺ کے پاکیزہ اخلاق جیسے امانت داری، سخاوت، سچائی، وعدہ وفائی اور رحم دلی وغیرہ کو اپنانے کی پوری کوشش کریں، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، ان شاء اللہ اس سے ہماری زندگی میں سکون، معاشرے میں امن پیدا ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم کو اپنا محبوب بنالیں گے اور تمام گناہوں کی بخشش فرمادیں گے۔

آیئے! اب ہم ایک ایک سبق میں ہمارے پیارے آقا ﷺ کی زندگی کے چند پہلو اور چند پاکیزہ اخلاق سیکھتے ہیں۔

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں |

سبق ۲ ہمارے نبی ﷺ کا لباس

پیارے رسول اللہ ﷺ عام طور پر تہبند اور کُرتہ پہنتے، اوپر سے دھاری دار لمبی چادر اوڑھ لیتے۔ آپ ﷺ عمامہ باندھتے اور عمامے کا کچھ حصہ دونوں شانوں کے بیچ لٹکا لیتے اور کبھی گلے میں لپیٹ لیا کرتے۔ عمامے کے نیچے ٹوپی ضرور ہوا کرتی تھی جو سر سے چپکی رہتی تھی، پیارے نبی ﷺ سفید لباس بہت پسند فرماتے تھے۔

حضور ﷺ نے ایک بار پاجامہ بھی خریدا تھا لیکن اُسے پہنا نہیں، ہاں! یہ ضرور فرمایا کہ یہ اچھا لباس ہے۔ موزے پہننے کی عادت نہ تھی، ایک بار حَبَش کے بادشاہ نَجاشی نے تحفے میں سیاہ چمڑے کے موزے بھیجے، حضور ﷺ نے وہ پہنے تھے۔ آپ ﷺ پاؤں میں ایسے چپل پہنتے کہ اس کا تلا چمڑے کا اور اس میں تسمے لگے ہوتے تھے۔ جیسے آج کل کے ہوائی چپل ہوتے ہیں۔

پیارے نبی ﷺ رسّی سے بُنی ہوئی چارپائی پر سوتے، جس سے آپ ﷺ کے مبارک جسم پر نشانات پڑ جاتے۔ آپ ﷺ کے پاس چمڑے کا گدّا بھی تھا جس میں کھجور کے پتّے بھرے تھے۔ ایک کمبل بھی تھا جس میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ کبھی کبھی تحفے میں بہت قیمتی کپڑے آئے جو آپ ﷺ نے پہنے بھی، سُرخ لباس آپ ﷺ کو پسند نہ تھا۔

سوالات

① آپ ﷺ کا لباس عام طور پر کیسا ہوتا تھا؟
② آپ ﷺ کس چیز پر سوتے تھے؟
③ آپ ﷺ کے چپل کیسے تھے؟

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۲ | دن پڑھائیں |

سبق ۳ ہمارے نبی ﷺ کی غذا

پیارے رسول ﷺ دوسروں کی بھوک کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ آتا آپ زیادہ تر اسے دوسروں پر تقسیم فرما دیتے۔ آپ ﷺ کا کھانا بہت سادہ ہوتا تھا یہاں تک کہ چپاتی بھی آپ ﷺ کے دسترخوان پر نہ ہوتی تھی۔

حضور ﷺ کو کھانے کی کچھ چیزیں بہت پسند تھیں؛ سرکہ، شہد، حلوہ، زیتون کا تیل، لوکی اور حَیس آپ ﷺ بڑے شوق سے کھاتے۔ حَیس عرب کی ایک غذا تھی، گھی میں کھجور اور پنیر ڈال کر پکاتے اور حیس تیار ہو جاتا تھا۔ دَست کا گوشت زیادہ پسند فرماتے، گوشت میں لوکی کی ترکاری پڑی ہوتی تو خوش ہوتے اور لوکی کے ٹکڑے بڑے شوق سے نوش فرماتے۔

حضور ﷺ کے گھر میں جَو کا آٹا ہانڈی میں پکنے کے لیے چڑھا دیا جاتا، اس میں زیتون کا تیل، زِیرہ اور کالی مرچیں ڈال دی جاتیں، یہ سب پک جاتا تو یہ غذا بھی بڑے شوق سے کھاتے۔

پتلی پتلی ککڑیاں بھی بہت پسند تھیں۔ تربوز کو کھجوروں کے ساتھ کھاتے، ستو بھی نوش فرماتے، دودھ کبھی خالص پیتے اور کبھی پانی ملا لیتے، کبھی ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ کے لیے کشمش، کھجور اور انگور پانی میں بھگو دیا جاتا، کچھ دیر کے بعد وہ پانی نوش فرماتے۔

کھانے کے برتنوں میں لکڑی کا ایک پیالہ تھا۔ وہ ٹوٹ گیا تو اُسے لُوہے کے تاروں سے باندھ لیا گیا، آپ ﷺ اُسی میں کھایا کرتے تھے۔ دسترخوان پر جو کھانا آتا اس میں سے آپ ﷺ کو جو پسند آتا کھاتے لیکن کسی کھانے کو بُرا نہ کہتے، کھانے میں اِدھر اُدھر ہاتھ نہ ڈالتے، اپنے سامنے سے کھاتے، دوسروں کو بھی اسی طرح کھانے کی نصیحت

فرماتے۔ حضور ﷺ ٹیک لگا کر کھانا بہت ناپسند فرماتے، جسے اس طرح کھاتے دیکھتے، منع کرتے۔

آپ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے، کھانے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰهِ پڑھ لیتے، آخر میں اللہ کا شکر ادا کرتے۔ خوان اور میز پر آپ ﷺ نے کبھی نہیں کھایا، پیاس لگتی تو ٹھنڈا پانی پیتے، ٹھنڈا پانی پی کر بہت خوش ہوتے۔ پانی تین سانس میں پیتے۔ کھانا کھاتے اور پانی پیتے وقت ہنسنا اور باتیں کرنا آپ ﷺ کو اچھا نہ لگتا۔

سوالات

① آپ ﷺ کو کھانے میں کون سی چیزیں پسند تھیں؟ ② آپ ﷺ کے کھانے کا طریقہ کیا تھا؟

③ آپ ﷺ پانی کس طرح پیتے تھے؟

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۴ | دن پڑھائیں

سبق ۴ صفائی اور ستھرائی

پیارے نبی ﷺ ہمیشہ پاک صاف رہتے۔ صاف ستھرا رہنے کے لیے دوسروں سے بھی کہتے۔ کسی کو گندہ دیکھتے تو اُسے صفائی کے ساتھ رہنے کی نصیحت فرماتے۔ جو لوگ صاف ستھرے رہتے ان سے خوش ہوتے اور ان کی تعریف فرماتے۔

ایک بار پیارے رسول ﷺ نے مسجد کی دیوار پر تھوک کا دھبہ دیکھا۔ آپ ﷺ کو بہت بُرا لگا۔ یہ دیکھ کر ایک انصاری عورت دوڑی آئی۔ اس نے وہ دھبہ مٹا دیا اور اس جگہ خوشبو مل دی۔ آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور اس کی تعریف کی۔

ایک بار باہر کے کچھ لوگ آپ ﷺ سے ملنے آئے۔ اُن کے سردار نے مدینہ کے باہر پڑاؤ ڈالا۔ سب وہیں اُترے۔ سامان رکھا اور جھٹ پیارے نبی ﷺ کی محبت میں شہر کی طرف دوڑے، تاکہ حضور ﷺ سے ملیں۔ یہ بھی نہ دیکھا کہ راستے کا گرد و غبار بدن پر

جما ہے اور خود پسینے میں لت پت ہیں۔

اچھا، یہ سب تو دوڑ پڑے لیکن اُن کے سردار نے پڑاو پر پہنچ کر پہلے غسل کیا، کپڑے بدلے، ہاتھ میں عصا لیا اور بڑے ادب اور قاعدے سے حضور ﷺ کے پاس آئے، سلام کیا، حضور ﷺ نے اس سردار کے بارے میں کہا: ''یہ جب مسلمان نہیں ہوئے تھے اس وقت بھی بڑے اچھے آدمی تھے اور اب جب کہ مسلمان ہیں، تو بھی بڑے اچھے ہیں۔''

ایک بار ایک آدمی خراب کپڑے پہنے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تیرے پاس کچھ اور ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''اللہ کا دیا بہت کچھ ہے۔'' فرمایا: ''تو پھر اللہ کا شکر کیوں اَدا نہیں کرتا؟'' یعنی جب خدا نے دیا ہے تو صاف سُتھرے کپڑے پہن اور اُوڑھ!

ایک آدمی کے بال بکھرے دیکھے تو فرمایا کہ اس سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ انھیں ٹھیک کرلیا کرے۔

سوالات

① دیوار پر تھوک کے دھبے کو دیکھ کر آپ ﷺ نے کیا محسوس کیا؟

② قافلے کا سردار آپ ﷺ سے کس طرح ملا؟ ③ خراب کپڑے پہننے والے کو آپ ﷺ نے کیا نصیحت کی؟

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۴ | دن پڑھائیں

سبق ۵ صبح سے شام تک

پیارے رسول ﷺ کا روز کا معمول تھا کہ فجر کی نماز پڑھ کر جا نماز ہی پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے، آپ ﷺ کے پیارے ساتھی بھی آ آ کر پاس بیٹھ جاتے، آپ ﷺ اُن کو اچھی اچھی نصیحتیں کرتے۔

کبھی حضور ﷺ صحابہ ؓ سے پوچھتے: ''کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان

کرے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم خواب بیان کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواب کی تعبیر بتاتے۔ اس کے بعد مختلف قسم کی باتیں ہوتیں، لوگ کبھی کبھی شعر بھی پڑھا کرتے، ہنسی خوشی کی باتیں کرتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن کر خوش ہوتے اور مسکراتے بھی۔

جب کچھ دن چڑھ جاتا تو چاشت کی نماز پڑھتے، کبھی چار رکعت کبھی آٹھ رکعت، پھر گھر جاتے اور گھر کے کام کاج میں لگ جاتے۔ پھٹے کپڑوں کو سیتے، جوتا ٹوٹ جاتا تو اپنے ہاتھ سے گانٹھ لیتے، دودھ دوہتے اور اسی طرح ظہر کے وقت تک کاموں میں لگے رہتے۔

عصر کی نماز پڑھ کر اپنی پیاری بیویوں کے گھروں میں جاتے، سب کی خیریت پوچھتے، تھوڑی تھوڑی دیر ٹھہرتے، آخر میں ایک بیوی کے یہاں ٹھہر جاتے۔ پیاری بیویاں اُسی گھر میں آکر جمع ہو جاتیں، مغرب سے عشا تک رہتیں، ہنسی خوشی کی باتیں کرتیں۔ عشا کی اذان ہوتی تو کیسی ہی ضروری بات ہو رہی ہوتی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادھوری چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوتے، مسجد جاتے، نماز پڑھتے اور آکر سو رہتے۔ پیاری بیویاں چلی جاتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عشا کی نماز کے بعد بات چیت پسند نہ تھی۔

سوالات

① آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فجر کی نماز کے بعد کیا معمول تھا؟ ② آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے کون کون سے کام کرتے؟

③ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر و عشا کی نمازوں کے بعد کیا معمول تھا؟

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۴ | دن پڑھائیں

سبق ۶ شام سے صبح تک

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز پڑھ کر سو جاتے۔ سوتے وقت قرآن کی کوئی نہ کوئی سورۃ ضرور تلاوت فرماتے۔ سونے سے پہلے پڑھا کرتے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔

آدھی رات کے بعد کچھ رات باقی رہتی تو جاگ اُٹھتے اور یہ دعا پڑھتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ- مسواک سرہانے رہتی تھی، اٹھ کر مسواک کرتے، پھر وضو فرماتے اور گھر میں ہی تہجد کی نماز پڑھنے لگتے۔ تہجد کی نماز آپ پابندی سے پڑھا کرتے، کبھی اس کو نہ چھوڑتے تھے۔

پیارے نبی ﷺ داہنی کروٹ سوتے، داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے، سفر میں ہوتے اور راستے میں سوتے تو داہنا ہاتھ کھڑا کر کے چہرہ اس پر ٹیک لیتے اور سو جاتے۔

سوالات

(۱) آپ ﷺ سوتے وقت کیا پڑھتے تھے؟ (۲) آپ ﷺ کب سو کر اٹھتے اور کیا پڑھتے؟

(۳) آپ ﷺ کے سونے کا طریقہ کیا تھا؟

۱ پہلے مہینے میں ۲ دن پڑھائیں

سبق ۷ بات چیت

پیارے رسول ﷺ بہت صاف صاف بولتے، سننے والے آپ ﷺ کی بات اچھی طرح سمجھ لیتے، آپ ﷺ کسی کی بات کے بیچ نہ بولتے، نہ اور کسی کو بولنے دیتے۔ جو بات اچھی نہ لگتی اس سے صرف نظر کر لیتے یا پیار سے سمجھا دیتے، بات کرنے کا طریقہ بتا دیتے۔ آپ ﷺ ہر ایک کی بات دھیان سے سنتے، فرمایا کرتے کہ جس کو کوئی ضرورت ہو، وہ مجھ سے ضرور کہے، جو لوگ پاس نہ آسکیں تو دوسرے لوگ اُن کی خیریت بتائیں۔

آپ ﷺ کا حکم تھا کہ جس طرح بادشاہوں کے سامنے تعظیم سے کھڑا ہوا جاتا ہے اس طرح میرے سامنے کوئی کھڑا نہ ہو، یہ بھی فرمایا کرتے کہ جو لوگ اپنے سامنے لوگوں کو اس طرح کھڑا دیکھیں اور پسند کریں تو ایسے لوگ اپنی جگہ جہنم میں ڈھونڈ لیں۔

ایسا بھی ہوتا کہ پیارے رسول ﷺ اپنے پیاروں کو دیکھتے تو محبت کے مارے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ان کی پیشانی چومتے۔آپ ﷺ کی دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا آتیں تو اُٹھ کران کے لیے چادر بچھاتے اوران کو سامنے بٹھاتے۔ پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آتیں تو اُٹھ کران کی پیشانی چومتے۔

پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سمجھا دیا تھا کہ کسی کی برائی میرے سامنے نہ کریں۔میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک سے صاف دل ہو کر دنیا سے جاؤں۔ بات چیت کرتے وقت اسلامی تہذیب کا بڑا خیال رکھتے اور اس کے لیے دوسروں کو بھی تاکید فرماتے، اس بارے میں امیر، غریب سب کو ٹوکتے۔

ایک بار آپ ﷺ کے سامنے ایک بڑے آدمی کو چھینک آئی، انھوں نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" نہیں کہا۔ پھر ایک غریب آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ"۔آپ ﷺ نے اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ "فرمایا (تجھ پر خدا کی رحمت ہو)۔ اب اُن بڑے صاحب نے شکایت کی کہ حضور نے میرے لیے رحمت کی دعا نہیں کی۔آپ ﷺ نے انھیں جواب دیا کہ تم نے اللہ کی تعریف نہیں کی، میں نے تم کو دعا نہیں دی، انھوں نے اللہ کی تعریف کی تو میں نے انھیں دعا دی۔

سوالات

① آپ ﷺ کے بات کرنے کا طریقہ کیسا تھا؟ ② آپ ﷺ اپنے پیاروں سے کس طرح ملتے؟

③ چھینک کے بارے میں کیا واقعہ پیش آیا؟

۱ ۲ مہینے میں ۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸ اللہ پر بھروسہ

پیارے نبی ﷺ کو اللہ پر پورا بھروسہ تھا۔ بڑی سے بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا، کیسا

ہی کھٹکا اور ڈر ہوتا، آپ ﷺ خدا پر بھروسہ رکھتے۔ آپ ﷺ جانتے تھے کہ اگر اللہ کا حکم نہ ہوگا تو کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

ایک بار مکہ کے کافروں نے طے کیا کہ محمد ﷺ کو (توبہ توبہ) قتل کر دیں۔ رات کے وقت سب نے آکر آپ ﷺ کا گھر گھیر لیا لیکن اسی رات کو سب کے بیچ میں ہو کر آپ ﷺ گھر سے باہر نکل گئے اور کوئی جان بھی نہ سکا، بات یہ ہوئی تھی کہ گھر سے نکلتے وقت آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی تو اللہ کے حکم سے تھوڑی دیر کے لیے کافر اونگھ گئے۔

گھر سے نکل کر حضور ﷺ اپنے پیارے ساتھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے، ان کو ساتھ لیا اور شہر سے باہر جا کر غارِ ثور میں چھپ رہے، صبح کو کافروں نے جانا کہ آپ ﷺ نکل گئے۔ اب وہ سب آپ ﷺ کی کھوج میں نکلے، کچھ کافر آپ ﷺ کو تلاش کرتے کرتے غارِ ثور کے منہ پر جا کھڑے ہوئے، اندر سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاؤں دیکھ لیے، وہ گھبرا گئے، حضور ﷺ سے کہا: ''اگر یہ ذرا جھک کر دیکھیں گے تو ہم کو دیکھ لیں گے۔'' آپ ﷺ نے دلاسا دیا اور فرمایا: ''گھبراؤ نہیں! اللہ ہمارے تمھارے ساتھ ہے۔'' اور پھر اللہ نے آپ ﷺ کو بچالیا۔ آپ ﷺ مکہ سے مدینہ چلے گئے اور کافر آپ ﷺ کو نہ پا سکے۔

اس طرح کی بہت سی باتیں آپ ﷺ کی زندگی میں ملتی ہیں۔ ایک بار آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے سو رہے تھے، ایک کافر آیا، اس نے آپ ﷺ کو سوتا دیکھا، تو جھٹ تلوار کھینچ لی کہ آپ ﷺ کو قتل کر دے، اتنے میں آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ کافر نے آپ ﷺ سے پوچھا: ''بتاؤ! اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟'' آپ ﷺ نے جواب دیا: ''اللہ''! آپ ﷺ کا یہ جواب سن کر کافر اس درجہ رعب میں آگیا کہ تلوار چھوٹ کر اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ اب حضور ﷺ نے تلوار اٹھالی اور فرمایا: ''بتاؤ، اب

تم کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟'' وہ کافر آپ ﷺ کی خوشامد کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اُسے معاف کر دیا۔ اس طرح جب کوئی بُرا وقت آتا، آپ ﷺ اللہ پر بھروسہ رکھتے اور اللہ آپ ﷺ کی مدد کرتا۔

سوالات

(۱) آپ ﷺ مکہ کے کافروں کے بیچ سے کس طرح نکلے؟

(۲) غارِ ثور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

(۳) درخت کے نیچے کافر کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

۲ دوسرے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۹ خاطرداری

پیارے نبی ﷺ اپنے ساتھیوں کے آرام اور سُکھ کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ پیارے رسول ﷺ کے گھر باہر سے کوئی آدمی آتا، چاہے وہ مسلمان ہوتا یا نہ ہوتا، آپ ﷺ اس کے بھی آرام کا بڑا خیال فرماتے۔

آپ ﷺ سے ملنے کے لیے، آپ ﷺ سے دین کی باتیں سیکھنے کے لیے، آپ ﷺ سے کچھ پوچھنے کے لیے، آپ ﷺ سے کچھ کہنے کے لیے، آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے، اور بہت سے کاموں کے لیے لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے ہی رہتے تھے، ایک ایک دو دو اور زیادہ زیادہ بھی۔ آپ ﷺ سب کی بڑی خاطر کرتے، انھیں اچھی جگہ ٹھہراتے، انھیں اچھا کھانا کھلاتے، آرام سے سُلاتے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر دیکھتے کہ مہمانوں کو کوئی تکلیف تو نہیں، ایسا بھی ہوتا کہ حضور ﷺ کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا اور مہمان آ جاتے، اس پر بھی آپ ﷺ بڑی خوشی سے مہمانوں کے کھانے پینے کا انتظام فرماتے۔

ایک بار ایک یہودی آپ ﷺ کے یہاں آیا، ٹھہرا، اس دن آپ ﷺ کے گھر میں

کھانے کو کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ پلایا، وہ پی گیا، لیکن بھوکا ہی رہا۔ آپ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ اور پلایا، وہ پھر پی گیا، لیکن رہا بھوکا ہی۔ آپ ﷺ نے اُسے ایک اور بکری کا دودھ پلایا۔ وہ، وہ بھی پی گیا لیکن رہا بھوکا ہی۔ اس طرح ایک ایک کر کے آپ ﷺ نے اسے سات بکریوں کا دودھ پلایا۔

ایک بار ایک شخص آپ ﷺ کے یہاں آیا، رات کو ٹھہرا، کھا پی کر سویا تو رات کو اُسے دست آ گیا۔ حضور ﷺ نے اسے بستر دیا تھا، اس نے بستر گندہ کر دیا اور صبح ہونے سے پہلے گھر سے بھاگ گیا، آپ ﷺ نے صبح کو اپنے ہاتھ سے بستر دھویا۔ وہ شخص بھاگتے وقت اپنی تلوار یہیں بھول گیا تھا، ڈرتے ڈرتے تلوار کی لالچ میں آیا۔ دیکھا تو حضور ﷺ کو گندگی دھوتے پایا۔ آپ ﷺ نے اُسے شرمندہ نہیں کیا۔ اس کی تلوار اُسے دے دی اور اسے دلاسا دیا۔ وہ شخص آپ کے اس برتاؤ سے مسلمان ہو گیا۔

پیارے رسول ﷺ کے پیارے ساتھیوں میں کچھ ایسے تھے جو دین کی باتیں سیکھنے کے لالچ میں ہر وقت آپ ﷺ کے آس پاس جمع رہتے تھے۔ انھیں دین کی باتیں سیکھنے کا اتنا شوق تھا کہ وہ کمانے کے لیے بھی نہیں جاتے تھے.......... مسجدِ نبوی کے پاس ایک چبوترہ تھا۔ وہ سب اسی چبوترے پر اٹھتے بیٹھتے اور سوتے، اور ہر وقت پیارے نبی ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں کو یاد کرنے میں لگے رہتے تھے۔ اُن سب کے کھانے پینے کی ذمہ داری حضور ﷺ نے اپنے سر لے لی تھی۔ یہ سب اصحابِ صُفّہ (چبوترے والے) کہلاتے تھے۔

ایک دن اصحابِ صُفّہ کو زیادہ بھوک لگی تھی۔ پیارے رسول ﷺ ان کی حالت دیکھ کر بے چین ہوئے۔ اپنی پیاری بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے فرمایا: "کھانے کو جو کچھ ہو، لاؤ۔" اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے موٹے آٹے کا پکا ہوا کھانا لا کر رکھ دیا، پھر کچھ چھوہارے لائیں، اس کے بعد دودھ سے بھرا ہوا بڑا پیالہ دیا، آپ ﷺ یہ سب

اصحابِ صُفَّہ کے لیے لے آئے۔

ایک بار آپ ﷺ کے کچھ مہمان آئے۔ آپ ﷺ نے ایک بیوی کے گھر کہلا بھیجا کہ مہمانوں کے لیے کھانا بھیجیں۔ ان بیوی کے گھر خود فاقہ تھا۔ آپ ﷺ نے دوسری بیوی کے گھر کہلا بھیجا۔ وہاں بھی اللہ کے نام کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس طرح آپ ﷺ نے اپنی سب بیویوں کے گھر کہلا بھیجا۔ مگر وہ بے چاری سب بھوکی اللہ اللہ کر رہی تھیں اور کسی کے گھر میں دانہ تک نہ تھا۔ اب آپ ﷺ نے پیارے ساتھیوں سے کہا: ''ان مہمانوں کو کون کھانا کھلائے گا؟'' ایک صحابی اٹھے، بولے: ''میں'' اور وہ مہمانوں کو اپنے گھر لے آئے۔

اور ایسا تو بہت بار ہوا کہ حضور ﷺ کے گھروں میں کھانا تیار کیا گیا۔ اتنے میں مہمان آگئے تو آپ ﷺ نے مہمانوں کو کھانا کھلا دیا اور گھر کے سب لوگ بھوکے ہی سو رہے۔

کیسے خاطر دار تھے پیارے رسول ﷺ۔

سوالات

(۱) جو لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے، آپ ان کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتے؟

(۲) یہودی کو آپ ﷺ نے کتنی بکریوں کا دودھ پلایا؟

(۳) اصحابِ صفہ کون لوگ تھے اور ان کے کھانے پینے کا کیا انتظام تھا؟

(۴) آپ ﷺ کے پاس مہمان آئے تو ان کے کھانے کا انتظام کس طرح ہوا؟

۲ دوسرے مہینے میں ۹ دن پڑھائیں

سبق ۱۰ برابری کا برتاؤ

پیارے نبی ﷺ کسی انسان کو چھوٹا آدمی (حقیر) نہیں سمجھتے تھے، امیر ہو یا غریب، بچہ ہو یا بوڑھا، کوئی غلام ہو یا لونڈی، بڑے خاندان والا ہو یا چھوٹے خاندان کا، کالا ہو یا گورا، آپ ﷺ سب کو برابر کا انسان سمجھتے تھے۔ اور سب کی عزّت کرتے تھے۔

ایک دن آپ ﷺ صحابہ ؓ کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں کہیں سے دودھ آ گیا، آپ ﷺ کی عادت تھی کہ آپ ﷺ ہر چیز داہنی طرف سے بانٹتے تھے۔ آپ ﷺ نے ذرا سا دودھ پیا، پھر داہنی طرف دیکھا، آپ ﷺ کی داہنی طرف اس دن حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیٹھے تھے، جو ابھی بچے تھے، آپ ﷺ نے بائیں طرف دیکھا تو بڑی عمر کے صحابہ ؓ بیٹھے دکھائی دیے، آپ ﷺ نے عبداللہ بن عباس ؓ سے کہا: ''میاں! حق تو تمھارا ہی ہے لیکن اگر تم اجازت دو تو میں پہلے ان بڑی عمر کے صحابہ کو دودھ دوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ تھے تو کم عمر، لیکن اللہ نے ان کو سوجھ بوجھ بہت زیادہ دی تھی۔ انھوں نے دل میں سوچا کہ پیالے میں جس جگہ پیارے رسول ﷺ کے ہونٹ چھو گئے ہیں، اس جگہ سب سے پہلے اپنے ہونٹ لگانا بڑی برکت کی بات ہے، یہ سوچ کر بولے: ''میں یہ برکت ہاتھ سے نہ جانے دوں گا۔'' یہ سُنا تو حضور ﷺ نے دودھ کا پیالہ ان ہی کو دے دیا۔ انھوں نے دو ایک گھونٹ دودھ اسی جگہ منہ لگا کر پیا، جہاں سے حضور ﷺ نے پیا تھا، اس کے بعد دوسروں کو دے دیا۔

اسی طرح ایک بار آپ ﷺ کے داہنی طرف ایک بدّو بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت اَنس ؓ سے پینے کا پانی مانگا۔ حضرت اَنس ؓ نے دودھ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے تھوڑا سا دودھ پیا اور حضرت اَنس ؓ کو دے کر فرمایا کہ اب داہنی طرف والے کا حق ہے۔ اس طرح حضور ﷺ کے بعد بدّو نے پیا۔

صحابۂ کرام ؓ جب مِل جُل کر کوئی کام کرتے تو حضور ﷺ بھی ان میں شامل ہو جاتے۔ مسجد نبوی بننے لگی تو آپ ﷺ نے سب کے ساتھ کام کیا۔ صحابہ ؓ روکتے کہ ہماری جان آپ پر قربان ہو، آپ تکلیف نہ فرمائیں لیکن حضور ﷺ نہ مانتے۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر سب سے زیادہ محنت سے کام کیا، بڑے بڑے وزن دار پتھر آپ ﷺ

نے لا کر ڈھیر کر دیے، اسی طرح ایک بار ایک خندق کھودنے میں سب سے زیادہ مشکل کام آپ ﷺ نے کیا۔

ایک بار حضور ﷺ کہیں جا رہے تھے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ تھے۔ سب ایک جگہ ٹھہرے، کھانا پکانے کا سامان ہوا، سب نے ایک ایک کام بانٹ لیا۔ حضور ﷺ نے جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام اپنے ذمّے لیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے منع کیا کہ ہم تو حاضر ہیں، مگر حضور ﷺ نہ مانے فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تمھارے بیچ نواب بن بیٹھوں۔ خدا اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ساتھیوں سے الگ تھلگ لگتا ہو۔''

ایک بار کافروں سے لڑائی ہوئی، اس لڑائی کے وقت مسلمانوں کے پاس سامان کم تھا، اونٹ بھی کم تھے، مسلمان چلے تو سواری کے لیے ایک ایک اونٹ تین تین مسلمانوں کے حصّے میں آیا، سب باری باری سے چڑھتے اترتے چلتے۔ حضور ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بہت کہا کہ حضور سوار ہو کر چلیں مگر آپ ﷺ نے کسی کی باری نہیں لی۔ کیسے اچھے تھے ہمارے پیارے نبی ﷺ۔

سوالات

(۱) آپ ﷺ ہر چیز کس طرف سے بانٹتے تھے؟
(۲) آپ ﷺ نے دودھ پی کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کیا بات کہی؟ پورا واقعہ بتاؤ۔
(۳) آپ ﷺ کا برابری کے برتاؤ کا کوئی ایک واقعہ بتاؤ۔

۲ | ۳ مہینے میں دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۱ شرم و حیا

پیارے نبی ﷺ بڑے ہی شرمیلے تھے۔ راستہ، گلی اور بازاروں میں چپ چاپ چلتے۔ بدن کا جو حصّہ کپڑوں سے چھپانے کے لائق ہوتا اس پر بڑا دھیان رکھتے۔ ٹھٹھا لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ حاجت سے فارغ ہونے کے لیے اتنی دور نکل جاتے کہ کوئی

دیکھ نہ سکتا۔ کبھی کبھی تین تین میل دور چلے جاتے، اس وقت عرب میں گھروں کے اندر پاخانے بنانے کا رواج نہ تھا۔

حضور ﷺ کے بچپن کی وہ بات سب جانتے ہیں کہ جب کعبہ کی مرمّت ہونے لگی تو آپ ﷺ بھی بچّوں کے ساتھ پتھر ڈھوتے تھے، پتھر ڈھونے میں آپ ﷺ کے کندھے چھل گئے۔ آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو آپ ﷺ کا تہبند کھول کر آپ ﷺ کے کندھے پر رکھ دیا، اب جو آپ ﷺ نے اپنے کو ننگا دیکھا تو شرم کے مارے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس زمانے میں بچّے تو بچّے، بڑوں میں اتنی شرم نہیں تھی، بہت سے لوگ تو ننگے ہو کر کعبہ کا طواف کرتے تھے، کوئی نہ سمجھ سکا کہ محمد ﷺ کیوں بے ہوش ہو گئے، سب آپ ﷺ کو ہوش میں لانے کی تدبیر کرنے لگے۔ آپ ﷺ کو ذرا ہوش آیا تو آپ کی زبان سے نکلا۔ ''میرا تہبند، میرا تہبند۔'' اب سب لوگ سمجھے کہ آپ ﷺ کیوں بے ہوش ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ کو تہبند باندھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے آنکھیں کھولیں۔ اُٹھے اور پھر کام کرنے لگے۔ کیسے شرمیلے تھے پیارے نبی ﷺ۔

سوالات

(۱) حاجت سے فارغ ہونے کے لیے آپ ﷺ کہاں جاتے؟

(۲) حضور ﷺ کے بچپن میں شرم کا کیا واقعہ پیش آیا؟

۳ تیسرے مہینے میں | ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۲ — گھمنڈ نہ تھا

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنا آخری رسول بنایا۔ سب سے زیادہ آپ ﷺ کو عزّت دی۔ اللہ نے آپ ﷺ کو سارے عرب کی حکومت عطا فرمائی، لیکن آپ ﷺ میں غرور اور گھمنڈ ذرا بھی نہ تھا۔ آپ ﷺ گھر کا کام کاج خود ہی کر لیتے، بازار سے سودا

لے آتے، دوسروں کا سودا بھی لا دیتے، دودھ خود دُوہ لیتے، ٹوٹی جوتیوں کو خود ہی گانٹھ لیتے، غریبوں اور غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیتے۔

ایک دن آپ ﷺ گھر سے نکلے۔ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر ادب سے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے منع فرمایا، ساتھ ہی یہ فرمایا: جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈے۔

ایک بار کچھ لوگ ملنے آئے۔ انھوں نے کہا: آپ تو ہمارے مالک ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مالک تو بس اللہ ہے۔''

ایک پاگل عورت آ گئی اور کہا: اے محمد! مجھے تم سے کام ہے۔ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، وہ آپ ﷺ کو ایک گلی میں لے گئی، زمین پر بیٹھ گئی، آپ ﷺ بھی زمین پر بیٹھ گئے، اس نے جو کچھ کہا آپ ﷺ نے اسے اطمینان سے سنا اور اس کی حاجت روائی کی۔ پھر جب وہ اٹھ کر چلی گئی تو آپ ﷺ اُٹھے۔

حضور ﷺ نے مکّہ فتح کیا اور جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ ایک خچّر پر سوار تھے جس کی لگام کی جگہ کھجور کی چھال بندھی تھی اور آپ ﷺ اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔

ایک بار آپ ﷺ اپنے ایک ساتھی کے گھر گئے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر کچھ بچّیاں آ گئیں۔ اُن میں سے کسی نے ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ تھا۔ ''ہم میں ایک ایسا رسول ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ شعر سُنا تو اسے پڑھنے سے روک دیا کیوں کہ کل کی باتیں اللہ کے سوا کوئی جاننے والا نہیں ہے۔

حضور ﷺ کے پیارے بیٹے ابراہیمؑ جس دن اللہ کو پیارے ہوئے اس دن سورج گرہن تھا۔ کسی نے کچھ اس طرح کی بات کہی کہ نبی ﷺ کے بیٹے کے غم میں سورج کو گرہن لگ گیا۔ آپ ﷺ نے سنا تو فرمایا ''غلط ہے۔ سورج اور چاند میں گرہن لگنا خدا

کے حکم سے ہوتا ہے۔ کسی کی موت اور زندگی سے ایسا نہیں ہوتا۔"

ایک بار حضور ﷺ وضو فرما رہے تھے، کچھ صحابہ ؓ نے آپ ﷺ کے وضو کیے ہوئے پانی کو ہاتھوں میں لے لیا اور اپنے چہرے پر ملنے لگے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "تم یہ کیوں کر رہے ہو؟" انھوں نے بتایا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت میں ایسا کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ جو اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنا چاہے اُسے چاہیے کہ سچ بولے، امانت دار بنے اور پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

ایک بار کسی نے بات کرتے کرتے کہہ دیا کہ جو خدا چاہے اور جو آپ ﷺ چاہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے مجھ کو خدا کے برابر اس کا ساجھی بنا دیا، کہو کہ جو خدا چاہے۔"

کیسی اچھی باتیں بتاتے تھے آپ ﷺ۔ آپ ﷺ میں ذرا بھی تو گھمنڈ نہ تھا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

سوالات

① آپ ﷺ کون کون سے کام خود کر لیتے؟ ② آپ ﷺ کی تواضع (عاجزی) کا ایک واقعہ بتاؤ۔

③ اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والوں کو کیا کرنا چاہیے؟

| ۳ | تیسرے مہینے میں | ۲ | دن پڑھائیں

سبق ۱۳ بہادُری

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے زیادہ بہادر کوئی نہ تھا۔ ایک بار مدینہ میں شور سنائی دیا کہ دشمن آ گئے، ان دنوں ایک دشمن (غسّانی) کے چڑھائی کر دینے کا بڑا چرچا تھا اور یہ کھٹکا دن رات لگا رہتا تھا۔ شور سن کر ہم مقابلے کے لیے تیاری کرنے لگے۔ کوئی اپنے گھوڑے کی طرف لپکا، کوئی اپنے ہتھیار سنبھالنے لگا۔ لیکن سب سے پہلے حضور ﷺ اپنے گھر سے نکلے۔ جلدی میں گھوڑے پر زین بھی نہ کسی، آپ ﷺ مدینہ کے آس پاس ہو آئے۔ پھر آ کر فرمایا "گھبراؤ نہیں، کوئی ڈر کی بات نہیں۔"

صحابہ ؓ میں ایک سے ایک بہادر صحابی تھے لیکن تمام صحابہ ؓ کہا کرتے تھے کہ جب ہم دشمنوں سے لڑتے اور ان کا دباؤ ہم پر زیادہ ہوتا تو ہم سب پیارے نبی ﷺ کی پناہ لیتے تھے۔

بدر اور اُحد کی لڑائیاں بہت مشہور ہیں۔ دونوں لڑائیوں میں بڑے گھمسان کا رَن پڑا تھا لیکن دشمنوں سے زیادہ قریب آپ ﷺ ہی تھے۔ اُحد میں آپ ﷺ بہت زیادہ زخمی ہو گئے تھے لیکن مقابلے سے نہ ہٹے۔

حنین کی لڑائی میں دشمنوں نے مسلمانوں پر ایسے تیر برسائے کہ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ تتر بتر ہو گئے لیکن حضور ﷺ اپنے خچر کو ایڑ لگا لگا کر آگے بڑھا رہے تھے۔ پیارے صحابہ ؓ لگام پکڑ پکڑ کر روکتے اور کہتے کہ حضور! دشمن تو آپ ہی کی تاک میں ہیں۔ پھر بھی حضور ﷺ آگے بڑھتے گئے۔ حضرت براء ؓ ایک بہادر صحابی تھے، اُن سے کسی نے پوچھا: ''کیا تم لوگ حنین کی لڑائی میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے؟'' انھوں نے کہا: ''ہاں یہ سچ ہے لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نہ گھبرائے، نہ پیچھے ہٹے۔ خدا کی قسم! جب گھمسان کا رَن پڑتا تو ہم سب حضور ﷺ ہی کے پاس آکر پناہ لیتے تھے۔ لڑائیوں میں سب سے زیادہ بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا رہتا تھا۔''

ہوازن کے مقابلے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑے اور حضور ﷺ اکیلے رہ گئے تو آپ ﷺ نے نعرہ مارا: ''میں سچا نبی ہوں اور عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔'' پھر عباس سے کہا: ''نیزے والوں کو پکارو۔'' حضرت عباس ؓ حضور ﷺ کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔ ان کی آواز بہت بلند تھی۔ انھوں نے مسلمانوں کو پکارا۔ مسلمان پلٹ پڑے اور انھوں نے لڑائی جیت لی۔

اُبی بن خلف آپ ﷺ کا جانی دشمن تھا۔ وہ بڑا بہادر اور پھرتیلا سپاہی تھا۔ وہ ہزار

بہادروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اُحد کی لڑائی میں وہ اپنے مضبوط گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ وہ حضور ﷺ کی تاک میں تھا۔ ایک بار وہ گھوڑا اُڑاتا چلا، جو سامنے آیا اُسے ہٹا دیا۔ سیدھا آپ ﷺ پر حملہ کرنے بڑھا۔ مسلمانوں نے یہ دیکھا تو گھبرا گئے۔ سب بڑھے کہ اسے روکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آنے دو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم الگ ہٹ گئے۔ آپ ﷺ نیزہ لے کر بڑھے۔ اس کے پاس پہنچے اور دھیرے سے نیزے کی نوک اس کی گردن میں چبھو دی۔ بس اتنے میں وہ چیخ مار کر بھاگا۔ اسے چیختے چلاتے دیکھا تو اس کے ساتھیوں نے کہا: ارے تو ایسا بہادر اور اتنی سی چوٹ کھا کر بری طرح چنگھاڑ رہا ہے۔ اس نے جواب دیا: ''ہاں۔ تم سچ کہتے ہو، لیکن یہ محمد کے ہاتھ کی چوٹ ہے۔''

ایسے بہادر تھے ہمارے پیارے نبی ﷺ۔

سوالات

① آپ ﷺ کی بہادری کا ایک واقعہ بتاؤ۔ ② ابی بن خلف کون تھا؟

③ ابی بن خلف کو آپ ﷺ نے کس چیز سے مارا تھا؟

| ۳ | تیسرے مہینے میں | ۷ | دن پڑھائیں

سبق ۱۴ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے تھے

پیارے رسول ﷺ بڑے سچے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی کوئی جھوٹ بات زبان سے نہ نکالی۔ آپ ﷺ ابھی نبی نہیں ہوئے تھے کہ عرب والوں نے آپ ﷺ کو صادق (سچا) کہہ کر پکارا۔ یہ عرب میں سب سے بڑا خطاب تھا۔ جب آپ ﷺ نبی ہوئے اور اسلام پھیلانا شروع کیا تو بہت سے لوگ آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے۔ دشمن تو ہمیشہ تاک میں رہتا ہی ہے کہ ذرا سی بات پا جاتا ہے تو مشہور کر دیتا ہے کہ فلاں ایسا ہے، ایسا ہے۔ کوئی بات نہ ملے تو اپنی طرف سے جھوٹ گھڑ کر کہہ دیتا ہے، لیکن نبی ﷺ کے کٹر سے کٹر دشمن نے بھی آپ ﷺ کو کبھی جھوٹا نہیں کہا۔ وہ آپ ﷺ کو طرح طرح سے

کوستے تھے، توبہ توبہ! مجنون اور شاعر تک کہتے، جان لینے پر تُلے تھے، لیکن کسی نے یہ نہیں کہا کہ محمد ﷺ جھوٹے ہیں۔

آپ ﷺ کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ ''اے محمد! میں تم کو جھوٹا نہیں کہتا۔ ہاں، تم جو یہ کہتے ہو اس کو میں ٹھیک نہیں سمجھتا۔'' (اس کا مطلب اسلام کے بنیادی عقیدوں سے تھا جو قرآن پیش کر رہا تھا) بدر کی لڑائی میں جب مسلمانوں کا مقابلہ مکہ کے کافروں سے ہوا تو قریشی لشکر میں سے ایک سردار ابُو البَختَرِی نے حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے ابوجہل سے پوچھا: ''سچ بتا! یہ شخص کیسا ہے؟'' ابوجہل نے جواب دیا: ''بڑا ہی سچا ہے۔'' یہ جواب سن کر ابوالبختری نے کہا: ''تو پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا اور مسلمانوں سے کیوں لڑتا ہے؟'' جواب دیا: ''یہ نہیں ہو سکتا کہ میں بلال جیسے غلاموں کے ساتھ بیٹھوں (حضرت بلال رضی اللہ عنہ غلام تھے اور اس زمانے میں غلاموں کو بڑا ہی ذلیل سمجھا جاتا تھا)۔

ابوجہل کے بعد ابوسفیان کا نمبر تھا۔ یہ ایک بار روم کے بادشاہ ہرقل کے دربار میں گئے۔ اس نے ابوسفیان سے حضور ﷺ کے متعلق چند سوالات کیے، ایک سوال یہ پوچھا: ''تمھارے یہاں جو شخص اپنے کو نبی کہتا ہے، کیا اس نے کبھی جھوٹ بھی بولا؟'' ابوسفیان نے جواب دیا: ''نہیں، محمد جھوٹے نہیں ہیں۔'' یہ سنا تو بادشاہ نے کہا: ''مجھے یقین ہے کہ اگر وہ شخص (یعنی محمد ﷺ) خدا پر جھوٹ بولتا تو وہ آدمیوں سے جھوٹ بولنے میں نہ چوکتا۔''

سچ مچ بڑے سچے تھے حضرت محمد ﷺ۔

سوالات

(۱) عرب والے آپ ﷺ کو کیا کہہ کر پکارتے تھے؟

(۲) اسلام کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل آپ ﷺ سے کیا کہتا تھا؟ (۳) ہرقل کے دربار میں ابوسفیان نے کیا کہا تھا؟

۳	۴	مہینے میں	۵	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۵ اَمانت داری

پیارے رسول ﷺ بڑے ہی امانت دار تھے۔ جو لوگ آپ ﷺ کو روپیہ پیسہ یا سامان رکھنے کو دیتے تو آپ ﷺ اس سامان یا روپیہ کو بڑی دیکھ بھال کے ساتھ رکھتے۔ اُسے اپنے کام میں نہ لاتے اور نہ اس میں کمی کرتے۔ لوگ باہر جاتے تو اپنی چیزیں آپ ﷺ کے سپرد کر جاتے اور جب آتے ویسی کی ویسی لے لیتے۔

حضور ﷺ کی امانت داری اتنی مشہور ہوگئی کہ نبی ہونے سے پہلے ہی لوگ آپ ﷺ کو ''امین'' کہنے لگے تھے۔ یعنی بہت بڑا امانت دار۔ جو لوگ آپ ﷺ کی جان کے دشمن تھے وہ بھی آپ ﷺ کو بڑا ہی امانت دار سمجھتے تھے۔ جب آپ ﷺ مکّہ سے مدینہ ہجرت فرمانے لگے تو بہت سے کافروں کی امانتیں آپ ﷺ کے پاس تھیں۔ چلتے وقت وہ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیں اور بتا دیا کہ کس کس کی امانت ہے، تا کہ وہ ان کو دے دیں۔

پیارے نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ اس سے محبت کریں، اسے چاہیے کہ جب بات کرے سچ بولے اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو دیکھ بھال رکھے اور واپس کر دے۔

پیارے نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ امانت میں گڑ بڑ کرنے والا منافق ہوتا ہے یعنی وہ زبان سے چاہے اپنے کو مسلمان کہے لیکن وہ حقیقت میں سچا مسلمان نہیں رہتا۔

سوالات

① جو لوگ روپیہ پیسہ یا سامان رکھنے کو دیتے آپ ﷺ اس کو کس طرح رکھتے؟

② ہجرت کے وقت آپ ﷺ نے امانتیں لوٹانے کے لیے کس کو دی تھیں؟

③ امانت میں گڑ بڑ کرنے والا کون ہوتا ہے؟

۴ چوتھے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۶ وعدے کے سچے

پیارے نبی ﷺ کسی سے وعدہ کرتے تو اسے ضرور پورا فرماتے۔ جب آپ ﷺ نبی نہیں ہوئے تھے اس وقت کی بات ہے۔ایک صاحب تھے۔ان کا نام عبداللہ تھا۔ وہ آپ ﷺ کو ایک جگہ ملے۔ لین دین کی کوئی بات ہوئی۔ انھوں نے کہا: ’’اچھا اسی جگہ ٹھہریئے، میں آکر حساب کردوں گا۔‘‘ یہ کہہ کر وہ چلے گئے لیکن بات ان کے دھیان سے اتر گئی۔ تیسرے دن اسی طرف پھر نکلے، دیکھا تو آپ ﷺ وہیں بیٹھے ہیں۔ عبداللہ بہت شرمائے۔

پیارے نبی ﷺ وعدے کے ایسے سچے تھے کہ آپ ﷺ کے دشمن بھی مانتے تھے۔ ایک بار روم کے بادشاہ نے ابوسفیان سے یہ بھی پوچھا تھا کہ تمھارے یہاں جو صاحب اپنے کو نبی کہتے ہیں، وہ وعدے کے سچے بھی ہیں؟ ابوسفیان اس وقت حضور ﷺ کے جانی دشمن تھے لیکن انھوں نے بادشاہ کے سامنے اقرار کیا کہ محمد وعدے کے سچّے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بدر کے میدان میں مسلمانوں کی مکہ کے کافروں سے گھمسان کی لڑائی ہوئی، مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ر اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی، اسی زمانے میں کچھ مسلمان مکہ سے آرہے تھے۔ مکہ کے کافروں نے ان کو روکا اور کہا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جارہے ہو، انھوں نے انکار کیا، کافروں نے اس وعدے پر چھوڑا کہ لڑائی میں محمد (ﷺ) کا ساتھ نہ دو گے، انھوں نے مان لیا، پھر حضور ﷺ کے پاس آئے، سارا حال کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم نے لڑائی میں شریک نہ ہونے کا وعدہ کیا ہے تو تم جاؤ، ہمیں صرف اللہ کی مدد چاہیے۔‘‘

جب آپ ﷺ نے مکّہ فتح کیا تو بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔ بہت سے لوگ بھاگ گئے۔ مسلمان ہونے والوں نے اپنے گھر والوں کی معافی کے لیے کہا۔ حضور ﷺ نے وعدہ فرمالیا۔ پھر جب بھاگنے والے واپس آئے تو آپ ﷺ نے انھیں سچ مچ معاف فرمادیا، حالاں کہ ان میں آپ ﷺ کے بڑے بڑے دشمن تھے۔ صفوان بن اُمیّہ، عکرمہ بن ابی جہل اور ایسے ہی دوسرے لوگ۔ آپ ﷺ کی اس معافی سے سب مسلمان ہو گئے۔ اللہ ان سب سے راضی ہو۔

سوالات

(۱) آپ ﷺ کے وعدے کی سچائی کا عبداللہ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

(۲) ابوسفیان نے بادشاہ کے سامنے کس بات کا اقرار کیا؟

(۳) فتح مکہ کے وقت آپ ﷺ نے کیا وعدہ فرمایا؟

۴ چوتھے مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۱۷ بُرائی کے بدلے بھلائی

پیارے رسول ﷺ کے ساتھ کوئی بُرائی کرتا تو آپ ﷺ اُسے معاف فرما دیتے۔ معاف ہی نہیں بلکہ بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے۔ آپ ﷺ کا یہ طریقہ زندگی بھر رہا۔ آئے دن آپ ﷺ اپنے دشمنوں کو معاف کر دیتے۔

حضور ﷺ جب مکّہ میں تھے تو ایک بار طائف گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں کے لوگوں سے کہا: ”اللہ کو ایک مانو، مجھے اللہ کا رسول جانو۔ آخرت کی پکڑ سے ڈرو۔ بتوں کی پوجا سے پرہیز کرو۔ برائیاں چھوڑ دو اور اللہ سے رشتہ جوڑو۔“ یہ سن کر طائف والے بگڑ گئے۔ آپ ﷺ کو بہت برا بھلا کہا، آوارہ لڑکوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا، انھوں نے

آپ ﷺ پر پتھر برسائے جس سے آپ ﷺ لہولہان ہو گئے۔ آپ ﷺ چوٹیں کھا کر گر پڑے۔ آپ ﷺ کے خادم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو اٹھا کر ایک باغ میں لے گئے۔ انھوں نے آپ ﷺ سے کہا: حضور! آپ طائف والوں کے لیے بددعا کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور بددعا کے بدلے طائف والوں کے لیے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! انھیں معاف کر دے۔ یہ کچھ جانتے نہیں، آخرت کو مانتے نہیں، اے اللہ انھیں بخش دے۔

اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ آگے چل کر طائف والے مسلمان ہو گئے اور ان میں بڑے بڑے بہادر لوگ پیدا ہوئے اور پھر ان لوگوں نے اسلام کو خوب پھیلایا۔

زید بن سعنہ ایک یہودی تھا، ایک بار حضور ﷺ نے اس سے قرض لیا اور ادا کرنے کی ایک تاریخ طے کی، مگر وہ تاریخ سے پہلے ہی مانگنے آ گیا۔ اس نے بھری محفل میں حضور ﷺ کا گریبان پکڑا اور آپ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگا کہ تم ٹال مٹول کر کے میری رقم مار لو گے۔ اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصّہ آیا، بولے: "او اللہ کے دشمن! تو اللہ کے رسول کے بارے میں ایسی بُری بات کہتا ہے؟"

نبی کریم ﷺ مسکرائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے عمر! تم کو چاہیے تھا کہ مجھ سے کہتے کہ قرضہ ادا کر دو اور اس سے کہتے کہ سلیقے سے تقاضہ کرو، اے عمر! انھیں لے جاؤ اور جتنا اس کا حق بنتا ہے وہ دے دو اور جو تم نے اس کو دھمکایا ہے اس کے بدلے اسے بیس صاع (صاع ایک وزن ہوتا ہے) کھجوریں اور دو۔

ایک بار ایک بدّو آیا۔ وہ مسجد میں آ کر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے لگا۔ لوگ دوڑے کہ اسے پیٹیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جانے دو اور پیشاب پر پانی بہا دو اور دیکھو! اللہ نے تمھیں نرمی کے لیے بھیجا ہے، سختی کے لیے نہیں۔"

ایک بار ایک بدّو آیا۔ اس نے آتے ہی حضور ﷺ کی چادر اس زور سے کھینچی کہ پیارے رسول ﷺ کی گردن لال ہوگئی اور بڑی سختی سے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے، اس میں سے مجھے بھی دو، آپ ﷺ نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: اسے کچھ دے دو۔

ایک بار مکّہ والوں نے آپ ﷺ کا بائیکاٹ کر دیا۔ نہ کچھ کھانے کو دیتے اور نہ کچھ اور ضرورت کی چیزیں آپ ﷺ کے پاس جانے دیتے۔ حضور ﷺ کے ساتھ بچّے، عورتیں اور بوڑھے بھوک کے مارے تڑپتے۔ تین برس تک اسی طرح بائیکاٹ رہا۔ جب آپ ﷺ مدینہ آئے تو یمامہ کے رئیس ثمامہ مسلمان ہوگئے۔ انھوں نے ایک بار قسم کھالی کہ پیارے رسول ﷺ کی اجازت کے بغیر مکہ والوں کو ایک دانہ بھی نہ دیا جائے گا۔ مکہ میں غلّہ وہیں سے آتا تھا۔ اب تو مکہ میں قحط پڑ گیا۔ مکہ والوں نے گھبرا کر حضور ﷺ سے کہا، حضور ﷺ کو ترس آ گیا اور کہلا بھیجا کہ ثمامہ! غلّہ بھیج دو۔

مکہ کے کافر مسلمانوں کو کیسا ستاتے تھے۔ دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت میں لِٹا دیتے۔ مارتے پیٹتے اور قتل کر دیتے۔ حضرت خبّاب رضی اللہ عنہ کو تو جلتے ہوئے کوئلوں پر لِٹا دیا، جس سے ان کی پیٹھ جل گئی اور چربی نکل گئی۔ وہ غصّے میں آئے۔ حضور ﷺ سے کہا: "یا رسول اللہ! ان کے لیے بددعا کیجیے۔"

یہ سنتے ہی حضور ﷺ کا چہرہ لال ہوگیا۔ اور کچھ مسلمانوں نے بھی بددعا کرنے کو کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں دنیا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں، زحمت بنا کر نہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں مسلمان نہیں ہوئی تھیں۔ وہ روز حضور ﷺ کو گالیاں دیا کرتیں۔ یہ گالیاں سن کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بڑا دکھ ہوتا۔ انھوں نے آ کر حضور ﷺ

سے کہا: ”میری ماں کے لیے دعا کیجیے۔“ آپ ﷺ نے اُن کے لیے مسلمان ہونے کی دعا کی۔تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے، دوڑے دوڑے گھر گئے، معلوم ہوا کہ ماں تو نہا رہی ہیں۔نہانے کے بعد اپنے آپ مسلمان ہو گئیں۔انھوں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

سوالات

(۱) طائف والوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

(۲) آپ ﷺ نے طائف والوں کے لیے کیا دعا فرمائی؟ (۳) زید بن سعنہ کا واقعہ سناؤ۔

۴	۵	مہینے میں	۹	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۸ بچوں سے پیار

پیارے رسول ﷺ بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔آپ ﷺ کہیں جاتے ہوتے، راستے میں بچے ملتے تو آپ ﷺ انھیں اپنے ساتھ سواری پر کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے بٹھا لیتے۔ان سے اچھی اچھی باتیں کرتے۔کھجوریں یا ان کے دینے کے لائق کوئی چیز ہوتی تو انھیں بانٹتے۔انھیں پیار کرتے۔ایک بار ایک بدّو نے دیکھا تو بولا: ”آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں؟ میرے دس بچے ہیں، میں نے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تمھارے دل سے رحم چھین لے تو میں کیا کروں۔“

ایک دن آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ آئے۔ان کے ساتھ ان کی بچّی بھی تھی۔اس بچّی کا نام اُمِ خالد تھا۔بچّی آ کر حضور ﷺ کے کندھوں سے کھیلنے لگی۔حضرت خالد نے ڈانٹا لیکن حضور ﷺ نے منع فرمایا۔

حضور ﷺ کے ایک غلام تھے؛ زید۔آپ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو پالا تھا۔زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے اُسامہ تھے رضی اللہ عنہ۔اسامہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کو محبت تھی۔فرمایا کرتے کہ اُسامہ اگر بیٹی

ہوتے تو میں اسے زیور پہناتا اور اپنے ہاتھوں اس کی ناک صاف کرتا۔

ایک بار عید کے دن آپ ﷺ منہ ڈھانک کر لیٹے ہوئے تھے۔ کچھ بچّیاں گھر میں آئیں اور دف بجانے لگیں، اتنے میں حضرت ابو بکر ؓ آئے۔ انھوں نے بچّیوں کو ڈانٹا۔ حضور ﷺ نے سُنا، آپ ﷺ نے منہ پر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: ''ان کو خوشی منانے دو، آج ان کی عید ہے۔''

سوالات

① آپ ﷺ بچوں کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتے؟ ② عید کے دن کیا واقعہ پیش آیا؟

۵ پانچویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۹ نرم دلی

پیارے نبی ﷺ دل کے بڑے نرم تھے۔ دکھ کی بات ہوتی تو آپ ﷺ کا دل بھر آتا اور آنسو نکل آتے۔

ایک بار ایک صحابی نے اپنا پُرانا قصہ سنایا جب وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے کہ میری ایک چھوٹی بچّی تھی۔ ہمارے خاندان میں لڑکیوں کے مار ڈالنے کا طریقہ چلا آتا تھا۔ میں نے بھی اپنی لڑکی کو زندہ دفن کر دیا۔ وہ ابا ابا پکار رہی تھی اور میں اس پر مٹی ڈال رہا تھا۔

پیارے رسول ﷺ یہ سن کر رو پڑے۔ آپ ﷺ نے ان سے کہا: پھر سناؤ، انھوں نے پھر سنایا تو آپ ﷺ پھر روئے۔ اتنا روئے کہ چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا۔

ایک لڑائی میں کچھ قیدی ہاتھ آئے تو آپ ﷺ نے صحابہ ؓ سے فرمایا کہ ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ اور اچھا سلوک کرو۔

ایک بار حضرت سعد بن عبادہ ؓ بیمار ہوئے، آپ ﷺ ان کو دیکھنے گئے تو آپ ﷺ

کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ رونے لگے، آپ ﷺ کو روتا دیکھ کر لوگ رو پڑے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک رئیس کے بیٹے تھے۔ بڑے لاڈ پیار سے پالے گئے تھے۔ جوان ہونے پر مسلمان ہو گئے۔ تو ماں باپ دشمن ہو گئے، مارا، پیٹا، قید کر دیا۔ گھر سے نکال دیا۔ ایک دن حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے تو سب نے دیکھا کہ ریشم کے کپڑوں کے بدلے وہ ایک کمبل اوڑھے ہوئے تھے، وہ بھی پھٹا ہوا تھا، یہ دیکھ کر حضور ﷺ کو بڑا دکھ ہوا، اور آپ ﷺ نے گردن جھکا لی۔

ایک بار ایک صحابی آئے۔ وہ چادر میں چڑیا کے بچّوں کو چھپائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا: جاؤ! انھیں جہاں سے لائے ہو، وہیں رکھ آؤ۔"

ایک بار آپ ﷺ سفر میں تھے۔ راستے میں ٹھہرے تو ایک شخص نے ایک چڑیا کے گھونسلے سے اس کا انڈا نکال لیا۔ چڑیا انڈے کے مارے پَر مارنے لگی۔ حضور ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: "انڈے وہیں رکھ دو۔"

ایک بار ایک بھوکے اونٹ کو دیکھا تو فرمایا۔ "ان بے زبانوں کے بارے میں بھی خدا سے ڈرو۔" جانوروں پر اگر کوئی زیادہ بوجھ لادتا تو آپ ﷺ منع فرما دیتے۔

ایک بار آپ ﷺ کے گھر میں کچھ عورتیں اکٹھی تھیں۔ یہ سب عورتیں رشتہ دار تھیں اور بڑھ بڑھ کر باتیں کر رہی تھیں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو سب اُٹھ کر چل دیں۔ حضور ﷺ! ہنس پڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے! آپ کیوں ہنسے؟" فرمایا: "مجھے ان عورتوں پر ہنسی آئی کہ تمھاری آواز سنتے ہی چل دیں"۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں سے کہا: "تم مجھ سے اتنا ڈرتی ہو اور حضور ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟" عورتوں نے جواب دیا: "پیارے رسول ﷺ تم سے زیادہ نرم دل ہیں۔"

سوالات

① صحابی نے کیا واقعہ سنایا کہ آپ ﷺ رو پڑے؟

② حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر آپ ﷺ کو کیوں دکھ ہوا؟

③ چڑیا کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

۵ پانچویں مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۲۰ عفو و درگذر

اللہ کا دین پھیلانے کے سلسلے میں کافروں نے آپ ﷺ کو گالیاں دیں۔ آپ ﷺ کی ہنسی اُڑائی۔ آپ ﷺ کو برا کہا۔ آپ ﷺ کو مارا پیٹا۔ آپ ﷺ کو ستایا۔ آپ ﷺ کا بائیکاٹ کیا۔ قتل کرنے کی کوششیں کیں، لیکن جب اللہ نے آپ ﷺ کو طاقت وغلبہ عطا کیا تو آپ ﷺ نے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ ایسی بہت سی باتوں میں سے کچھ باتیں سنیے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیارے چچا تھے۔ بڑے بہادر آدمی تھے۔ اسلام کے لیے کافروں سے خوب لڑے، ان کے سامنے حضور ﷺ کو کوئی برا کہتا تو لڑ پڑتے کافروں کے بڑے بڑے سرداران کے ہاتھوں مارے گئے۔ ایک لڑائی میں وحشی نے چھپ کر آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مرنے کا حضور ﷺ کو عمر بھر غم رہا۔ پھر جب مکہ فتح ہو گیا تو وحشی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور معافی مانگی۔ وحشی کو دیکھ کر حضور ﷺ کو چچا یاد آ گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے صرف یہ کہا: ”اچھا جاؤ، معاف کر دیا، لیکن اب میرے سامنے نہ آنا، تم کو دیکھ کر چچا حمزہ یاد آ جاتے ہیں۔“ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سینہ چیر کر غصہ میں کلیجہ چبا ڈالا اور ناک کان کاٹ کر ہار بنایا لیکن جب ہندہ نے آ کر معافی مانگی تو اسے بھی معاف کر دیا۔

ہُبار بن اَسوَد حضور ﷺ کا کٹر دشمن تھا۔ حضور ﷺ کی پیاری بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنے لگیں تو ہبار دوڑا اور ان کو اونٹ پر سے گرا دیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے اتنی چوٹ آئی کہ وہ زندہ نہ رہ سکیں لیکن جب اس نے آکر معافی مانگی تو اسے بھی معافی دے دی۔

حضور ﷺ ہجرت کے لیے مکّہ سے نکلے تو مکّہ کے کافروں نے یہ اعلان کیا کہ جو محمد کا سر کاٹ لائے، اسے سُرخ بالوں والے ۱۰۰ اونٹ انعام میں دیے جائیں گے۔ لالچی کافر دوڑ پڑے۔ ایک کافر تھا "سُراقہ"، وہ گھوڑے پر سوار ہوا حضور کو تلاش کرتا ہوا پاس پہونچ گیا۔ چاہا کہ وار کریں کہ اس کا گھوڑا گھٹنوں تک بالو میں دھنس گیا۔ گھوڑے سے اتر کر لگام پکڑ کر گھوڑے کو کھینچا۔ گھوڑے کو بالو سے نکالا پھر بڑھا لیکن گھوڑا پھر گھٹنوں تک دھنس گیا۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اب وہ گھبرایا۔ اس نے معافی مانگی، آپ ﷺ نے اسے بھی معافی دے دی۔

سوالات

(۱) جب اللہ نے آپ ﷺ کو طاقت وغلبہ دیا تو آپ نے کیا کیا؟

(۲) وحشی اور ہندہ کون تھے؟ (۳) سراقہ کا واقعہ سناؤ۔

| ۵ | پانچویں مہینے میں | ۷ | دن پڑھائیں |

سبق ۲۱ جسم مبارک

پیارے نبی ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے۔ نہ زیادہ دُبلے تھے نہ موٹے۔ آپ ﷺ کا سر بڑا تھا، پیشانی چوڑی، ناک لمبائی لیے ہوئے، بھنویں گھنی، پلکیں لمبی، آنکھیں بڑی بڑی اور سرمگیں، داڑھی بھری ہوئی، گردن اونچی اور چہرہ کھڑا کھڑا تھا۔

آپ ﷺ کے چہرے پر زیادہ گوشت نہ تھا۔ آپ ﷺ کے بال نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ آخر عمر تک بال بالکل کالے رہے۔ آپ ﷺ اُن میں اکثر تیل ڈالتے۔ کنگھی کرتے اور مانگ نکالتے تھے۔

آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے بیچ و بیچ کبوتر کے انڈے کے برابر اُبھرا ہوا سرخ گوشت تھا، جس پر تل اور بال تھے۔ اسے دونوں شانے گوشت سے بھرے ہوئے تھے، اور مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی تھیں، ہتھیلیاں چوڑی اور نرم، کلائیاں لمبی اور نازک، پاؤں کی ایڑیاں ہلکی تھیں۔ پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا ذرا خالی تھے۔ تلووں کے بیچ سے پانی نکل جایا کرتا تھا۔ حضور ﷺ کے جسم مبارک کی جلد بڑی نرم اور ملائم تھی۔

رنگ روپ گورا چٹا سرخی کی جھلک لیے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ بڑے ہی خوب صورت تھے۔ جو دیکھتا اس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت پیدا ہو جاتی۔ آپ ﷺ کا پسینہ موتی کی طرح جھلکتا اور اس میں بڑی اچھی خوشبو آتی۔

حضور ﷺ بڑی تیز چال چلتے تھے۔ چلتے وقت ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے آپ ﷺ ڈھلوان زمین سے اتر رہے ہیں۔

سوالات

① آپ ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟ ② آپ ﷺ کا پسینہ کیسا تھا؟

③ آپ ﷺ کیسے چلتے تھے؟

۵ پانچویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

آسان دین اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی ﷺ کے طریقے پر زندگی گذارنے کو "دین" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا [سورۂ مائدہ:۳]

ترجمہ: آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔

اسلام مکمل نظام زندگی کا نام ہے۔ اس میں جہاں دل و جان سے ایک اللہ کی وحدانیت رسول کی رسالت اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا حکم ہے، وہیں پنج وقتہ نمازوں کے اہتمام، رمضان کے روزوں کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی اور حج کرنے کا مطالبہ ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تجارتی لین دین میں امانت داری سچائی اختیار کرنے کا حکم ہے اور دھوکہ دینے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کی تعلیم ہے، نیز اپنے اخلاق و کردار کو سنوارنے کی بھی تلقین وہدایت دی گئی ہے۔ اسی لیے ایک مسلمان کی ذمہ داریوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ ایک اچھا شہری اور بہترین پڑوسی بن کر زندگی گذارے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہمیں اس نعمت کے شکر ادا کرنے کا طریقہ بھی سکھایا وہ یہ کہ ہم اسلام میں مکمل داخل ہو جائیں، جہاں بھی جائیں اسلامی اصولوں کے ساتھ رہیں، صبح و شام تک اور سر کے بال سے لے کر پیر کے ناخن تک ہم اسلام ہی کے تابعدار رہیں۔ ہر شعبۂ زندگی میں اسلام ہی پر عمل کریں یہاں تک کہ ہماری موت بھی اسلام ہی پر آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً [سورۂ بقرہ:۲۰۸]

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

آسان دین

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ [سورۂ بقرہ: ۱۳۲]

ترجمہ: اور تم ہرگز جان نہ دینا مگر مسلمان ہونے کی حالت میں۔

لہٰذا ہمیں اپنے عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات وغیرہ زندگی کے تمام شعبوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال دینا چاہیے۔ اسی میں ہماری کامیابی اور نجات ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام ہی کو ہمارے لیے بطور دین کے پسند کیا ہے، اسی سے اللہ خوش ہوتے ہیں۔ اسلام کے علاوہ جتنے بھی مذاہب ہیں سب باطل اور منسوخ ہیں۔ اب قیامت تک اسلام ہی رہے گا۔ ہر انسان کی نجات اور کامیابی اسلام ہی میں ہے۔ اسی کو اختیار کرنے پر پاکیزہ زندگی کا وعدہ ہے اور جنت میں داخلے اور بے حساب رزق کی خوشخبری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

آسان دین کے مضمون سے ہمارا منشا بچوں کی ذہنی تربیت اور پورے دین کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کا پابند بنانا ہے۔ لہٰذا آسان دین کے عنوان کے تحت دین کے مختلف شعبوں سے متعلق الگ الگ عناوین کے تحت مضامین دیے جا رہے ہیں۔

ویسے تو دین کے مشہور شعبے پانچ ہیں:

① ایمانیات ② عبادات ③ معاملات ④ معاشرت ⑤ اخلاقیات۔

لیکن چوں کہ ایمانیات اور عبادات وغیرہ سے متعلق بہت سی باتیں طلبہ درسِ حدیث اور عقائد، مسائل وغیرہ دیگر عناوین کے تحت پڑھ ہی رہے ہیں، اس وجہ سے اس عنوان کے تحت زیادہ تر معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق مضامین دیے گئے ہیں، تاکہ طلبہ کی سماجی اور اخلاقی زندگی بھی شریعت وسنت کے سانچے میں ڈھل جائے۔

آسان دین کے اسباق خود پڑھ کر یا طلبہ سے پڑھوا کر اچھی طرح سمجھا دیں اور ان مضامین میں دی گئی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کی ترغیب دیں۔

سبق ۱ بسم اللہ سے ہر کام شروع کرنا

ہر اچھے کام کو "بِسْمِ اللّٰہِ" سے شروع کرنا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے اور مسلمانوں کی ایک خاص پہچان ہے۔ جس کام کو "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھ کر شروع کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیتے ہیں اور جس کام کو "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھ کر شروع نہیں کیا جاتا، اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے : "کُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا یُبْدَأُ فِیْهِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ أَقْطَعُ۔" [کنز العمال: ۲۴۹۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہر وہ اہم کام جس کو "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" سے شروع نہ کیا گیا ہو، وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ ہر اچھے کام کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰہِ" ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے ہم مسلمانوں کو بھی آپ ﷺ کی اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت، گھر سے نکلتے وقت، کھانا کھاتے وقت، پانی پیتے وقت، کپڑے پہنتے وقت، جوتے پہنتے وقت، کوئی کتاب پڑھتے وقت، کچھ لکھتے وقت، اپنے کاروبار کا کوئی کام شروع کرتے وقت، کسی سے کوئی نیا معاملہ کرتے وقت، الغرض ہر کام کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰہِ" ضرور پڑھ لینا چاہیے اور اپنے روزانہ کے کاموں میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنے کو اپنا معمول بنا لینا چاہیے۔ یہ بہت ہی آسان عمل ہے، اس میں کوئی محنت اور پریشانی نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں وقت لگتا ہے اور ہمیں بہت سارے فائدے حاصل ہو جاتے ہیں، حضور ﷺ کی سنت پر عمل ہو جاتا ہے، ایسے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتیں بھی اترتی ہیں اور نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور "بِسْمِ اللّٰہِ"

پڑھنے کی برکت سے بہت سارے کام جو ظاہر میں ہمیں دنیوی نظر آتے ہیں، وہ ہمارے لیے عبادت بن جاتے ہیں۔

سبق ۲ نماز کی تاکید

''نماز'' اسلام کا دوسرا رکن ہے، قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے کی سخت تاکید کی گئی ہے، یہ تمام عبادتوں میں سب سے افضل عبادت ہے، نماز ہر مسلمان پر فرض ہے اور ظاہری طور پر مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہی ہے، گویا یہ مسلمانوں کی ایک خاص نشانی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ''۔ [مسلم: ۲۵۶، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فرق ہے۔

اسلام میں نماز کو جتنی اہمیت دی گئی ہے، کسی اور عبادت کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی۔ نماز کو چھوڑنا یا اس کو ادا کرنے میں لاپرواہی کرنا سخت گناہ ہے، اس سے اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ اہتمام سے نماز ادا کرے گا، تو وہ (نماز) قیامت کے دن اس کے واسطے نور ہوگی، (جس سے قیامت کی اندھیریوں میں اس کو روشنی ملے گی اور اس کے ایمان والا ہونے اور اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بندہ ہونے کی نشانی) اور دلیل ہوگی اور اس کے لیے نجات کا ذریعہ بنے گی اور جو شخص نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کرے گا، تو وہ اس کے واسطے نہ نور بنے گی اور نہ دلیل ہوگی اور نہ ہی نجات کا ذریعہ ہوگی اور وہ بدبخت قیامت میں قارون، فرعون، ہامان اور امیہ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

اس لیے ہم لوگوں کو کبھی بھی نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اس کو وقت پر ادا کرنے اور جماعت کے ساتھ پڑھنے کا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔ اگر کبھی کسی سخت مجبوری کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے، تو جلد سے جلد پڑھ لینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہم نہیں پڑھیں گے، تو اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جائیں گے اور ہم کو جہنم میں ڈال دیں گے۔

۶ چھٹے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۳ علم دین کی اہمیت

تمام مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنی پوری زندگی گذارنا اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا انتہائی لازم ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے، جب کہ ہمیں دین کی باتیں معلوم ہوں اور اس کا پتہ ہو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں کس بات کی تعلیم دی ہے اور زندگی گذارنے کے کیا طریقے بتائے ہیں؛ اسی لیے دین کا علم حاصل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ''۔ [ابن ماجہ: ۲۲۴، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

علم دین حاصل کرنے والوں کے لیے حدیثوں میں بہت فضیلتیں بھی آئی ہیں۔ جو شخص دین کا علم حاصل کرتا ہے، اس کے لیے اللہ کے فرشتے یہاں تک کہ زمین کی چونٹیاں اور دریا کی مچھلیاں بھی خیر کی دعائیں کرتی ہیں اور اس سے محبت رکھتی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر دو مجلسوں پر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں مجلسیں خیر اور نیکی پر ہیں۔ (پھر ایک مجلس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ) یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا اور مناجات میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ چاہے،

تو عطا فرما دے اور چاہے، تو عطا نہ کرے اور (دوسری مجلس کے بارے میں فرمایا) یہ لوگ علمِ دین حاصل کرنے میں اور نہ جاننے والوں کو سکھانے میں لگے ہوئے ہیں، لہٰذا ان لوگوں کا درجہ بڑھا ہوا ہے، اور میں تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ﷺ ان ہی میں بیٹھ گئے۔ [سنن دارمی: ۳۴۹، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ]

دینی علم حاصل کرنے کے لیے اگر گھر سے یا وطن سے دور جانا پڑے، تو اس میں کوتاہی بالکل نہیں کرنا چاہیے اور شوق سے جا کر علم حاصل کرنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کو بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جو بندہ علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا۔ [ابوداؤد: ۳۶۴۱، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

۶ چھٹے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۴ والدین کا ادب واحترام

اسلام نے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کا ادب واحترام کرنے کی تعلیم دی ہے، کیوں کہ ماں باپ ہماری پرورش کرتے ہیں، ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں، ہماری خاطر اپنا آرام قربان کر دیتے ہیں، ان کا ہم پر بڑا احسان ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ اور ان کا ادب واحترام کرنے کا حکم دیا ہے، قرآن کریم میں ہے: ''تمھارے رب نے صاف صاف حکم دیا ہے کہ تم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ اگر وہ تمھارے پاس ہوں اور ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو اُنھیں ''اُف'' تک نہ کہو، نہ اُنھیں جھڑکو، ان سے خوب ادب سے بات کرو''۔ [سورۂ اسراء: ۲۳]

آسان دین

ماں باپ کی خدمت کرنے اور ان کو راضی رکھنے میں ہمارے لیے بہت فائدے ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! اولاد پر ماں باپ کا کتنا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دونوں تمھاری جنت اور دوزخ ہیں۔

[ابن ماجۃ:۳۶۶۲،عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ]

یعنی جو شخص ماں باپ کی خدمت کرے گا، ان کا کہنا مانے گا، ان کو راضی رکھے گا اور ان کی عزت کرے گا، تو اسے جنت ملے گی اور جو شخص ان کو تکلیف پہنچائے گا، ان کو ناراض کرے گا، ان کا دل دکھائے گا اور ان کا کہنا نہیں مانے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فرماں بردار اولاد اپنے ماں باپ کو محبت کی نظر سے دیکھے، تو اسے ہر نگاہ پر ایک مقبول حج کا ثواب ملے گا۔ لوگوں کو بڑا تعجب ہوا، انھوں نے پوچھا: اگر وہ دن میں سو مرتبہ دیکھے (تو کیا ہر مرتبہ مقبول حج کا ثواب ملے گا؟)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! (ہر مرتبہ اس کو مقبول حج کا ثواب ملے گا)۔

[شعب الایمان:۷۸۵۶،عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ماں باپ سے محبت کریں، ان کی عزت کریں، ہمیشہ ان کو آرام پہنچائیں، کبھی بھی ان کو ذرّہ برابر تکلیف نہ پہنچنے دیں، ہر حال میں ان سے نرمی اور ادب سے بات کریں اور ہمیشہ ان کے لیے دعا کرتے رہیں۔ اگر ہم ان کو راضی رکھیں گے، تو اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی رہیں گے اور اگر ہم ان کو ناراض کر دیں گے، تو اللہ تعالیٰ بھی ہم سے ناراض ہو جائیں گے۔

| ۶ | چھٹے مہینے میں | ۴ | دن پڑھائیں |

سبق ۵ والدین کو نہ ستانا

جس طرح ماں باپ کی فرماں برداری کرنا، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ان کی خدمت کرنا اور انھیں ہمیشہ راحت و آرام پہنچانا بہت بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہے، اسی

طرح ان کی نافرمانی کرنا، ان کے ساتھ برا سلوک کرنا، ان کو تکلیف پہنچانا یا کسی اور طرح ان کو ستانا بہت بڑا گناہ ہے؛ چنانچہ ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ نے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کو ستانے اور ان کی نافرمانی کرنے کو قرار دیا ہے۔

جو بچہ اپنے ماں باپ کو ستاتا ہے، یا کسی بھی طرح سے ان کا دل دکھاتا ہے، ان کی باتیں نہیں مانتا اور ان کی نافرمانی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ اس سے سخت ناراض ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں بھی سزا دیتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کو بہت سخت سزا دیں گے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جتنا چاہتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں لیکن ماں باپ کو ستانے کا گناہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کے کرنے والے کو موت سے پہلے دنیا ہی کی زندگی میں سزا دے دیتے ہیں۔

[شعب الایمان: ۷۸۹۰، عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: إِيَّاكُمْ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، فَإِنَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ يُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ أَلْفِ عَامٍ، وَاللهِ لَا يَجِدُهَا عَاقٌّ۔

[طبرانی اوسط: ۵۶۶۴، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: والدین کی نافرمانی کرنے سے بچو، کیوں کہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی دوری سے محسوس ہوتی ہے۔ اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان اس کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔

لہٰذا ہم لوگوں کو بھی اپنے والدین کی نافرمانی کرنے اور انھیں کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچانے سے بچنا چاہیے، اگر ہم اپنے والدین کو تکلیف پہنچائیں گے، تو اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جائیں گے اور دنیا و آخرت میں بہت سخت سزا دیں گے۔

۶ چھٹے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۶ اساتذہ کا ادب واحترام

ہمارے اساتذۂ کرام کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ وہ ہمیں محنت سے لکھنا پڑھنا سکھاتے ہیں، قرآن وحدیث کی تعلیم دیتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیاری پیاری باتیں بتاتے ہیں، اچھی طرح زندگی گذارنے کے طریقے سکھاتے ہیں اور اسلام کے مطابق ہماری تربیت فرماتے ہیں؛ اس لیے ہمیں ہر وقت ان کا احسان ماننا چاہیے اور دل سے ان کا ادب واحترام کرنا چاہیے اور ان کا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ ، وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَعَلَّمُونَ مِنْهُ''۔ [طبرانی اوسط: ۶۱۸۴، عن ابی ہریرہؓ]

ترجمہ: علم حاصل کرو اور علم کے لیے سکون اور وقار پیدا کرو اور جن (استاذوں) سے علم حاصل کرتے ہو، ان سے عاجزی کے ساتھ پیش آؤ۔

اچھے طالب علم ہمیشہ اپنے استاذ کا ادب کرتے ہیں، ان کا حکم مانتے ہیں، ان کے سامنے گستاخی اور بے ادبی سے کبھی بھی پیش نہیں آتے، دل سے ان کی عزت کرتے اور ان کا کہنا مانتے ہیں۔

ہمیں بھی اپنے اساتذہ کا خوب احترام کرنا چاہیے۔ استاذ کے سامنے زیادہ بولنے کے بجائے ان کی باتوں کو غور سے سننا چاہیے۔ اگر وہ ہماری کسی غلطی پر تنبیہ کریں یا ہمیں کوئی مشورہ دیں، تو فوراً اس کو قبول کرنا چاہیے اور اس پر ان کا احسان ماننا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کریں گے، تو ہمیں اپنے علم سے نفع ہوگا اور ہمارے علم میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائیں گے۔ کیوں کہ جو طالبِ علم اپنے استاذوں کا ادب نہیں کرتا، ان کو تکلیف پہنچاتا ہے اور ان کی نافرمانی کرتا ہے، وہ علم کی برکت سے محروم رہ جاتا ہے اور کوشش کے باوجود وہ اپنے علم سے نفع نہیں اٹھا سکتا ہے۔

۶	چھٹے مہینے میں	۳	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷

درس گاہ کے آداب

جو طالب علم نیک صالح اور اچھے اخلاق والے ہوتے ہیں، وہ ہمیشہ اپنی درس گاہوں کا ادب واحترام کرتے ہیں، کبھی بھی ایسی حرکت نہیں کرتے، جس سے درس گاہ کی بے ادبی ہوتی ہو، ایسے ہی طالب علم کامیاب ہوتے ہیں۔ ہم بھی اپنی درس گاہوں کا خوب ادب واحترام کریں، کیوں کہ ہم یہاں دینی علم حاصل کرتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں سنتے ہیں، قرآن وحدیث کا درس لیتے ہیں اور یہاں ہمارے نبی ﷺ کی پاکیزہ سیرت کا تذکرہ ہوتا ہے، اس لیے ہم درس گاہ کا جتنا ادب اور احترام کریں گے اتنا ہی ہمارے علم میں برکت ہوگی۔

درس گاہ میں شور وہنگامہ نہ کریں، لڑائی جھگڑے سے بچیں اور زبان سے بری بات نہ نکالیں۔ یہاں سونے سے پرہیز کریں، خاص طور سے درس کے درمیان سونا بہت ہی بری بات ہے۔ جب درس گاہ میں آئیں، تو سب سے پہلے سلام کریں اور جہاں جگہ ملے، وہیں بیٹھ جائیں، ساتھیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔ جب کوئی صحابی حضور ﷺ کی مجلس میں آتے، تو مجلس کے کنارے ہی بیٹھ جاتے تھے۔ ہاں! اگر استاذ خود کسی کو آگے بیٹھنے کا حکم دیں، تو پھر آگے جا کر بیٹھ جانا چاہیے۔ کوئی ساتھی اگر پہلے سے کسی جگہ بیٹھا ہو، تو اس کو وہاں سے اٹھا کر خود بیٹھ جانا بری بات ہے۔ حدیث میں اس طرح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہ کرے کہ کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ بیٹھ جائے، بلکہ (آنے والوں کے لیے) کشادگی پیدا کرو اور جگہ دے دو۔ [مسلم: ۵۸۱۳، عن ابن عمرؓ]

۷ ساتویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

آسان دین

سبق ۸ علم حاصل کرنے کے آداب

دینی علم حاصل کرنے والوں کے لیے اُن آداب کی رعایت رکھنا بہت ضروری ہے، جن کو ہمارے بزرگوں نے اختیار کیا ہے اور ان پر عمل کیا ہے۔ جو طالبِ علم ان آداب پر عمل نہیں کرتا، وہ حقیقی علم حاصل نہیں کرسکتا اور ہمیشہ اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ علم دین حاصل کرنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہو، کوئی اور دنیوی غرض نہ ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ علم (دینی علم) جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہی جاتی ہے۔ اگر اس کو کوئی شخص دنیا کی دولت کمانے کے لیے حاصل کرے، تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ [ابوداود: ۳۶۶۴، عن ابی ہریرہؓ]

طلبہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ کتاب، قلم، کاغذ، کاپی، درس گاہ اور استاذ کا ادب کریں، گناہوں اور بری عادتوں سے اپنے آپ کو پوری طرح بچائیں، خاص طور پر جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر، چوری، فضول گفتگو اور بری صحبت سے؛ کیوں کہ علم دین اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور اللہ کا نور گنہگاروں کو نہیں ملتا ہے۔ سبق کی بھی خوب پابندی کریں، جو طالبِ علم سبق کی پابندی نہیں کرتا، اس کے علم میں برکت نہیں ہوتی، پڑھنے میں دل نہیں لگتا اور بعض مرتبہ پڑھا ہوا بھی بھول جاتا ہے۔ نیز وقت کی قدر کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ تھوڑا سا وقت بھی برباد نہ ہونے دیں اور خوب محنت و شوق کے ساتھ پڑھنے میں لگے رہیں، اس میں ذرا بھی سستی نہ کریں، اگر علم دین حاصل کرنے میں کسی طرح کی تکلیف یا کوئی پریشانی اٹھانی پڑے، تو اس کو برداشت کریں۔ اور ساتھ ہی علم کی زیادتی، پڑھنے میں دل لگنے اور علم پر عمل کی توفیق کے لیے اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں۔ اگر ہم آداب کی رعایت کرتے ہوئے علم حاصل کریں گے، تو اس علم سے ہمیں بہت نفع حاصل ہوگا۔

۷ ساتویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں

سبق ۹ سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے

اللہ تعالیٰ خالق ہے، اسی نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے، زمین کو بنایا، آسمانوں کو بغیر ستون کے قائم رکھا، چاند و سورج اور ستاروں کو بنایا، وہی آسمان سے بارش برساتا ہے، وہی زمین سے درخت اور پودے اگاتا ہے اور ہمارے لیے بہت سارے پھل اور پھول پیدا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمھیں پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں اور اسی سے درخت اگتے ہیں جن میں تم مویشیوں کو چَراتے ہو۔ اسی سے اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کھیتیاں زیتون، کھجور کے درخت، انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانی ہے جو سوچتے سمجھتے ہوں۔ [سورۂ نحل: ۱۰، ۱۱]

اللہ تعالیٰ ہی نے ہم سب کو پیدا کیا ہے، ہمارے ماں باپ کو پیدا کیا ہے، تمام انسانوں کے وہی خالق ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ [سورۂ رحمٰن: ۱۴]

ترجمہ: اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

تم یہ سوچتے ہوگے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیسے بنایا اور کب سے انسانوں کا سلسلہ شروع ہوا! تو معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا، تو فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک مخلوق بنانے والا ہوں جو میرا خلیفہ اور قائم مقام ہوگا۔ فرشتوں نے کہا: کیا آپ ایسی مخلوق بنائیں گے جو زمین پر فتنے پھیلائے گی اور فساد کرے گی، حالاں کہ ہم سب آپ کی خوب عبادت کرتے ہیں اور تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے، پھر

آسان دین

اللہ تعالیٰ نے پانی اور مٹی سے ایک پاکیزہ صورت بنائی اور اس میں روح پھونکی اور اس کا نام ''آدم'' رکھا۔ انھیں تمام چیزوں کے نام سکھائے، ان کے فائدے بتائے، اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور گھمنڈ میں آکر اللہ کی نافرمانی کی، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور اس کو جنت سے نکال دیا، ابلیس اسی وقت سے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا دشمن بن گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام ہی سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ذریعے ان کی بیوی حضرت حوّا علیہا السلام کو پیدا کیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کو حکم دیا کہ جنت میں جو چاہو کھاؤ پیو، مگر ایک درخت کے بارے میں فرمایا کہ اس کے قریب بھی مت جانا۔ دونوں جنت میں خوب مزے سے رہنے لگے، ابلیس تو پہلے ہی سے ان کا دشمن تھا، اس پر ان کا جنت میں اس طرح رہنا بہت ناگوار گذرا، اس نے یہ ٹھان لی کہ دونوں کو جنت سے نکال کر ہی دم لوں گا۔ اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا: جانتے ہو تمھیں اس درخت کے قریب جانے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟ اس لیے کہ اگر درخت کا پھل کھالو گے تو ہمیشہ جنت ہی میں رہو گے اور اگر نہیں کھایا تو جنت سے نکال دیے جاؤ گے، میں تمھارا سچا دوست ہوں، تم میری بات مان لو۔ حضرت آدم علیہ السلام اس کے بہکاوے میں آگئے اور اس درخت کا پھل کھالیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نازل ہوا اور حضرت آدم و حضرت حوّا علیہا السلام کو دنیا میں بھیج دیا، حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خوب معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا، دونوں اس زمین پر رہنے لگے، ان کی اولادیں ہوئیں اور آہستہ آہستہ پوری دنیا میں پھیلتی چلی گئیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان ہیں اور آج تک جتنے انسان پیدا ہوئے ہیں یا قیامت تک ہوں گے وہ سب ان ہی کی اولاد ہیں، اسی لیے اُن کی طرف نسبت کرتے ہوئے اِنھیں ''آدمی'' بھی کہا جاتا ہے۔

۷ ساتویں مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۱۰ — عربی اور اردو زبان کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اندر بولنے کی صلاحیت رکھی ہے اور ان کو مختلف قسم کی زبانیں سکھائی ہیں، انسان کئی قسم کی زبانیں بولتا ہے اور اپنے دل کی باتوں کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرتا ہے، خود ہمارے ملک میں مختلف قسم کی زبانیں بولی جاتی ہیں، کوئی اردو بولتا ہے، کوئی عربی بولنے کی صلاحیت رکھتا ہے، کوئی ہندی وانگریزی میں باتیں کرتا ہے، اس کے علاوہ بھی بہت ساری زبانیں ہمارے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بہت بڑی نشانی ہے کہ تمام انسانوں کے منہ اور زبان کو ایک جیسا بنایا، مگر اس میں الگ الگ بولیاں بولنے اور مختلف انداز میں باتیں کرنے کی قدرت عطا فرمائی، یہ اللہ تعالیٰ کی بے مثال کاریگری کا ایک نمونہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اور اللہ کی نشانیوں کا ایک حصہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمھاری ''زبانوں'' اور رنگوں کا الگ الگ ہونا بھی ہے، یقیناً اس میں دانش مندوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ [سورۂ روم: ۲۲]

دنیا میں جتنی زبانیں بولی جاتی ہیں، ان میں سب سے زیادہ اہم، شیریں اور دلچسپ عربی اور اردو زبان ہے۔ عربی تو قرآن وحدیث کی زبان ہے، ہمارے پیارے نبی ﷺ کی زبان ہے، جنت میں بھی یہی زبان بولی جائے گی اور اسلامی علوم کا اصل ذخیرہ بھی اسی زبان میں ہے، اسی طرح اردو میں ہمارے اکابر کی لکھی ہوئی کتابیں ہیں، ان میں علوم بکھرے ہوئے ہیں، قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح کی گئی ہے۔ ہمیں ان دونوں زبانوں کو خوب محنت سے سیکھنا چاہیے اور پوری مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اگر ہم ان زبانوں کو نہیں سیکھیں گے تو دین کی باتوں کو کیسے جان سکیں گے؟ ہمیں یہ کیسے معلوم ہوگا

آسان دین

کہ قرآن ہم سے کیا کہتا ہے، حدیث میں حضور ﷺ نے ہمیں کیا ہدایت دی ہے اور زندگی گذارنے کے کیا طریقے بتائے ہیں؟ لہٰذا ان تمام باتوں کو معلوم کرنے کے لیے اور ان کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان دونوں زبانوں میں خوب مہارت حاصل کریں۔

۷ ساتویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۱ اسلام کی تعلیم

دین اسلام بہت اچھا مذہب ہے، اچھی باتیں سکھاتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے، سارے لوگوں کی بھلائی اور کامیابی اسلام ہی میں ہے، اسلام سچا مذہب ہے، وہ ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ ایک ہے، وہ پاک اور بے عیب ہے، اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

اسلام ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں، بھائی بہنوں کے ساتھ مل جل کر رہیں، رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کریں، کسی کا حق نہ دبائیں، کسی کے ساتھ بدسلوکی اور بدتمیزی نہ کریں، بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم کریں، ہمیشہ سچ بولیں کبھی جھوٹ نہ بولیں، سب کے ساتھ انصاف کا معاملہ کریں، کسی پر ظلم نہ کریں، پڑوسیوں اور ہمسایوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں، کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے لیے جائیں، دل میں کینہ نہ رکھیں، کسی کی غیبت نہ کریں، دوسروں کے ساتھ بھی خیر خواہی کا معاملہ کریں، کسی کے حق میں برا نہ چاہیں، حلال روزی کمائیں اور حرام کمائی سے بچیں، زبان سے بھلی باتیں ہی نکالیں اور گالی گلوچ اور بری باتوں سے پرہیز کریں، کسی سے کچھ

وعدہ کریں، تو اس کو پورا کریں، کسی کا مال چھین کر لینا، چوری کرنا، یا کسی کا حق دبا لینا بڑے گناہ کا کام ہے، شراب پینا جوا کھیلنا، سودی لین دین کرنا بھی ناجائز اور حرام ہے، ان سب سے بچتے رہیں۔

غرض اسلام سراسر اچھائیوں کی تعلیم دیتا ہے، دنیا و آخرت کی کامیابی کی راہ دکھاتا ہے، اسلام ہی تمام لوگوں کے لیے نجات کا سیدھا راستہ ہے، اور وہی راستہ لوگوں کو اللہ تک پہنچانے والا ہے، ہم زندگی گذارنے کے معاملے میں آزاد نہیں ہیں کہ جس راستے پر چاہیں چلیں، اس لیے کہ ہر راستہ اللہ تک پہنچانے والا نہیں ہے، بلکہ اللہ تک پہنچانے والا راستہ صرف اسلام ہے۔ جو شخص بھی اسلام سے ہٹ کر زندگی گذارے گا، اسے کبھی کامیابی نہیں مل سکے گی، اسے ہمیشہ نقصان اٹھانا پڑے گا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی پسندیدہ اور مقبول دین ہے، اس کے علاوہ کوئی دین اور دھرم اللہ کے یہاں مقبول نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ [سورۂ آل عمران:۱۹]

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: اور جو کوئی شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ [سورۂ آل عمران:۸۵]

| ۷ | ساتویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۲ اسلامی تہوار

ہر قوم میں خوشی منانے کے لیے کوئی نہ کوئی دن مقرر ہوتا ہے، جس میں لوگ جمع ہو کر خوشی مناتے ہیں، یہ ایک انسانی فطرت ہے، دین اسلام نے اس کا بھی خیال رکھا ہے اور خوشی کے دو دن متعین کیے ہیں: ایک عید الفطر کا، دوسرے عید الاضحیٰ کا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے، تو مدینہ والے دو تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشا کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دو دن کیا ہیں؟ انھوں نے عرض کیا: ہم جاہلیت میں یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان دو تہواروں کے بدلے میں، ان سے بہتر دو دن تمھارے لیے مقرر کر دیے ہیں ایک عیدالاضحیٰ کا دن دوسرے عیدالفطر کا دن۔

[ابوداؤد: ۱۱۳۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے قومی اور مذہبی تہوار کے لیے صرف یہی دو دن ہیں، یہی اسلامی تہوار ہے، صرف ان ہی دنوں میں خوشی منانے کی اجازت ہے، ان دونوں کے علاوہ کسی اور دن کو عید کے طور پر نہیں منانا چاہیے، نیز کسی کے ایسے جشن میں شریک بھی نہیں ہونا چاہیے، جس میں دین کے خلاف باتیں ہوتی ہوں، مشرکانہ اعمال کیے جاتے ہوں، گناہوں کے کام اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہو، کیوں کہ ایسے تہوار اور جشن میں شریک ہونا اللہ اور پیارے نبی ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے اور دنیا و آخرت میں نقصان کا ذریعہ ہے۔

۷ ساتویں مہینے میں	۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۳ — کائنات میں غور و فکر کرنا

قرآن کریم میں انسانوں کو کائنات کی چیزوں میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور آسمان و زمین میں جو کچھ ہے، سب کو اس نے اپنی طرف سے تمھارے کام میں لگا رکھا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیں۔

[سورۂ جاثیہ: ۱۳]

آسان دین

کائنات کی چیزوں میں غور و فکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی بے مثال کاریگری کا علم ہوتا ہے، اس کی ذات و صفات کی طرف رہنمائی ملتی ہے، اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے، نیز اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی انسانوں کے لیے کتنے بڑے فائدے رکھے ہیں۔ اس طرح ان چیزوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

مسلمانوں میں بے شمار لوگ ایسے گذرے ہیں جنھوں نے دنیا کی چیزوں میں غور و فکر کر کے اہم معلومات لوگوں تک پہنچائی ہیں، نئی نئی چیزیں بنائیں، انسانوں کی سہولت اور ترقی کے لیے بنیادی چیزیں ایجاد کیں۔ مسلمانوں میں ایسے بے شمار سائنس داں گذرے ہیں، جنھوں نے سائنس کے میدان میں اہم کارنامے انجام دیے ہیں۔ مثال کے طور پر محمد بن موسیٰ الخوارزمی ہیں، جن کی وفات ۸۵۰ء میں ہوئی ہے، جو حساب و ریاضی کے بہت بڑے ماہر تھے، ''الجبرا'' انھوں نے ہی ایجاد کیا ہے، گنتی کے جو اعداد : ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ کی شکل ہم استعمال کرتے ہیں، ان کو سب سے پہلے انھوں نے ہی بیان کیا، اس سے پہلے عدد لکھنے کا جو طریقہ تھا وہ بہت ہی مشکل تھا۔ انھوں نے صفر (۰) کا تعارف کرایا ورنہ اس سے پہلے صفر کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

اسی طرح ابو بکر محمد بن زکریا الرازی ہیں، جن کی وفات ۹۲۳ء میں ہوئی، بہت بڑے طبیب اور ماہر ڈاکٹر تھے، سب سے پہلے انھوں نے ہی ثابت کیا کہ چیچک اور خسرہ الگ الگ بیماریاں ہیں۔ انھوں نے علاج کے کئی نئے طریقے بیان کیے، پارے کا لیپ اور بے ہوشی لانے والی دوائیں ایجاد کیں، جس کو آپریشن کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ابو القاسم بن خلف الزہراوی ہیں، جن کی پیدائش ۱۰۳۰ء میں ہوئی، انھیں

سرجری کا مُوجِد مانا جاتا ہے، وہ پہلے سرجن ہیں جنھوں نے آپریشن کیا اور جنھوں نے آپریشن کے ذریعے بچے کی ولادت کا طریقہ ایجاد کیا، زخموں کو ٹانکنے کے لیے مناسب دھاگوں کو استعمال کرنا ان ہی کی ایجاد ہے، انھوں نے سرجری کے بہت سے آلات بھی ایجاد کیے۔

ان کے علاوہ بھی مسلمانوں میں بہت سارے علم وفن کے ماہر گذرے ہیں، جنھوں نے بے شمار بڑے بڑے کارنامے انجام دیے ہیں، جیسے جابر بن حیان، ابوعلی حسین بن عبداللہ بن سینا، ابوعلی حسن بن حسین بن ہیثم، غیاث الدین ابوالفتح عمر بن ابراہیم الخیام، ابوریحان محمد بن احمد البیرونی وغیرہ، یہ سب حضرات سائنسی ایجادات میں بہت مشہور و معروف ہیں۔

| ۸ | آٹھویں مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۴ وقت کی اہمیت

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی چیز ''وقت'' ہے، یہ ایسی دولت ہے جو ضائع ہو جانے کے بعد دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ وقت کا صحیح استعمال کرتے ہیں، بے کار اور فضول کاموں میں اس کو برباد نہیں کرتے، انھیں بڑی کامیابی ملتی ہے اور جو وقت کی پابندی کا خیال نہیں رکھتے اور یوں ہی اسے بے کار کاموں میں صرف کر دیتے ہیں، انھیں ہر جگہ ناکامی ملتی ہے، ان کے اندر سستی اور کاہلی آجاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اکثر ضروری کام بھی نہیں کر پاتے اور وہ ناکام رہ جاتے ہیں۔

اسی لیے ہمارے اکابر وقت کی پابندی کا بہت اہتمام فرماتے اور دن بھر کے کاموں کے اوقات مقرر کر لیتے اور پھر سارے کاموں کو ان کے وقت پر کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے کاموں میں بڑی برکت ہوتی تھی، ہر کام جلدی ہو جاتا اور

عبادت کے لیے بھی کافی وقت مل جاتا۔

ہم بھی اپنے کاموں کے اوقات مقرر کرلیں اور ہر کام کو اس کے وقت میں ضرور کریں، وقت کو بے کار اور فضول کاموں میں ضائع نہ ہونے دیں، جو بھی فرصت کے لمحات ہمیں ملتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے، اس کی قدر کریں اور اس کو غنیمت جان کر نیک کاموں میں لگائیں۔ حضور ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت فرمائی: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، (۱) اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) اپنی صحت وتندرستی کو بیماری سے پہلے (۳) اپنی مالداری کو فقر و محتاجگی سے پہلے (۴) اپنی فرصت کے اوقات کو مشغولی سے پہلے (۵) اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔ [مستدرک حاکم: ۷۸۴۶، عن ابن عباس ؓ]

اپنے اوقات کو یوں ہی ضائع کرتے رہنا یا بے کار کاموں میں صرف کرنا بڑی محرومی کی بات ہے، جو لمحہ بھی یہاں ضائع ہو گیا، جس کو یوں ہی برباد کر دیا اور اس کو اللہ کی یاد سے غافل ہو کر گذارا، جنت میں اس لمحے پر بہت زیادہ افسوس کرنا پڑے گا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جنت والوں کو دنیا کی کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا، صرف اس لمحے پر افسوس ہوگا جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گذر گیا ہو۔ [معجم کبیر: ۱۸۳، عن معاذ بن جبل ؓ]

۸ آٹھویں مہینے میں | ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۵ اپنا کام خود سے کرنا

ہمارا دین جہاں ہمیں اور بہت سی اچھی باتیں سکھاتا ہے وہیں اپنا کام خود کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جو شخص اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو کسی کا محتاج نہیں ہونے دیتا۔ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے والے کی معاشرے میں سب عزت کرتے ہیں اور گھر والوں کی نگاہ میں بھی وہ آدمی پسندیدہ بن جاتا ہے، خود حضور ﷺ کی عادت شریفہ

یہی تھی کہ آپ ﷺ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے، کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور ﷺ جب گھر میں ہوتے، تو کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ''جیسے تم لوگ گھر والوں کے کام کاج کرتے ہو(ایسے ہی حضور ﷺ کیا کرتے تھے) اپنا جوتا ٹھیک کرلیا کرتے، اپنا کپڑا سی لیا کرتے اور اپنے ڈول کی مرمت کرلیا کرتے تھے''۔ [صحیح ابن حبان: ۲/ ۵۶۷۶ عن عروۃ رضی اللہ عنہ]

حضور ﷺ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت ہی نیک اور عبادت گذار تھیں، آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی، وہ اتنی بڑی فضیلت والی تھیں، مگر وہ اپنے کام خود کیا کرتی تھیں، چکّی پیستے پیستے ہاتھوں میں گٹّے پڑ گئے تھے، پانی کا مُشک اٹھانے کی وجہ سے گلے میں نشان پڑ گیا تھا اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے تھے؛ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم اپنے والد کے پاس جا کر ایک خادم مانگ لو، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے پاس آئیں، مگر وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، اس لیے واپس ہوگئیں، دوسرے روز حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کل تم کس ضرورت سے آئی تھیں؟ وہ خاموش رہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ وہیں تھے، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں بتاتا ہوں، چکی چلانے کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں گھٹے پڑ گئے ہیں، پانی کا مشک اٹھانے کی وجہ سے گلے میں نشان پڑ گیا ہے، جب آپ کے پاس کچھ خادم آئے، تو میں نے ان سے کہا کہ وہ جا کر آپ سے ایک خادم مانگ لیں تاکہ انھیں مشقت سے چھٹکارا مل جائے، حضور ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو، اپنے رب کے فریضے کو ادا کرو اور اپنے گھر والوں کے کام کاج کیا کرو اور جب سونے کے لیے بستر پر آؤ،

تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ أَکْبَرُ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ ؓ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔ [ابوداؤد: ۲۹۸۸، عن علی ؓ]

| ۸ | آٹھویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۶ نیک کاموں میں سبقت کرنا

نیک لوگ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے اور خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ہر وقت یہ سوچتے رہتے ہیں کہ کیسے اللہ کی عبادت، ان کی یاد، تقویٰ و پرہیز گاری، خدمت خلق اور صدقہ و خیرات میں سب سے آگے بڑھ جائیں اور جنت کے اونچے اونچے درجے حاصل کرلیں، کسی سے پیچھے رہ جانا ان کو گوارا نہیں ہوتا، یہ ایک بہت اچھی صفت ہے، ہر مسلمان کے اندر یہ شوق اور جذبہ ہونا چاہیے۔ قرآن و حدیث میں نیک کاموں میں سبقت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ [سورۂ بقرہ: ۱۴۸]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشغول ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کیا کرو۔ [ابن ماجہ: ۱۰۸۱، عن جابر بن عبداللہ ؓ]

صحابۂ کرام ؓ کے دل میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کا شوق و جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ غریب صحابہ ؓ پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مال دار لوگ جنت کے اونچے اونچے درجے حاصل کیے جا رہے ہیں (اور ہم لوگ غریبی کی بنا پر اس سے محروم ہوجاتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: وہ کیسے؟ انھوں نے جواب دیا کہ

آسان دین

ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ بھی روزہ رکھتے ہیں، مگر وہ لوگ صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور ہم اس نیک کام سے محروم رہ جاتے ہیں، وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم غلام آزاد نہیں کر سکتے ۔(اس طرح ان کی نیکیاں ہم سے بڑھ جاتی ہیں) حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتادوں، جس پر تم عمل کر کے ان لوگوں کے ثواب کو پالو گے جو تم سے آگے نکل رہے ہیں اور ثواب میں ان لوگوں سے آگے نکل جاؤ گے جو تم سے پیچھے ہیں؟ ان صحابہ کو بڑی خوشی ہوئی، انھوں نے کہا: یارسول اللہ! ضرور بتا دیجیے، حضور ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد ۳۳ ر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، ۳۳ ر مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، ۳۳ ر مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لیا کرو۔ ان غریب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو ہر نماز کے بعد پابندی کے ساتھ پڑھنا شروع کیا، جب ان مال دار صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی خبر ہوئی تو وہ لوگ بھی ان کلمات کو ہر نماز کے بعد پابندی سے پڑھنے لگے، آخر انھیں بھی تو زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی خواہش تھی۔

جب غریب صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہوا کہ مال داروں نے بھی اس کو پڑھنا شروع کر دیا، تو وہ بڑے فکر مند ہوئے کہ اب پھر ان کا ثواب ہم لوگوں سے بڑھ گیا، چنانچہ وہ لوگ پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ کلمات تو مال دار لوگ بھی پڑھنے لگے، اب پھر وہ لوگ ثواب میں آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تو اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں۔ [مسلم: ۱۳۷۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

| ۸ | آٹھویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۷ صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا

ہر انسان فطری طور پر صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے اور ہمیشہ صاف ستھرا رہنے کی کوشش کرتا ہے، دین اسلام نے دیگر احکام کے ساتھ صفائی کو بھی خاص اہمیت دی ہے،

حضور علیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکی آدھا ایمان ہے۔ [مسلم: ۵۵۶، عن ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ]

صفائی ستھرائی اللہ کو بہت پسند ہے اور اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور لوگ بھی ان کو اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حضور علیہ ﷺ نے اپنے گھروں، اپنے کپڑوں اور اپنے بدن کو صاف ستھرا رکھنے کی ہدایت دی ہے۔

آپ علیہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ پاک ہیں، پاکی کو پسند کرتے ہیں، وہ صاف ستھرے ہیں اور صفائی ستھرائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کرم کرنے والے ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں، وہ نہایت ہی سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں، تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ [ترمذی: ۲۷۹۹، عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ علیہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، تو آپ علیہ ﷺ نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے بال پراگندہ بکھرے ہوئے تھے، آپ علیہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس شخص کو وہ چیز (کنگھی وغیرہ) میسر نہیں، جس سے وہ اپنے بالوں کو درست کرلے، اسی طرح آپ علیہ ﷺ نے ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر میلے کچیلے کپڑے تھے، تو آپ علیہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس آدمی کو وہ چیز (صابن پانی وغیرہ) میسر نہیں جس سے وہ اپنے کپڑوں کو دھوڈالے۔ [ابوداؤد: ۴۰۶۲، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

اس لیے صفائی ستھرائی اور طہارت ونظافت کا پورا خیال رکھیں، اپنا کپڑا، اپنا بستر اور اپنے بدن کی صفائی پر دھیان دیں، اپنے کپڑوں کو مٹی اور سیاہی کے دھبوں سے بچائیں، ہاتھ اور منہ صاف کرنے کے لیے اپنے پاس رومال رکھ لیں، آستین یا دامن سے منھ صاف نہ کریں، ہر ہفتے ناخن تراش لیں اور غسل کا اہتمام کریں، روزانہ صبح سویرے

نہانے سے اچھی طرح نظافت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور صحت وتندرستی بھی برقرار رہتی ہے، مسواک کا بھی اہتمام کریں، وضو کرتے وقت، کھانا کھانے کے بعد، رات کو سونے سے پہلے اور صبح سو کر اٹھنے کے بعد مسواک کیا کریں، ساتھ ہی اپنے گھروں کی صفائی کا خیال رکھیں، گھر کے اطراف کو بھی صاف ستھرا رکھیں، گلی کوچوں اور سڑکوں پر کچرا یا کوئی اور گندگی بالکل نہ ڈالیں، اس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور بیماریاں بھی پھیلتی ہیں۔

| ۸ | آٹھویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۸ ٹی وی کے نقصانات

اسلام بہت پاکیزہ اور اچھا مذہب ہے، یہ ہمیں تمام برائیوں سے روکتا ہے اور ہر اس چیز کے کرنے سے منع کرتا ہے، جس کا کرنا گناہ اور جس میں ہمارا نقصان ہے۔ "ٹی وی" کا دیکھنا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ اس میں دنیا کا بھی نقصان ہے اور آخرت کا بھی، اس کو دیکھنے سے نگاہ کمزور ہوتی ہے، اخلاق و عادات خراب ہو جاتے ہیں، گھر سے برکت ختم ہو جاتی ہے، رحمت کے فرشتے چلے جاتے ہیں اور شیاطین گھر میں آ جاتے ہیں، ٹی وی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے اور انسان آخرت کو بھول جاتا ہے اور جو چیز اللہ کی یاد سے غافل کرنے والی ہو اور آخرت کو بھلا دینے والی ہو، اس سے ہر انسان کو بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ [سورۂ لقمان:۶]

ترجمہ: اور بعض آدمی ایسے ہیں، جو ان باتوں کی خریداری کرتے ہیں، جو غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اللہ کے راستے سے بے سوچے سمجھے ہٹا دیں اور اس کی ہنسی اڑائیں، ایسے

لوگوں کے لیے ذلت و رسوائی کا عذاب ہے۔

ٹی وی دیکھنے میں وقت بھی برباد ہوتا ہے، حالاں کہ وقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی اور قیمتی نعمت ہے، کبھی بھی اس کو برباد نہیں ہونے دینا چاہیے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جنت والوں کو دنیا کی کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا، صرف اس لمحے پر افسوس ہوگا جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گذر گیا ہو۔ [معجم کبیر: ۱۸۲/۲۰، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

اس لیے ہمیں وقت کی خوب قدر کرنی چاہیے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ٹی وی دیکھنے سے اللہ تعالیٰ اور ہمارے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ لہذا ہم کو ٹی وی نہیں دیکھنا چاہیے اور اپنے دوستوں اور ملنے والوں کو بھی اس سے منع کرنا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی ﷺ بہت خوش ہوں گے۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۹ جھوٹ کا وبال

جو بات جیسی ہو اسی طرح بیان کر دینا ''سچائی'' ہے اور اس کے خلاف بیان کرنا جھوٹ کہلاتا ہے۔ جھوٹ بولنا انتہائی برا فعل ہے، اسلام اس کو بالکل پسند نہیں کرتا، اس کا شمار بڑے گناہوں میں ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے میں دنیا اور آخرت دونوں کا نقصان ہے۔ یہ انسانوں کو ہلاک کر دیتا ہے، جھوٹا آدمی لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے اور اس پر سے لوگوں کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے اور جھوٹ بولنے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے لوگوں کو قیامت کے دن سخت سزا دیں گے۔ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے ایک خواب کا ذکر کیا، جس میں جھوٹے آدمی پر ہونے والے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: پھر ہم ایسے شخص کے پاس پہنچے، جو لیٹا ہوا تھا اور اس کے سر کی طرف ایک اور شخص تھا، جو لوہے کی

آسان دین

قینچی سے اس کے جبڑے اور آنکھیں گدی تک کاٹ رہا تھا۔ جب ایک طرف کاٹ لیتا، تو دوسری طرف کاٹتا تھا، ابھی ایک طرف پورے طور پر کاٹ بھی نہیں پاتا کہ دوسری طرف صحیح ہو جاتا۔ میں نے (اپنے ساتھ موجود دو فرشتوں سے) پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ شخص جھوٹ بولتا تھا (اسی کی سزا دی جارہی ہے)۔ اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ [بخاری: ۱۳۸۶، عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ]

جھوٹ بولنا اتنی بری چیز ہے کہ اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ، تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ" [ترمذی: ۱۹۷۲، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

اس لیے ہم لوگوں کو جھوٹ بولنے اور جھوٹی بات بیان کرنے سے بچنا چاہیے، اگر ہم جھوٹ بولیں گے، تو ہمیں بھی دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھانا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ ہم کو سخت سزا دیں گے۔ اسی طرح سنی سنائی باتوں کو بغیر تحقیق کے بیان نہیں کرنا چاہیے؛ کیوں کہ اس طرح انسان بعض مرتبہ جھوٹ میں مبتلا ہو جاتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: "كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" [مسلم: ۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے۔

۹ نویں مہینے میں | ۴ دن پڑھائیں

سبق ۲۰ — درود شریف پڑھنا

حضور ﷺ پر درود پڑھنا بہت ہی برکت والا عمل ہے، احادیث میں اس کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا

ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝'' [سورۂ احزاب:۵۶]

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

حضور ﷺ پر درود بھیجنے کے بے شمار فائدے ہیں: جو شخص آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے، فرشتے اس کے حق میں دعائیں کرتے ہیں، اس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر قیامت کے دن اس کو آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کریں گے، اس کے دس گناہ معاف فرمائیں گے اور اس کے دس درجے بلند فرمائیں گے۔ [نسائی:۱۲۹۷، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً''۔ [ترمذی:۴۸۴، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا، جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

ہم لوگوں کو بھی حضور ﷺ پر خوب درود بھیجنا چاہیے۔ جب بھی آپ ﷺ کا مبارک نام آئے، تو کم از کم ''صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' ضرور کہنا چاہیے۔ خاص طور پر جمعہ کے روز درود شریف پڑھنے کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تمھارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے، لہٰذا اس دن مجھ پر خوب درود بھیجا کرو، کیوں کہ تمھارا درود میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔ [ابوداؤد:۱۵۳۱، عن اوس بن اوس رضی اللہ عنہ]

۹ نویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۲۱

دعا کی اہمیت

اللہ تعالیٰ سارے جہاں کے مالک ہیں، اسی نے سب کو پیدا کیا، وہی ہر ایک کو روزی دینے والے ہیں اور ہم سب کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے ہیں، اس لیے ہمیں جو کچھ مانگنا ہو، اللہ ہی سے مانگیں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور اگر ہم ان سے سوال نہیں کرتے اور دعائیں نہیں مانگتے، تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ''۔

[ترمذی: ۳۳۷۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو اللہ سے نہیں مانگتا، اللہ تعالیٰ اُس پر ناراض ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا اور اپنی حاجتوں کا سوال کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ احادیث میں اس کی بڑی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ دعا کرنے سے خیر و بھلائی نازل ہوتی ہے اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ جب بھی بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور اپنی ضرورتیں بیان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول فرماتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی دعا کرتا ہے اور اس دُعا میں گناہ اور رشتے ناطے توڑنے کا سوال نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطا فرماتے ہیں:

① یا تو اُس کی دعا اِسی دنیا میں قبول فرما لیتے ہیں: یعنی بندہ جو مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ وہ چیز دے دیتے ہیں۔

② یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا لیتے ہیں (آخرت میں اس کا ثواب دیں گے)۔

③ یا کسی برائی (مصیبت وغیرہ) کو اس سے دور فرما دیتے ہیں۔ [مسند احمد: ۱۱۱۳۳، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

اس لیے ہمیں خوب دعائیں کرنی چاہیے، جو بھی ضرورت پیش آئے، اس کو اللہ سے مانگنا

چاہیے۔ اپنے لیے، اپنے ماں باپ کے لیے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ دعا مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے۔ پھر حضور ﷺ پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو کچھ مانگنا ہو خوب دل لگا کر مانگے اور قبول ہونے کا یقین رکھے، کیوں کہ جو شخص دل لگا کر دعا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرتے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''اُدْعُوا اللّٰهَ وَ أَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ''۔ [ترمذی: ۳۴۷۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جب اللہ سے مانگو اور دعا کرو، تو اس یقین کے ساتھ دُعا کرو کہ وہ ضرور قبول کرے گا اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا قبول نہیں کرتے، جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ سے غافل اور بے پرواہ ہو۔

۹ نویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۲۲ ہر ایک کو سلام کرنا

ایک مسلمان بھائی کی جب دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات ہوتی ہے، تو وہ سلام کرتے ہیں۔ ملاقات کے وقت سلام کرنا، اسلام کا بہت ہی اچھا طریقہ ہے، اس سے بہتر کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ اس کی بہت ساری فضیلتیں آئی ہیں، سلام کرنے سے آپسی محبت بڑھتی ہے اور دوسروں سے بدگمانی دور ہوتی ہے، خاص طور سے سلام میں پہل کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ''۔ [ابو داؤد: ۵۱۹۷، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے، جو لوگوں کو سلام کرنے میں پہل کرے۔

آسان دین

بعض لوگ صرف اپنے جاننے پہچاننے والوں ہی کو سلام کرتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے، اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہر مسلمان بھائی کو سلام کیا جائے، خواہ ان کو پہلے سے پہچانتے ہوں یا نہ پہچانتے ہوں۔ جب کسی طرح معلوم ہو جائے کہ وہ مسلمان ہے تو اس کو سلام کرنا چاہیے، اس میں بہت ثواب ہے۔ حضور ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور سلام کرنا، چاہے تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔ [بخاری:۱۲، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ]

ہمیں بھی ہر ایک کو سلام کرنا چاہیے، خواہ وہ ہمارے دوست ہوں، یا رشتے دار، یا کوئی دوسرے مسلمان بھائی۔

۹ نویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۲۳ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

ہمارا دین اسلام بہت ہی اچھا مذہب ہے، یہ ہمیں اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارے میں بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام میں راستوں کو صاف ستھرا رکھنا اور خاص طور پر راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا ثواب کا کام ہے۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے، جس سے میں فائدہ اٹھاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کرو۔ [مسلم:۶۸۳۹، عن ابی برزہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: ''إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ''۔

[ابوداؤد:۵۲۴۳، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آدمی کا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

آسان دین

جولوگ راستے کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھتے ہیں اور ایسی چیزوں کو ہٹا دیتے ہیں، جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچتی ہو، تو اللہ تعالیٰ ان سے بہت خوش ہوتے ہیں اور انھیں بہت زیادہ ثواب عطا کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہمارے نبی ﷺ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک شخص راستے پر چل رہا تھا، اس نے ایک جگہ زمین پر کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی دیکھی، تو اس نے لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے اس ٹہنی کو راستے سے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس بندے کی مغفرت فرما دی۔ [مسلم: ۶۸۳۵، عن ابی ہریرہؓ]

ہم بھی اس پر عمل کریں۔ اگر راستے پر کوئی گندگی پڑی ہوئی ملے، یا کوئی ایسی چیز ہو، جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو جیسے: کانٹا، پتھر، رکیل، کانچ کا ٹکڑا اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ، جس سے پھسلنے یا ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہو، تو اس کو ہٹا دینا چاہیے، تاکہ لوگوں کو راستہ چلنے میں کسی طرح کی پریشانی نہ ہو۔ یہ بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہے۔

۹ نویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۲۴ سنت پر عمل کرنا

انسان کی سب سے بڑی خوش نصیبی یہ ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے طریقے کے مطابق گذارے، جو شخص آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ سنت کے مطابق اپنی پوری زندگی گذارنے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جنت میں ہمیں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ رہنا نصیب ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ۔“ [ترمذی: ۲۶۷۸، عن انس بن مالکؓ]

ترجمہ: جس شخص نے میری سنت کو زندہ کیا (یعنی اس پر عمل کیا اور لوگوں میں اس کو رائج

آسان دین

کیا) اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

صحابۂ کرام ؓ آپ ﷺ کی ایک ایک سنت پر پابندی سے عمل کیا کرتے تھے، کسی حال میں بھی کسی سنت کو چھوڑنا انھیں ہرگز گوارا نہیں تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنے ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر چلتے تھے اور اس کے ذریعے اپنی بڑائی ظاہر کیا کرتے تھے، حضور ﷺ نے اس برے فعل سے منع فرمادیا اور ٹخنے سے اوپر ازار رکھنے کا حکم دیا۔ صحابۂ کرام ؓ اس پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ نے حضرت عثمان ؓ کو مکہ بھیجا۔ وہ اپنے چچازاد بھائی ابان بن سعید کی پناہ میں مکہ گئے، جب مکہ پہنچے تو ابان بن سعید نے کہا: اے چچا زاد بھائی! آپ مجھے بہت تواضع اور عاجزی والی شکل وصورت میں نظر آرہے ہیں، ذرا لنگی کو ٹخنے سے نیچے لٹکا لیجیے (تاکہ کچھ بڑائی کی شان پیدا ہو)۔ حضرت عثمان ؓ نے آدھی پنڈلی تک لنگی باندھ رکھی تھی، انھوں نے فرمایا: ہمارے محبوب (نبی ﷺ) کا لنگی باندھنے کا یہی طریقہ ہے۔ (اس لیے میں لنگی ٹخنے سے نیچے نہیں کرسکتا) چنانچہ وہ اسی حال میں رہے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۸۵۴]

ہمیں بھی آپ ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ سوتے جاگتے، کھاتے پیتے، چلتے پھرتے ہر وقت ہر عمل میں آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ جو شخص آپ ﷺ کی سنت پر عمل نہیں کرتا اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں چلتا، تو اس سے اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔

۹ نویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲۵ قرآنِ کریم کی تلاوت

"قرآنِ کریم" اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، یہ تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اتاری گئی ہے۔ اس کو پڑھنا، اس کو سمجھنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس پر عمل کرنا بہت بڑی عبادت

ہے۔اس کے الفاظ بہت ہی بابرکت ہیں، اس کی تلاوت کرنے والوں کو خوب ثواب ملتا ہے اور ان پر اللہ کی رحمت برستی ہے۔ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہو کر، اللہ کی کتاب (قرآن کریم) کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اس کا درس دیتے ہیں، تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے درمیان ان کا ذکر فرماتے ہیں۔ [مسلم: ۷۰۲۸، عن ابی ہریرہؓ]

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت ابوذرؓ کو چند باتوں کی نصیحت فرمائی، ان میں سے ایک نصیحت یہ فرمائی کہ "قرآن کی تلاوت" اور اللہ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیوں کہ اس کی وجہ سے آسمان میں تمھارا تذکرہ ہوگا اور زمین میں تمھارے لیے نور ہوگا۔

[شعب الایمان: ۴۹۴۲، عن ابی ذرؓ]

جو شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے، تو اس کا دل گناہوں سے صاف ہوتا ہے اور اس کے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور قیامت کے دن قرآن اس کے حق میں شفاعت کرے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "اِقْرَؤُوا الْقُرْاٰنَ. فَإِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهٖ"۔

[مسلم: ۱۹۱۰، عن ابی امامہؓ]

ترجمہ: قرآن پڑھا کرو، کیوں کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔

اسی لیے صحابۂ کرامؓ خوب قرآن پڑھا کرتے تھے۔ بعض مرتبہ پوری رات قرآن پڑھتے ہوئے گزار دیتے تھے۔ہم لوگوں کو بھی زیادہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے اور دوسروں کو بھی تلاوت کی ترغیب دینی چاہیے۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۲۶

قرآن مجید کے آداب

"قرآن مجید" اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس کا ادب واحترام کرنا ہر ایک مسلمان پر ضروری ہے۔ اس کے آداب میں سے یہ ہے کہ اس کو وضو کے ساتھ تلاوت کریں، بغیر وضو ہاتھ نہ لگائیں، اس کی طرف پیٹھ نہ کریں اور نہ ہی اس کی طرف پیر پھیلائیں، اس کو کسی اونچی جگہ پر رکھیں، اس پر کوئی دوسری چیز نہ رکھیں، خواہ کوئی دینی کتاب ہی کیوں نہ ہو۔

جب قرآن کریم کی تلاوت کریں، تو ادب کے ساتھ بیٹھ کر "تعوذ" اور "تسمیہ" سے تلاوت کی ابتدا کریں، تلاوت کے دوران کسی سے بات نہ کریں، اگر کوئی ضرورت پیش آجائے، تو قرآن کریم بند کر کے بات کرلیں پھر "تعوذ" پڑھ کر دوبارہ شروع کریں۔ قرآن کو اچھی آواز میں پڑھیں، اس کی بہت ساری حدیثوں میں تاکید آئی ہے، اسی طرح قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھیں اور ہر حرف کی صحیح ادائیگی اور وقف وغیرہ کا خاص خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا"۔

[سورۂ مزمل: ۴]

ترجمہ: اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: "اے قرآن والو! قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ اور شب و روز اس کی ایسی تلاوت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے (یعنی اچھی طرح آداب کی رعایت رکھتے ہوئے اس کی تلاوت کرو) اس کی اشاعت کرو، اس کو اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور و فکر کیا کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کا بدلہ (دنیا میں) طلب نہ کرو، کیوں کہ (آخرت میں) اس کے لیے بڑا اجر اور بدلہ ہے۔

[شعب الایمان: ۲۰۰۷، عن عبیدۃ الملیکی رضی اللہ عنہ]

۱۰ دسویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۲۷ شرارت سے بچنا

بعض بچے بہت زیادہ شرارت کرتے ہیں، اپنے گھروں میں، اپنی درس گاہوں میں اور مجلسوں میں ایسی حرکتیں کرتے ہیں، جن سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، کچھ بچے تو ایسے ہوتے ہیں جو مذاق میں کسی کو ستانے لگتے ہیں، انھیں تکلیف پہنچاتے ہیں، اپنے ساتھیوں میں سے کسی کی کاپی پھاڑ دیتے ہیں، لڑائی جھگڑا کرتے ہیں اور کبھی کسی کو پریشان کرنے کے لیے اس کا سامان اور اپنے ساتھیوں کی کتابیں چھپا لیتے ہیں، جس سے انھیں تکلیف ہوتی ہے؛ یہ سب بری عادتیں ہیں، اس سے ہمیں بچنا چاہیے، اسلام ہمیں اچھی عادتوں کو اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے اور بری عادتوں کو اپنانے سے منع کرتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے زمانے کا ایک قصہ بیان کیا کہ وہ لوگ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، ان میں سے ایک صحابی کو نیند آ گئی، دوسرے صحابی نے (مذاق میں) ان کی رسی لے لی (جب سونے والے صحابی کی آنکھ کھلی اور انھیں اپنی رسی نظر نہ آئی)، تو وہ بہت پریشان ہوئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا''۔ [ابوداود:۵۰۰۴، عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم]

ترجمہ: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔

اس لیے ہم کو شرارت کرنے اور دوسروں کو پریشان کرنے سے بچنا چاہیے۔ کبھی بھی کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچے اور پھر لوگ ہمیں بد اخلاق کہنے لگیں، تہذیب اور سلیقے سے زندگی گزارنا اچھے مسلمان کی علامت ہے اور اچھے اخلاق والے کو لوگ پسند کرتے ہیں اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

آسان دین

سبق ۲۸

گالی گلوچ سے بچنا

اسلام نے زبان کی حفاظت کرنے اور اس کو غلط استعمال سے بچانے کا حکم دیا ہے، ایک سچے پکّے مومن کی شان یہ ہے کہ وہ نرم مزاج اور شیریں کلام کرنے والا ہوتا ہے، اس کی زبان سے گندی باتیں، گالی گلوچ اور اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ نہیں نکلتے، وہ کسی کو طعنہ نہیں دیتا اور نہ ہی وہ کسی پر لعنت کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، گندی باتیں کرنے والا اور بے حیا نہیں ہوتا۔ [ترمذی: ۱۹۷۷، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اپنی زبان کی بہت حفاظت کرتے تھے، کبھی بھی فحش بات اپنی زبان سے نہ نکالتے۔ حضرت جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب مدینہ آیا، تو دیکھا کہ ایک بڑی شخصیت ہے، سب لوگ ان کی رائے مانتے ہیں، وہ جو بھی فرماتے ہیں فوراً اس پر عمل کرتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللهِ! دو مرتبہ ایسا کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَلَيْكَ السَّلَامُ مت کہو، کیوں کہ عَلَيْكَ میت کے لیے کہا جاتا ہے، تم اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کہو، میں نے کہا: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، جو ایسی قدرت والا ہے کہ اگر تم کو کوئی تکلیف پہنچ جائے، پھر تم اس سے دعا کرو، تو وہ تمھاری تکلیف کو دور کر دے، اگر تم کو قحط سالی پہنچ جائے اور تم اس سے دعا مانگو، تو وہ تمھارے لیے (غلہ) اُگا دے اور جب تم کسی چٹیل میدان میں ہو، جہاں گھاس، پانی اور آبادی نہ ہو اور ایسے موقع پر تمھاری سواری گم ہو جائے، پھر تم اس سے دعا کرو، تو تمھاری سواری تمھارے پاس لوٹا دے۔ میں نے

عرض کیا: مجھے کچھ نصیحت فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو گالی مت دینا، حضرت جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی کسی آزاد یا غلام شخص یا اونٹ یا بکری کو گالی نہیں دی۔ پھر تین نصیحتوں کے بعد فرمایا:...... اگر کوئی شخص تم کو گالی دے اور تم پر اس چیز کا عیب لگائے جو تمھارے اندر ہے، تو تم اس پر اس چیز کا عیب نہ لگاؤ جو تم اس کے اندر جانتے ہو، کیوں کہ اس کا وبال تو اسی پر ہوگا۔ [ابوداؤد: ۴۰۸۴، عن جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ]

غور کریں کہ اس حدیث میں کتنی سختی کے ساتھ کسی کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے اور جس صحابی کو منع فرمایا، انھوں نے کبھی بھی کسی انسان حتیٰ کہ کسی جانور کو بھی گالی نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۴ | دن پڑھائیں

سبق ۲۹ معاف کرنا

معاف کرنا ایک بہت ہی اچھی صفت ہے، اگر کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے، تو بدلہ لینے کے بجائے اس کو معاف کر دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا بہت اجر و ثواب ہے، جو لوگ کسی کی ظلم و زیادتی کا بدلہ لیے بغیر معاف کر دیا کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دیتے ہیں اور جنت میں ان کے درجات بلند فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے جسم کو تکلیف پہنچائی جائے اور وہ اس کو معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور اس عمل کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ [ترمذی: ۱۳۹۳، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

سوچو کہ ایک آدمی نے تم کو تکلیف پہنچائی، اب تم اس کو معاف نہ کرو، بلکہ اس سے بدلہ لے لو اور اس کو بھی اسی طرح تکلیف پہنچاؤ، جس طرح اس نے تم کو تکلیف پہنچائی تھی،

آسان دین

تو اس میں تمہارا کیا فائدہ ہوا، غور کرو گے تو تمھیں معلوم ہوگا کہ کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوا، اور اگر تم اس سے بدلہ بھی نہ لو اور معاف بھی نہ کرو، تو اس صورت میں اس تکلیف پہنچانے والے کو آخرت میں عذاب ہوگا، لیکن عذاب تو اس کو ہوگا، مگر اس سے تم کو کیا فائدہ ملے گا، اس موقع پر بھی تو تم کو کچھ فائدہ نہیں ہوا، ان سب کے برخلاف اگر تم نے اس سے بدلہ نہیں لیا اور اس کو معاف کر دیا تو اس صورت میں تم کو بھی فائدہ ہوگا اور اس تکلیف پہنچانے والے کو بھی، تم سے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوں گے اور بے پناہ اجر و ثواب سے نوازیں گے اور وہ بھی آخرت کے عذاب سے بچ جائے گا۔

خود ہمارے نبی ﷺ کی بھی یہی صفت تھی، آپ ﷺ کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے، اگر کوئی آپ ﷺ کو تکلیف پہنچا دیتا، یا آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کر بیٹھتا، تو آپ ﷺ اس پر صبر کرتے اور اس کو معاف کر دیتے تھے، کافروں نے آپ ﷺ کو کتنی تکلیفیں پہنچائیں، ایک موقع پر ایک بدبخت نے آپ ﷺ پر حملہ کر دیا، لوہے کا ایک کڑا آپ ﷺ کے چہرۂ انور میں دھنس گیا، پھر آپ ﷺ کی طرف پتھر پھینکا جس سے آپ ﷺ کا دانت مبارک شہید ہو گیا اور جسم کو سخت تکلیف پہنچی، آپ ﷺ چاہتے تو بدلہ لے سکتے تھے، صحابہ نے آپ ﷺ سے درخواست بھی کی کہ ان بدبختوں کے حق میں بددعا کر دیجیے، مگر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں لعن طعن کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا ہوں، آپ ﷺ نے اس وقت بھی ان کے لیے دعا ہی فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِي فَإِنَّھُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ'' [سبل الھدی والرشاد: ۲۱/۷]

ترجمہ: اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے دے، کیوں کہ وہ مجھے نہیں جانتے۔

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۴ | دن پڑھائیں |

آسان دین

سبق ۳۰ مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا

رسول اللہ ﷺ نے مختلف اوقات میں جو دعائیں مانگی اور مختلف مواقع پر امت کو تعلیم دی ہے، وہ نہایت ہی بابرکت ہیں۔ مثلاً نیند سے بیدار ہوکر پڑھنے کی دعا، بیت الخلا میں جانے سے پہلے کی دعا، وہاں سے باہر نکلنے کے بعد کی دعا، وضو کرتے وقت، مسجد میں داخل ہوتے وقت، مسجد سے نکلتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد، اذان کے بعد، کپڑے پہنتے وقت، آئینہ دیکھتے وقت، بستر پر پہنچ کر سونے سے پہلے وغیرہ۔ اور اس طرح خاص خاص موقعوں پر جو دعائیں سکھائی گئی ہیں یا اس کے علاوہ جو دوسری عام دعائیں حدیثوں میں منقول ہیں، جو کسی وقت اور حالات کے ساتھ خاص نہیں ہیں، وہ سب دعائیں بہت ہی اہم اور جامع ہیں۔ پوری امت کے حق میں دین و دنیا کی خیر و بھلائی اور ہماری تمام ضرورتوں کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ یہ دعائیں اتنی اچھی اور جامع ہیں کہ اگر ہم ساری عمر سوچتے رہیں، تب بھی ایسی دعائیں خود سے نہیں مانگ سکتے، یہی تو وجہ تھی کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم عربی زبان ولغت میں ماہر ہونے کے باوجود آپ ﷺ کے پاس آتے تھے اور دعائیں سیکھتے تھے؛ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے درخواست کی: یارسول اللہ! مجھے دعا کے چند ایسے کلمات بتا دیجیے، جن کو میں صبح وشام پڑھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ! فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ'' اور فرمایا: جب تم صبح کرو، جب شام کرو اور جب سونے کے لیے بستر پر لیٹو، تو ان کلمات کو کہہ لیا کرو۔

[ابوداؤد: ۵۰۶۷، عن ابی ہریرہؓ]

ہم لوگوں کو بھی یہ دعائیں اچھی طرح یاد کر لینی چاہیے اور انھیں مختلف اوقات میں پڑھتے رہنا چاہیے۔

۱۰ دسویں مہینے میں	۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعــــریف

عربی عرب کی زبان کو ''عربی'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: عرب سے تین باتوں کی وجہ سے محبت کرو میں عربی ہوں، قرآن عربی میں ہے اور جنت والوں کی زبان عربی ہے۔ [مستدرک : ۶۹۹۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

سب زبانیں اور بولیاں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ ان ہی میں ایک زبان ''عربی'' بھی ہے۔ یہ بہت پرانی زبان ہے اس کے باوجود آج تک زندہ اور تروتازہ ہے۔ بہت سی پرانی زبانیں ختم ہوگئیں اب ان کا جاننے والا بھی کوئی نہیں۔ ہاں! مگر عربی زبان ایسی ہے کہ دنیا کے ہر ملک اور ہر خطے میں اس کے جاننے والے ایک دو نہیں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ کیوں نہ ہوں؟ یہ تو ہمارے پیارے رسول ﷺ کی زبان ہے، قرآن کی زبان ہے، دنیا میں بھی محبوب اور آخرت میں بھی پسندیدہ۔ اسی لیے تو جنتی عربی میں بات کریں گے۔

کون سا مسلمان ایسا ہوگا کہ اسے پیارے رسول ﷺ اور مقدس قرآن سے محبت نہ ہو اور جنت میں جانا اس کی خواہش اور تمنا نہ ہو؟ یقیناً ہر مسلمان پیارے نبی ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ قرآن کریم سے لگاؤ رکھتا ہے اور جنت میں جانا چاہتا ہے۔ تو پھر اس کے باوجود عربی زبان سے نا آشنا ہونا بڑی تعجب کی بات ہے۔ عربی زبان ہماری دینی و مذہبی زبان ہے، قرآن و حدیث عربی ہی میں ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم بھی عربی بولتے انھیں عربی سے اتنا لگاؤ تھا کہ جس ملک میں جاتے وہاں کی ملکی زبان ان کے عربی بولنے کی وجہ سے عربی ہو جاتی۔

ہمیں بھی ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے عربی زبان سے دلی لگاؤ ہونا چاہیے۔ اس کو سیکھنا چاہیے اور خوب محنت کرنا چاہیے کیوں کہ عربی زبان دینی اور مذہبی زبان ہونے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی اور تجارتی زبان بھی ہے۔ لہٰذا اس کو سیکھ کر کے

عربی

جہاں قرآن وحدیث ہم سمجھ سکیں گے وہیں دنیوی فوائد ومنافع بھی ہمیں حاصل ہوں گے۔ مگر یاد رکھیں کہ دین ہمارا بنیادی مقصد ہے۔

ہدایت برائے استاذ

عربی کے اسباق کو اچھی طرح پڑھانے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات کا خیال رکھنا ضروری ہے؛ اس لیے پہلے ان ہدایات کو اچھی طرح سمجھ لیں، پھر سبق کے دوران ان کا لحاظ رکھیں۔

(۱) ہر سبق میں جو نئے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان کو سبق کے شروع میں ''نئے الفاظ'' کے عنوان کے تحت ڈالا گیا ہے۔ سبق پڑھانے سے پہلے ان الفاظ کو یاد کرادیں۔

(۲) طلبہ کو مکلّف کریں کہ وہ عربی عبارتوں کو بذاتِ خود پڑھیں اور عبارت خوانی کے دوران صحت تلفظ اور عربی لب ولہجے کا خاص خیال رکھیں۔

(۳) کہیں کہیں اسباق کے آخر میں (نوٹ) کی شکل میں ان اسباق کو پڑھانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ سبق پڑھانے سے پہلے ان ہدایات کا مطالعہ کرلیں، تاکہ طلبہ کو پڑھانے میں آسانی ہو۔

(۴) هٰذَا (یہ) ایک لفظ ہے اور کِتَابٌ (ایک کتاب/کوئی کتاب) دوسرا لفظ ہے، اردو میں (یہ ایک کتاب ہے) کہنا ہو تو (یہ) اور (ایک کتاب) دونوں کو جوڑنے کے لیے (ہے) کا لفظ لگانا پڑتا ہے، لیکن عربی میں (ہے) کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے، هٰذَا کو کِتَابٌ کے ساتھ جوڑنے سے (ہے) از خود پیدا ہوجاتا ہے، الگ سے کسی لفظ کی ضرورت نہیں ہوتی، طلبہ کو اسی انداز میں یہ بات سمجھادی جائے۔

(۵) یہ اسباق نمونے کے طور پر مرتب کیے گئے ہیں، ان کو مکمل نہ سمجھا جائے بلکہ اس طرز پر طلبہ کو جملے بدل بدل کر خوب مشق کرائی جائے، کسی زبان کو سکھانے کا واحد ذریعہ کثرتِ مشق ہے۔

(۶) اردو سے عربی اور عربی سے اردو بنانے کی مشق دی گئی ہیں، ان کی اچھی طرح مشق کرائیں۔

اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ

قَلَمٌ	قلم	دَوَاةٌ	دوات
كِتَابٌ	کتاب	مَدْرَسَةٌ	مدرسہ، اسکول
طَاوِلَةٌ	میز	مِنْضَدَةٌ	تپائی
سَبُّوْرَةٌ	تختۂ سیاہ	كُرَّاسَةٌ	کاپی
حَدِيْقَةٌ	باغ، پارک	شُبَّاكٌ	کھڑکی
حَقِيْبَةٌ	بیگ	سَاعَةٌ	گھڑی
مِمْحَاةٌ	ربر	مَنْزِلٌ	گھر
رَجُلٌ	مرد	إِمْرَأَةٌ	عورت
مُعَلِّمٌ	استاذ	مُعَلِّمَةٌ	استانی
مَكْتَبَةٌ	کتب خانہ، لائبریری	جَامِعَةٌ	یونیورسٹی
سَائِقٌ	ڈرائیور	مَطَارٌ	ہوائی اڈہ، ایرپورٹ

مَحَطَّةٌ	اسٹیشن	طَبْشُوْرٌ	چاک
مَلْعَبٌ	کھیل کا میدان	مُنْتَزَهٌ	تفریح گاہ
مُسْتَشْفًى	اسپتال	صَيْدَلِيَّةٌ	دواخانہ، میڈیکل
طَبِيْبٌ	ڈاکٹر	طَبِيْبَةٌ	ڈاکٹرنی
سِجِلٌّ	رجسٹر	حِبْرٌ	روشنائی
تِلْمِيْذٌ	شاگرد، طالب علم	مِحْفَظَةٌ	بستہ
تِلْمِيْذَةٌ	طالبہ	طَرِيْقٌ	راستہ
بِرْكَةٌ	حوض	بَابٌ	دروازہ

۱ پہلے مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ

هٰذَا	یہ	هٰذِهٖ	یہ
ذٰلِكَ	وہ	تِلْكَ	وہ

① هٰذَا

نئے الفاظ: فَصْلٌ: درسگاہ۔ مِرْسَامٌ: پنسل۔

هٰذَا قَلَمٌ	یہ قلم ہے
هٰذَا كِتَابٌ	یہ کتاب ہے
هٰذَا فَصْلٌ	یہ درسگاہ ہے
هٰذَا مِرْسَامٌ	یہ پنسل ہے
هٰذَا بَابٌ	یہ دروازہ ہے
هٰذَا مُعَلِّمٌ	یہ استاذ ہے
هٰذَا حِبْرٌ	یہ روشنائی ہے
هٰذَا رَجُلٌ	یہ آدمی ہے
هٰذَا مَنْزِلٌ	یہ گھر ہے
هٰذَا تِلْمِيْذٌ	یہ شاگرد ہے

نوٹ: طلبہ کو بتادیں کہ مردوں کے نام اور جس لفظ کے آخر میں گول ''ۃ'' نہ لگی ہو اسے مذکر کہا جاتا ہے۔ مذکر کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ''هٰذَا'' کا استعمال ہوتا ہے۔

عربی

② هٰذِهٖ

هٰذِهٖ دَوَاةٌ	یہ دوات ہے
هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ	یہ مدرسہ ہے
هٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ	یہ تختۂ سیاہ ہے
هٰذِهٖ طَاوِلَةٌ	یہ میز ہے
هٰذِهٖ مِنْضَدَةٌ	یہ تپائی ہے
هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ	یہ کاپی ہے
هٰذِهٖ صَيْدَلِيَّةٌ	یہ دواخانہ ہے
هٰذِهٖ حَقِيْبَةٌ	یہ بیگ ہے
هٰذِهٖ سَاعَةٌ	یہ گھڑی ہے
هٰذِهٖ مِمْحَاةٌ	یہ ربر ہے

نوٹ: طلبہ کو بتا دیں کہ عورتوں کے نام اور جس لفظ کے آخر میں گول ''ۃ'' لگی ہو، اسے مؤنث کہا جاتا ہے، اس کے لیے ''هٰذِهٖ'' کا استعمال ہوتا ہے۔

③ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ طَبْشُوْرٌ	وہ چاک ہے
ذٰلِكَ سِجِلٌّ	وہ رجسٹر ہے
ذٰلِكَ طَبِيْبٌ	وہ ڈاکٹر ہے
ذٰلِكَ مُسْتَشْفٰى	وہ اسپتال ہے
ذٰلِكَ طَرِيْقٌ	وہ راستہ ہے
ذٰلِكَ مَلْعَبٌ	وہ کھیل کا میدان ہے
ذٰلِكَ سَائِقٌ	وہ ڈرائیور ہے
ذٰلِكَ مَطَارٌ	وہ ائیر پورٹ ہے
ذٰلِكَ مَسْجِدٌ	وہ مسجد ہے
ذٰلِكَ أُسْتَاذٌ	وہ استاذ ہے

نوٹ: طلبہ کو بتادیں کہ مذکر کی طرف اشارہ کرنے کے لیے "ذٰلِكَ" کا استعمال ہوتا ہے۔

عربی

④ تِلْكَ

تِلْكَ اِمْرَأَةٌ	وہ عورت ہے
تِلْكَ مَكْتَبَةٌ	وہ کتب خانہ ہے
تِلْكَ جَامِعَةٌ	وہ یونیورسٹی ہے
تِلْكَ مُعَلِّمَةٌ	وہ استانی ہے
تِلْكَ مِحْفَظَةٌ	وہ بستہ ہے
تِلْكَ مِنْضَدَةٌ	وہ تپائی ہے
تِلْكَ تِلْمِيْذَةٌ	وہ شاگردہ ہے
تِلْكَ مِمْحَاةٌ	وہ ربر ہے
تِلْكَ طَبِيْبَةٌ	وہ ڈاکٹرنی ہے
تِلْكَ مَحَطَّةٌ	وہ اسٹیشن ہے

نوٹ: طلبہ کو بتادیں کہ مؤنث کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ''تِلْكَ'' کا استعمال ہوتا ہے۔

تمرین (۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

هٰذَا كِتَابٌ		هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ	
هٰذَا قَلَمٌ		هٰذَا تِلْمِيْذٌ	
هٰذِهٖ مُعَلِّمَةٌ		هٰذِهٖ دَوَاةٌ	
ذٰلِكَ أُسْتَاذٌ		هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ	
ذٰلِكَ طَبْشُوْرٌ		تِلْكَ مَكْتَبَةٌ	
تِلْكَ مِحْفَظَةٌ		ذٰلِكَ مَلْعَبٌ	
تِلْكَ مَحَطَّةٌ		ذٰلِكَ مَطَارٌ	

تمرین (۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

یہ گھر ہے		وہ استاذ ہے	
وہ دروازہ ہے		وہ کتب خانہ ہے	
یہ شاگرد ہے۔		وہ اسٹیشن ہے۔	

عربی

وہ کتاب ہے۔		وہ کھیل کا میدان ہے۔	
یہ استاذ ہے۔		وہ بستہ ہے۔	
وہ پنسل ہے۔		وہ یونیورسٹی ہے۔	
یہ درسگاہ ہے۔		وہ دواخانہ ہے۔	
وہ آدمی ہے۔		وہ ایرپورٹ ہے۔	

تمرین (۳)

صحیح اور غلط جملوں کی نشان دہی کیجیے اور غلط کو درست کیجیے۔

هٰذِهٖ رَجُلٌ		هٰذِهٖ اِمْرَاَةٌ	
ذٰلِكَ مَحَطَّةٌ		تِلْكَ مَطَارٌ	
هٰذَا تِلْمِيْذَةٌ		هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ	
ذٰلِكَ صَيْدَلِيَّةٌ		تِلْكَ سَائِقٌ	
هٰذِهٖ مُعَلِّمٌ		هٰذِهٖ مِحْفَظَةٌ	

۱	۲	مہینے میں	۱۸	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

مَنْ کون   مَا کیا

مَنْ هٰذَا؟	یہ کون ہے؟	هٰذَا تِلْمِيْذٌ	یہ طالب علم ہے۔
مَا هٰذَا؟	یہ کیا ہے؟	هٰذَا قَلَمٌ	یہ قلم ہے۔
مَنْ هٰذِهٖ؟	یہ کون ہے؟	هٰذِهٖ مُعَلِّمَةٌ	یہ استانی ہے۔
مَا هٰذِهٖ؟	یہ کیا ہے؟	هٰذِهٖ بِرْكَةٌ	یہ حوض ہے۔
مَنْ ذٰلِكَ؟	وہ کون ہے؟	ذٰلِكَ مُعَلِّمٌ	وہ معلم ہے۔
مَا ذٰلِكَ؟	وہ کیا ہے؟	ذٰلِكَ مَسْجِدٌ	وہ مسجد ہے۔
مَنْ تِلْكَ؟	وہ کون ہے؟	تِلْكَ اِمْرَأَةٌ	وہ عورت ہے۔
مَا تِلْكَ؟	وہ کیا ہے؟	تِلْكَ مَدْرَسَةٌ	وہ مدرسہ ہے۔

نوٹ: استاذ طلبہ کو سمجھا دیں کہ عقل والی چیزوں کے بارے میں سوال کرنے کے لیے "مَنْ" آتا ہے اور بے عقل والی چیزوں کے بارے میں سوال کرنے کے لیے "مَا" آتا ہے۔

تمرین (۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

مَنْ ذٰلِكَ؟		ذٰلِكَ رَجُلٌ	
مَنْ تِلْكَ؟		تِلْكَ تِلْمِيْذَةٌ	

عربی

مَا هٰذا؟		هٰذا مِرْسَامٌ	
مَا هٰذِهٖ؟		هٰذِهٖ بِرْكَةٌ	
مَنْ هٰذا؟		هٰذا حَامِدٌ	
مَا ذٰلِكَ؟		ذٰلِكَ مَنْزِلٌ	
مَنْ تِلْكَ؟		تِلْكَ مُعَلِّمَةٌ	
مَا ذٰلِكَ؟		ذٰلِكَ فَصْلٌ	

تمرین ۲

عربی میں ترجمہ کریں۔

یہ کون ہے؟		یہ طالب علم ہے	
یہ کیا ہے؟		یہ درس گاہ ہے	
یہ کون ہے؟		یہ استانی ہے	
وہ کیا ہے؟		وہ یونیورسٹی ہے	
وہ کون ہے؟		وہ استاذ ہے	

وہ کون ہے؟		وہ عورت ہے	
یہ کیا ہے؟		یہ دواخانہ ہے	
وہ کیا ہے؟		وہ ایرپورٹ ہے	
وہ کیا ہے؟		وہ رجسٹر ہے	

۲	۳	مہینے میں	۱۱	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

هَلْ کیا نَعَمْ ہاں لَا نہیں

هَلْ هٰذَا مَلْعَبٌ؟	کیا یہ کھیل کا میدان ہے؟
نَعَمْ، هٰذَا مَلْعَبٌ	ہاں، یہ کھیل کا میدان ہے۔
هَلْ هٰذِهِ طَبِيْبَةٌ؟	کیا یہ ڈاکٹرنی ہے؟
لَا، هٰذِهِ مُعَلِّمَةٌ	نہیں، یہ استانی ہے
هَلْ ذٰلِكَ سَائِقٌ؟	کیا وہ ڈرائیور ہے؟
نَعَمْ، ذٰلِكَ سَائِقٌ	ہاں، وہ ڈرائیور ہے
هَلْ تِلْكَ طَاوِلَةٌ؟	کیا وہ میز ہے؟

عربی

لَا. تِلْكَ مِنْضَدَةٌ	نہیں، وہ تپائی ہے
هَلْ هٰذَا قَلَمٌ؟	کیا یہ قلم ہے؟
لَا. هٰذَا مِرْسَامٌ	نہیں، یہ پنسل ہے
هَلْ هٰذَا وَاجِدٌ؟	کیا یہ واجد ہے؟
لَا. هٰذَا سَاجِدٌ	نہیں، یہ ساجد ہے

نوٹ: یہاں بہتر ہے کہ استاذ جس چیز کے متعلق سوال کرے اس کی طرف اشارہ بھی کرے، تاکہ ان الفاظ کا مفہوم اچھی طرح طلبہ کے ذہن نشین ہو جائے۔ کبھی کسی چیز کو غلط بھی پوچھے تاکہ طلبہ کو رد کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہو جائے۔ جیسے قلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھے: هَلْ هٰذِهِ دَوَاةٌ؟ پہلے استاذ طلبہ سے چند مرتبہ خود سوال کرے پھر طلبہ کو آپس میں سوال و جواب کا مکلّف کریں۔

تمرین

عربی میں ترجمہ کریں۔

کیا یہ میز ہے؟		نہیں، یہ تپائی ہے	
کیا وہ تپائی ہے؟		ہاں، وہ تپائی ہے	
کیا یہ کالج ہے؟		ہاں، وہ کالج ہے	
کیا یہ حوض ہے؟		ہاں، یہ حوض ہے	

عربی

کیا وہ مدرسہ ہے؟		نہیں، یہ یونیورسٹی ہے	
کیا یہ گھڑی ہے؟		ہاں، یہ گھڑی ہے	
کیا وہ ائیر پورٹ ہے؟		نہیں، وہ ریلوے اسٹیشن ہے	
کیا وہ مسجد ہے؟		ہاں، وہ مسجد ہے	
کیا وہ پنسل ہے؟		نہیں، وہ چاک ہے	
کیا یہ رجسٹر ہے؟		ہاں، یہ رجسٹر ہے	

۳ تیسرے مہینے میں ۱۱ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

أَنَا أَنْتَ

نئے الفاظ: أَنَا: میں۔ أَنْتَ: تو، تم۔ مُجْتَهِدٌ: محنتی۔ كَسْلَانٌ: سست۔ طَوِيْلٌ: لمبا۔ قَصِيْرٌ: پستہ قد۔ لَاعِبٌ: کھلاڑی۔ نَشِيْطٌ: چست۔ سَمِيْنٌ: موٹا۔ هَزِيْلٌ: دبلا۔ كَبِيْرٌ: بڑا۔ صَغِيْرٌ: چھوٹا۔ عَرَبِيٌّ: عرب کا رہنے والا۔ هِنْدِيٌّ: ہندوستان کا رہنے والا۔

أَنَا نَشِيْطٌ	میں چست ہوں	أَنْتَ كَسْلَانٌ	تم سست ہو
أَنَا طَوِيْلٌ	میں لمبا ہوں	أَنْتَ قَصِيْرٌ	تم پستہ قد ہو
أَنَا تِلْمِيْذٌ	میں طالب علم ہوں	أَنْتَ لَاعِبٌ	تم کھلاڑی ہو

عربی

أَنَا سَمِيْنٌ	میں موٹا ہوں	أَنْتَ هَزِيْلٌ	تم دُبلے ہو

تمرین ①

اردو میں ترجمہ کریں

هَلْ أَنْتَ كَبِيْرٌ؟	
نَعَمْ ، أَنَا كَبِيْرٌ	
هَلْ أَنْتَ سَائِقٌ؟	
نَعَمْ ، أَنَا سَائِقٌ	
هَلْ ذٰلِكَ فَرَسٌ؟	
لَا ، ذٰلِكَ جَمَلٌ	
هَلْ ذٰلِكَ مُسْلِمٌ؟	
نَعَمْ ، ذٰلِكَ مُسْلِمٌ	
هَلْ أَنْتَ صَغِيْرٌ؟	
لَا ، أَنَا كَبِيْرٌ	

هَلْ أَنْتَ هِنْدِيٌّ؟	
لَا، أَنَا عَرَبِيٌّ	
هَلْ تِلْكَ لَاعِبَةٌ؟	
لَا، تِلْكَ مُعَلِّمَةٌ	
هَلْ هٰذَا كِتَابٌ؟	
لَا، هٰذَا قُرْآنٌ	

تمرین ۲

عربی میں ترجمہ کریں

کیا تم لمبے ہو؟	
نہیں، میں پستہ قد ہوں	
کیا وہ دبلا ہے؟	
ہاں، وہ دبلا ہے	
کیا میں موٹا ہوں؟	

عربی

ہاں، تم موٹے ہو	
کیا تم چست ہو؟	
ہاں، میں چست ہوں	
کیا تم کھلاڑی ہو؟	
نہیں، میں طالب علم ہوں	
کیا وہ کھڑکی ہے؟	
ہاں، وہ کھڑکی ہے	
کیا وہ مسلمان ہے؟	
ہاں، وہ مسلمان ہے	

۳	۴	مہینے میں	۱۱	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

معرفہ نکرہ

نئے الفاظ: اَلثَّلَّاجَةُ: فریج۔ اَلدَّرْسُ: سبق۔

ثَلَّاجَةٌ	ایک فریج	اَلثَّلَّاجَةُ	فریج

دَرْسٌ	ایک سبق	اَلدَّرْسُ	سبق
وَرَقٌ	کوئی کاغذ	اَلْوَرَقُ	کاغذ
فَصْلٌ	کوئی درس گاہ	اَلْفَصْلُ	درس گاہ
رِسَالَةٌ	ایک خط	اَلرِّسَالَةُ	خط
سِجِلٌّ	کوئی رجسٹر	اَلسِّجِلُّ	رجسٹر
سَيَّارَةٌ	کوئی گاڑی	اَلسَّيَّارَةُ	گاڑی
قِطَارٌ	ایک ٹرین	اَلْقِطَارُ	ٹرین

نوٹ: طالب علم کو سمجھا دیا جائے کہ ثَلَّاجَةٌ کے معنی ''ایک فریج'' یا ''کوئی فریج'' کے ہیں اور اَلثَّلَّاجَةُ کے معنی ''فریج'' کے ہیں۔ ''ال'' لگنے کے بعد کوئی اور ایک کا ترجمہ ختم ہو جائے گا اور آخری حرف پر تنوین بھی نہیں آئے گی۔

تمرین ①

اردو میں ترجمہ کریں۔

كِتَابٌ		اَلْكِتَابُ	
دَفْتَرٌ		اَلدَّفْتَرُ	
مَكْتَبٌ		اَلْمَكْتَبُ	

	اَلْحَدِيْقَةُ		حَدِيْقَةٌ
	اَلسَّاعَةُ		سَاعَةٌ
	اَلصَّيْدَلِيَّةُ		صَيْدَلِيَّةٌ
	اَلطَّبِيْبُ		طَبِيْبٌ
	اَلْمُنْتَزَهُ		مُنْتَزَهٌ

تمرین ۲

عربی میں ترجمہ کریں۔

	کوئی گھڑی		ایک باغ
	ڈرائیور		دواخانہ
	کوئی بستہ		ایک ہوائی اڈہ
	اسٹیشن		ایک گاڑی

۴ چوتھے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

نئے الفاظ: اَلْبُسْتَانِيُّ: مالی۔ مُجْتَهِدٌ: محنتی۔ اَلْفِرَاشُ: بستر۔ اَلنَّاعِمُ: نرم۔ اَلزَّهْرُ: پھول۔ اَلْجَمِيْلُ: خوب صورت۔ اَلْوَاقِفُ: کھڑا۔ اَلنَّظِيْفُ: صاف ستھرا۔ اَلشَّجَرَةُ: درخت۔ اَلْحُجْرَةُ: کمرہ۔ اَلْوَاسِعَةُ: کشادہ۔ اَلْجَدِيْدُ: نیا۔

لَازِمٌ: ضروری۔ صَعْبٌ: مشکل۔ اَللَّعِبُ: کھیل۔ اَلْوَرْدَةُ: گلاب۔

اَلْبُسْتَانِيُّ مُجْتَهِدٌ	مالی محنتی ہے۔
اَلدَّرْسُ سَهْلٌ	سبق آسان ہے۔
اَلْفِرَاشُ نَاعِمٌ	بستر نرم ہے۔
اَلزَّهْرُ جَمِيْلٌ	پھول خوب صورت ہے۔
اَلْقِطَارُ وَاقِفٌ	ٹرین کھڑی ہے۔
اَلْمَحَطَّةُ نَظِيْفَةٌ	اسٹیشن صاف ستھرا ہے۔
اَلشَّجَرَةُ طَوِيْلَةٌ	درخت لمبا ہے۔
اَلْحُجْرَةُ وَاسِعَةٌ	کمرہ کشادہ ہے۔

نوٹ: یہاں طلبہ کو بتا دیں کہ مذکورہ ترکیب میں اگر پہلا لفظ مذکر ہو تو دوسرا لفظ بھی مذکر ہوگا اور اگر پہلا لفظ مونث ہو تو دوسرا لفظ بھی مونث ہوگا۔

تمرین ①

اردو میں ترجمہ کریں۔

اَلْقُرْاٰنُ كِتَابٌ	
اَلْبَيْتُ جَدِيْدٌ	

عربی

اَلدَّرْسُ صَعْبٌ	
اَلتِّلْمِیْذُ نَشِیْطٌ	
اَلْعِلْمُ مُفِیْدٌ	
اَلْأَدَبُ لَازِمٌ	
اَللَّعِبُ ضَرُوْرِيٌّ	
اَلْوَرْدَةُ جَمِیْلَةٌ	

تمرین ۲

عربی میں ترجمہ کریں۔

میدان کشادہ ہے	
ڈاکٹر لمبا ہے	
گھڑی خوب صورت ہے	
یونیورسٹی بڑی ہے	
اسٹیشن چھوٹا ہے	
پھول بڑا ہے	

عربی

ایرپورٹ صاف ستھرا ہے	

۴	۵	مہینے میں	۹	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

نئے الفاظ: بِ: سے۔ عَلٰی: پر۔ فِيْ: میں۔ مِنْ: سے۔ إِلٰی: تک۔ طرف۔ لِ: لیے۔

اَلسُّوْقُ: بازار۔ اَلْمَاءُ: پانی۔ اَلْهِنْدُ: ہندوستان۔

اَلْمَكْتَبُ	میز	عَلَی الْمَكْتَبِ	میز پر
اَلشَّجَرَةُ	درخت	عَلَی الشَّجَرَةِ	درخت پر
اَلْمَسْجِدُ	مسجد	مِنَ الْمَسْجِدِ	مسجد سے
اَلْقَلَمُ	قلم	(بِ الْقَلَمِ) بِالْقَلَمِ	قلم سے
اَلسُّوْقُ	بازار	فِي السُّوْقِ	بازار میں
اَلْمَدْرَسَةُ	مدرسہ	إِلَی الْمَدْرَسَةِ	مدرسہ کی طرف
اَلْمَاءُ	پانی	فِي الْمَاءِ	پانی میں
اَلْكِتَابُ	کتاب	(لِ الْكِتَابِ) لِلْكِتَابِ	کتاب کے لیے

نوٹ: طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیں کہ جس لفظ پر عَلٰی، فِيْ، إِلٰی، مِنْ، لِ اور بِ وغیرہ آتے ہیں اس کے آخر میں زیر آتا ہے۔

عربی

تمرین ①

اردو میں ترجمہ کریں۔

فِي الثَّلَّاجَةِ		لِلطَّبِيْبِ	
عَلَى السَّيَّارَةِ		عَلَى الْمَحَطَّةِ	
بِالْمَاءِ		مِنَ الْهِنْدِ	

تمرین ②

طالب علم کے لیے		رجسٹر میں	
گھر سے		ایرپورٹ پر	
مدرسہ تک		بستر پر	

۵ پانچویں مہینے میں ۹ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

نئے الفاظ: اَلطَّائِرُ: پرندہ۔ ذَاهِبٌ: جانے والا۔ كَاتِبٌ: لکھنے والا۔ قَادِمٌ: آنے والا۔ اَلسَّمَكُ: مچھلی۔ اَلْغِلَافُ: کور، غلاف۔ اَلْوَلَدُ: لڑکا۔ اَلْبِنْتُ: لڑکی۔ سَهْلٌ: آسان۔

اَلْعِلْمُ نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ	علم اللہ کی نعمت ہے
اَلْكِتَابُ عَلَى الْمَكْتَبِ	کتاب تپائی پر ہے

اَلطَّائِرُ عَلَى الشَّجَرَةِ	پرندہ پیڑ پر ہے
أَنْتَ كَاتِبٌ بِالْقَلَمِ	تم قلم سے لکھ رہے ہو
اَلرَّجُلُ فِي السُّوقِ	آدمی بازار میں ہے
أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ	میں مدرسہ جا رہا ہوں
اَلْوَلَدُ قَادِمٌ مِنَ الْمَسْجِدِ	لڑکا مسجد سے آ رہا ہے
اَلسَّمَكُ فِي الْمَاءِ	مچھلی پانی میں ہے۔
اَلْعِلْمُ لَازِمٌ لِلْإِنْسَانِ	علم انسان کے لیے ضروری ہے۔
اَلْبِنْتُ وَاقِفَةٌ عَلَى الْأَرْضِ	لڑکی زمین پر کھڑی ہے۔
اَلدَّرْسُ سَهْلٌ لِلتِّلْمِيْذِ	سبق طالب علم کے لیے آسان ہے۔
خَالِدٌ مَشْغُوْلٌ بِالْقِرَاءَةِ	خالد پڑھنے میں مشغول ہے۔

تمرین (۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

اَلْمُعَلِّمَةُ فِي الْفَصْلِ	

عربی

اَلطَّبِيْبُ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ	
اَلطَّائِرَةُ وَاقِفَةٌ عَلَى الْمَطَارِ	
اَلْمُعَلِّمُ كَاتِبٌ فِي السِّجِلِّ	
اَلطَّائِرَةُ قَادِمَةٌ مِنَ الْهِنْدِ	
اَلْأَدَبُ لَازِمٌ لِلتِّلْمِيْذِ	
اَلْبُسْتَانِيُّ ذَاهِبٌ إِلَى الْحَدِيْقَةِ	
اَلْعِلْمُ نِعْمَةٌ لِلْإِنْسَانِ	

تمرین (۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

کاپی لڑکے کے لیے ہے	
طالب علم مدرسہ جا رہا ہے	
حوض مسجد میں ہے	
تم پنسل سے لکھ رہے ہو	

مچھلی پانی میں ہے	
خالد کالج جا رہا ہے	
استاذ مسجد میں ہے	

تمرین ③

مناسب حروف لگا کر جملہ مکمل کریں۔

(فِيْ، مِنْ، لِ، عَلٰی، بِ، إِلٰی)

اَلرَّجُلُ .... الْكُرْسِيِّ	
اَلْمُعَلِّمُ .... الْفَصْلِ	
أَنْتَ ذَاهِبٌ .... السُّوْقِ	
أَنَا خَارِجٌ .... الْمَسْجِدِ	
أَنْتَ كَاتِبٌ .... الْمِرْسَامِ	
اَلْكِتَابُ .... الْوَلَدِ	
اَلرَّسُوْلُ .... اللّٰهِ	

عربی

اَلْبِنْتُ .... اَلْبَيْتِ	

۵ | ٦ مہینے میں | ١٤ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

أَيْنَ كَيْفَ

نئے الفاظ: أَيْنَ: کہاں۔ كَيْفَ: کیسا۔ اَلْعُصْفُوْرُ: چڑیا۔ اَلْغُصْنُ: ٹہنی۔
اَلْوَاسِعَةُ: کشادہ۔ اَلْعَطُوْفُ: مہربان۔ اَلثَّوْبُ: کپڑا۔ اَلدُّوْلَابُ: الماری۔
اَلطَّيِّبُ: اچھا۔ اَلطَّعَامُ: کھانا۔ لَذِيْذٌ: مزیدار۔ اَلشَّارِعُ: سڑک۔

أَيْنَ السَّمَكُ؟	اَلسَّمَكُ فِي الْمَاءِ
مچھلی کہاں ہے؟	مچھلی پانی میں ہے
كَيْفَ الْأُسْتَاذُ؟	اَلْأُسْتَاذُ عَطُوْفٌ
استاذ کیسے ہیں؟	استاذ مہربان ہیں
أَيْنَ الْعُصْفُوْرُ؟	اَلْعُصْفُوْرُ عَلَى الْغُصْنِ
كَيْفَ الزَّهْرَةُ؟	اَلزَّهْرَةُ جَمِيْلَةٌ
كَيْفَ الْحُجْرَةُ؟	اَلْحُجْرَةُ وَاسِعَةٌ
أَيْنَ الثَّوْبُ؟	اَلثَّوْبُ فِي الدُّوْلَابِ
كَيْفَ أَنْتَ؟	أَنَا طَيِّبٌ

أَيْنَ السَّيَّارَةُ؟	اَلسَّيَّارَةُ عَلَى الشَّارِعِ
كَيْفَ الطَّعَامُ؟	اَلطَّعَامُ لَذِيْذٌ

تمرین ①

عربی میں ترجمہ کریں۔

قلم کہاں ہے؟	
قلم بستے میں ہے	
طالب علم کیسا ہے؟	
طالب علم محنتی ہے	
رجسٹر کہاں ہے؟	
رجسٹر میز پر ہے	
سبق کیسا ہے؟	
سبق آسان ہے	
کھیل کا میدان کیسا ہے؟	

کھیل کا میدان کشادہ ہے	
کتاب کہاں ہے؟	
کتاب لائبریری میں ہے	
گھر کیسا ہے؟	
گھر بڑا ہے	
حامد کہاں ہے؟	
حامد درسگاہ میں ہے	
لڑکا کیسا ہے؟	
لڑکا موٹا ہے	
اسٹیشن کیسا ہے؟	
اسٹیشن صاف ستھرا ہے	

تمرین ۲

درج ذیل سوالوں کے عربی میں جواب دیں۔

أَيْنَ الْوَلَدُ؟	
أَيْنَ السَّائِقُ؟	
كَيْفَ الطَّبْشُوْرُ؟	
أَيْنَ الْمُسْتَشْفٰى؟	
كَيْفَ الطَّاوِلَةُ؟	
أَيْنَ الْكُرَّاسَةُ؟	
كَيْفَ الْجَامِعَةُ؟	
كَيْفَ الثَّوْبُ؟	
كَيْفَ الدُّوْلَابُ؟	
أَيْنَ الطَّبِيْبُ؟	

٦ چھٹے مہینے میں ١٢ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

عربی

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ

هُوَ هِيَ

نئے الفاظ: هُوَ: وہ۔ هِيَ: وہ۔ مَرِيْضَةٌ: بیمار، مُهَنْدِسٌ: انجینئر۔

مُمَرِّضَةٌ: نرس۔ طَبَّاخٌ: باورچی۔ بِنْتٌ: لڑکی۔ شُرْطِيٌّ: پولیس۔ أَبٌ: باپ۔

أُمٌّ: ماں۔ عَمِيْدٌ: پرنسپل۔ صَالِحَةٌ: نیک۔ أَخٌ: بھائی۔ أُخْتٌ: بہن۔

هُوَ طَبِيْبٌ	وہ ڈاکٹر ہے	هِيَ مَرِيْضَةٌ	وہ عورت بیمار ہے
هُوَ مُهَنْدِسٌ	وہ انجینئر ہے	هِيَ مُمَرِّضَةٌ	وہ نرس ہے
هُوَ سَائِقٌ	وہ ڈرائیور ہے	هِيَ مُجْتَهِدَةٌ	وہ محنتی عورت ہے
هُوَ طَبَّاخٌ	وہ باورچی ہے	هِيَ بِنْتٌ	وہ لڑکی ہے
هُوَ شُرْطِيٌّ	وہ پولیس ہے	هِيَ خَادِمَةٌ	وہ خادمہ ہے
هُوَ أَبٌ	وہ باپ ہے	هِيَ أُمٌّ	وہ ماں ہے
هُوَ عَمِيْدٌ	وہ پرنسپل ہے	هِيَ صَالِحَةٌ	وہ نیک ہے
هُوَ كَبِيْرٌ	وہ بڑا ہے	هِيَ صَغِيْرَةٌ	وہ چھوٹی ہے
هُوَ أَخٌ	وہ بھائی ہے	هِيَ أُخْتٌ	وہ بہن ہے

تمرین ①

اردو میں ترجمہ کریں۔

هٰذَا طَبِيبٌ، هُوَ ذَاهِبٌ إِلَى الْمُسْتَشْفٰى
هٰذِهٖ مُمَرِّضَةٌ، هِيَ قَادِمَةٌ مِنَ الصَّيْدَلِيَّةِ
ذٰلِكَ طَالِبٌ، هُوَ ذَاهِبٌ إِلَى الْكُلِّيَّةِ
ذٰلِكَ بُسْتَانِيٌّ، هُوَ قَائِمٌ فِي الْحَدِيقَةِ
تِلْكَ أُخْتٌ، هِيَ جَالِسَةٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ
هٰذِهٖ بِنْتٌ، هِيَ كَبِيرَةٌ

ذٰلِكَ خَالِدٌ، هُوَ مَرِيْضٌ
تِلْكَ أُمٌّ، هِيَ مَشْغُوْلَةٌ بِالْقِرَاءَةِ

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں۔

وہ ایک باورچی ہے، وہ گھر میں ہے	
راشد ایک طالب علم ہے، وہ مدرسہ جا رہا ہے	
وہ پرندہ درخت پر ہے، وہ خوب صورت ہے	
وہ ایک استانی ہے، وہ یونیورسٹی جا رہی ہے	
یہ ایک بلیک بورڈ ہے، یہ چھوٹا ہے	
ہوائی جہاز ایئرپورٹ پر ہے، وہ کھڑا ہے	
حوض مسجد میں ہے، وہ صاف ہے	
یہ حامد ہے، یہ سست ہے	

تمرین ۳

درج ذیل سوالوں کے جواب دو۔

هَلْ أَنْتَ قَادِمٌ مِنْ دِلْهِيْ؟

هَلْ هِيَ ذَاهِبَةٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ؟

هَلِ الْمُمَرِّضَةُ ذَاهِبَةٌ إِلَى الصَّيْدَلِيَّةِ؟

هَلْ هِيَ قَادِمَةٌ مِنَ الصَّيدَلِيَّةِ؟

هَلِ الطَّبِيْبُ قَادِمٌ مِنَ الْمَطَارِ؟

هَلْ هُوَ ذَاهِبٌ إِلَى الْمُسْتَشْفٰى؟

هَلْ هِيَ قَادِمَةٌ مِنَ الْبَيْتِ؟

۷ ساتویں مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ عَشَرَ

لَيْسَ: نہیں۔ لَيْسَتْ: نہیں۔

نئے الفاظ: حَقٌّ: سچ، سچا۔ حَامِضٌ: کھٹا۔ اَلْقَدِيْمُ: پرانا۔ حَارٌّ: گرم۔ اَلْبَارِدُ: ٹھنڈا۔ ثَمِيْنٌ: مہنگا۔ رَخِيْصٌ: سستا۔ عَذْبٌ: میٹھا۔ مَالِحٌ: کھارا۔ صَادِقٌ: سچا۔ كَاذِبٌ: جھوٹا۔ عُسْرٌ: مشکل۔ صَعْبٌ: مشکل۔ اَلْقَلَنْسُوَةُ: ٹوپی۔ اَلْبَقَرَةُ: گائے۔ مُفَتَّحَةٌ: کھلا ہوا۔

اَللّٰهُ مَوْجُوْدٌ	اللہ موجود ہے
اَللّٰهُ لَيْسَ بِغَائِبٍ	اللہ غائب نہیں ہے
اَلْإِسْلَامُ حَقٌّ	مذہب اسلام سچا ہے
اَلْإِسْلَامُ لَيْسَ بِبَاطِلٍ	مذہب اسلام باطل نہیں ہے
اَلْحَقِيْبَةُ جَدِيْدَةٌ	بیگ نیا ہے
اَلْحَقِيْبَةُ لَيْسَتْ بِقَدِيْمَةٍ	بیگ پرانا نہیں ہے

اَللَّيْمُوْنُ حَامِضٌ	لیموں کھٹا ہے
اَللَّيْمُوْنُ لَيْسَ بِحُلْوٍ	لیموں میٹھا نہیں ہے
اَلْبَقَرَةُ سَمِيْنَةٌ	گائے موٹی ہے
اَلْبَقَرَةُ لَيْسَتْ بِهَزِيْلَةٍ	گائے دبلی نہیں ہے
اَلشَّايُ حَارٌّ	چائے گرم ہے
اَلشَّايُ لَيْسَ بِبَارِدٍ	چائے ٹھنڈی نہیں ہے
اَلْقَلَنْسُوَةُ ثَمِيْنَةٌ	ٹوپی مہنگی ہے
اَلْقَلَنْسُوَةُ لَيْسَتْ بِرَخِيْصَةٍ	ٹوپی سستی نہیں ہے
اَلْمَاءُ عَذْبٌ	پانی میٹھا ہے
اَلْمَاءُ لَيْسَ بِمَالِحٍ	پانی کھارا نہیں ہے
اَلتَّاجِرُ صَادِقٌ	تاجر سچا ہے
اَلتَّاجِرُ لَيْسَ بِكَاذِبٍ	تاجر جھوٹا نہیں ہے

اَلدِّیْنُ یُسْرٌ	دین آسان ہے
اَلدِّیْنُ لَیْسَ بِعُسْرٍ	دین مشکل نہیں ہے
اَلْمَدْرَسَةُ قَرِیْبَةٌ	مدرسہ قریب ہے
اَلْمَدْرَسَةُ لَیْسَتْ بِبَعِیْدَةٍ	مدرسہ دور نہیں ہے
اَلدَّرْسُ سَهْلٌ	سبق آسان ہے
اَلدَّرْسُ لَیْسَ بِصَعْبٍ	سبق مشکل نہیں ہے

تمرین (۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

اَلْمَنْزِلُ قَدِیْمٌ	
اَلْمَنْزِلُ لَیْسَ بِجَدِیْدٍ	
اَلْوَلَدُ طَوِیْلٌ	
اَلْوَلَدُ لَیْسَ بِقَصِیْرٍ	
اَلْجَامِعَةُ کَبِیْرَةٌ	

اَلْجَامِعَةُ لَيْسَتْ بِصَغِيْرَةٍ	
اَلْقَلَمُ رَخِيْصٌ	
اَلْقَلَمُ لَيْسَ بِثَمِيْنٍ	
اَلتِّلْمِيْذَةُ نَشِيْطَةٌ	
اَلتِّلْمِيْذَةُ لَيْسَتْ بِكَسْلَانَةٍ	

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں۔

باغیچہ دور نہیں ہے	
مالی موجود نہیں ہے	
کھیل کا میدان کشادہ نہیں ہے	
چائے گرم نہیں ہے	
پھول کھلا ہوا نہیں ہے	
نرس چست نہیں ہے	

پانی میٹھا نہیں ہے	
الماری بڑی نہیں ہے	

تمرین ③

درج ذیل جملوں میں لَيْسَ اور لَيْسَتْ کا استعمال کریں۔

اَلْمَكْتَبَةُ قَرِيْبَةٌ	
اَلسَّائِقُ صَالِحٌ	
اَلْوَرْدَةُ مُفَتَّحَةٌ	
اَلشَّجَرَةُ طَوِيْلَةٌ	
اَلْعَمِيْدُ وَاقِفٌ	
اَلشُّرْطِيُّ جَالِسٌ	
اَلْفِرَاشُ نَاعِمٌ	
اَلثَّلاَجَةُ ثَمِيْنَةٌ	

عربی

۷ | ۸ مہینے میں | ۱۶ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ

رَبُّهٗ	اس کا رب	رَبُّهَا	اس کا رب
رَبُّكَ	تمہارا رب	رَبُّكِ	تمہارا رب
اِسْمُهٗ	اس کا نام	اِسْمُهَا	اس کا نام
اِسْمُكَ	تمہارا نام	اِسْمُكِ	تمہارا نام
قَلَمُهٗ	اس کا قلم	قَلَمُهَا	اس کا قلم
قَلَمُكَ	تمہارا قلم	قَلَمُكِ	تمہارا قلم
قَلَمِيْ	میرا قلم	رَبِّيْ	میرا رب

نوٹ: ''هٗ - كَ'' - مذکر کے لیے اور ''هَا - كِ'' - مؤنث کے لیے اور ''يْ'' دونوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

تمرین (۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

مَدْرَسَتُكَ		أُمُّهَا	
دِيْنُكَ		سَاعَتُهٗ	
أُخْتِيْ		بَيْتُهَا	

عربی

بِنْتُكِ		كِتَابِيْ	
كُرَّاسَتِيْ		فَصْلُهَا	
مُعَلِّمَتُكَ		مَنْزِلُكَ	

تمرین ۲

عربی میں ترجمہ کریں۔

تمہاری یونیورسٹی		اس کی پنسل	
میری الماری		اس کا میز	
تمہاری بہن		تمہارا بستر	
میرا دین		تمہاری ٹوپی	
اس کا کپڑا		اس کا رسول	
میرا سبق		میرا پھول	

۸ ۹ مہینے میں ۱۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ

نئے الفاظ: جَوَّالَةٌ: موبائل، خُلُقٌ: عادت۔ فَاكِهَةٌ: میوہ۔ اَلْمَدِيْنَةُ: شہر۔ اَلْقَرْيَةُ: گاؤں۔ اَلصَّدِيْقُ: دوست۔ رِسَالَةٌ: خط۔

مُعَلِّمُكَ	
مُعَلِّمُكَ عَطُوفٌ	
خُلُقُهَا	
خُلُقُهَا حَسَنٌ	
مَدِيْنَتُهُ	
مَدِيْنَتُهُ جَمِيْلَةٌ	
قَرْيَتُكَ	
قَرْيَتُكَ نَظِيْفَةٌ	
جَوَّالِيْ	
جَوَّالِيْ ثَمِيْنٌ	
فَاكِهَتُهُ	
فَاكِهَتُهُ رَخِيْصَةٌ	

صَدِيْقُكَ	
صَدِيْقُكَ مُجْتَهِدٌ	

تمرین

اردو میں ترجمہ کریں۔

دِيْنُكَ سَهْلٌ	
حَدِيْقَتُكَ جَمِيْلَةٌ	
صَيْدَلِيَّتُهٗ كَبِيْرَةٌ	
رِسَالَتُكَ عَلَى الْكُرْسِيِّ	
ثَوْبُهَا فِي الدُّوْلَابِ	
جَامِعَتُكَ لَيْسَتْ بِصَغِيْرَةٍ	
أُخْتُكَ نَشِيْطَةٌ	
جَوَّالُهٗ رَخِيْصٌ	
بَيْتُهَا فِي الْقَرْيَةِ	

بَيْتِيْ فِي الْمَدِيْنَةِ	

۹ نویں مہینے میں ۱۴ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ

اَلْمُحَادَثَةُ

نئے الفاظ: اَلْمُحَادَثَةُ: گفتگو۔ وَ: اور۔ أَيْضًا: بھی۔ اَلْيَوْمُ: آج۔ عُطْلَةٌ: چھٹی۔ شُغْلٌ: کام۔ اَلْآنَ: ابھی۔

حَامِدٌ	اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
عَامِرٌ	وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
حَامِدٌ	كَيْفَ أَنْتَ؟
عَامِرٌ	أَنَا بِخَيْرٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَكَيْفَ أَنْتَ؟
حَامِدٌ	أَنَا أَيْضًا بِخَيْرٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَامِرٌ	مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قَادِمٌ؟
حَامِدٌ	أَنَا قَادِمٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ
عَامِرٌ	هَلْ أَنْتَ مُتَعَلِّمٌ فِيْهَا؟

عربی

حَامِدٌ	نَعَمْ ، أَنَا مُتَعَلِّمٌ فِيهَا
عَامِرٌ	أَيْنَ مَدْرَسَتُكَ؟
حَامِدٌ	مَدْرَسَتِيْ فِي الْمَدِيْنَةِ
عَامِرٌ	مَا فِيْ حَقِيْبَتِكَ؟
حَامِدٌ	فِيْ حَقِيْبَتِيْ كِتَابٌ وَ قَلَمٌ وَ مِرْسَامٌ
عَامِرٌ	كَيْفَ مُعَلِّمُكَ؟
حَامِدٌ	هُوَ عَطُوْفٌ
عَامِرٌ	هَلْ أَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الْبَيْتِ؟
حَامِدٌ	نَعَمْ ، أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْبَيْتِ وَإِلَى أَيْنَ أَنْتَ ذَاهِبٌ؟
عَامِرٌ	أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْمَلْعَبِ

حَامِدٌ	أَيْنَ الْمَلْعَبُ؟
عَامِرٌ	اَلْمَلْعَبُ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَامِعَةِ
حَامِدٌ	هَلْ أَنْتَ مُتَعَلِّمٌ فِي الْجَامِعَةِ؟
عَامِرٌ	نَعَمْ، أَنَا مُتَعَلِّمٌ فِيْهَا
حَامِدٌ	هَلِ الْيَوْمَ فِيْهَا عُطْلَةٌ؟
عَامِرٌ	نَعَمْ، اَلْيَوْمَ فِيْهَا عُطْلَةٌ
حَامِدٌ	لِيْ شُغْلٌ فِي الْبَيْتِ. اَلْآنَ أَنَا ذَاهِبٌ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ
عَامِرٌ	وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ

۹	۱۰	مہینے میں	۲۴	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین

عربی

تعریف

اردو ہندوستان میں مسلمانوں کی عام زبان کو اردو کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

دنیا کی تمام زبانوں میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ، سب سے زیادہ وسیع اور شرف و فضیلت کی حامل زبان عربی ہے، اس کی فضیلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اسی زبان میں اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا، ہمارے نبی ﷺ کی ساری حدیثیں اسی زبان میں ہیں اور یہی زبان اہل جنت کی زبان ہوگی۔ لہذا قرآن وحدیث کو براہ راست سمجھنے کے لیے ہر مسلمان کو عربی زبان سیکھنا چاہیے۔

اسی کے ساتھ ساتھ دین کے تقاضوں کو خصوصاً دعوت کے فریضے کو انجام دینے کے لیے موقع وضرورت کے لحاظ سے دوسری زبانیں بھی سیکھنا چاہیے، چنانچہ ہمارے نبی ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بعض لوگوں کو سریانی زبان میں خطوط لکھنے پڑتے ہیں، تم سریانی زبان سیکھ لو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سترہ دن میں سریانی زبان سیکھ لی۔ [مستدرک: ۵۷۸، عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ]

معلوم ہوا کہ دین کی نشر واشاعت کے لیے دیگر زبانوں کا سیکھنا بھی ضروری ہے اور ہمارے لیے ان زبانوں میں سرفہرست اردو ہے، کیوں کہ اردو زبان پر ہمارے بزرگوں نے بڑی محنت کی ہے، اور قرآن وحدیث، تفسیر، فقہ، تاریخ کے خزانوں کو اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اردو زبان میں اچھی اچھی حمد، نعتیں، نظمیں، کہانیاں

اور بچوں کے لیے اچھے اچھے قصے لکھے، دنیا میں عربی کے بعد شاید کوئی زبان ایسی نہیں ہے جس میں قرآن و حدیث، سیرت، اور اسلامی علوم کا اتنا بڑا ذخیرہ ہو جتنا اردو میں ہے، لہٰذا ہمیں خوب محنت سے اور جی لگا کر اردو زبان سیکھنا چاہیے، تاکہ اپنے بزرگوں کی کتابوں سے خوب خوب فائدہ اٹھائیں اور لوگوں میں اسے خوب پھیلائیں۔

ہدایت برائے استاذ

اُردو زبان کے مضمون کے تحت انبیا علیہم السّلام کی سیرت دینے کا سلسلہ ابتدائی نصاب سے چلا آرہا ہے، چنانچہ گذشتہ سالوں میں انبیا میں سے چند برگزیدہ نبیوں کی سیرت دی گئی تھی، اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کے واقعات وحالات پیش کیے گئے ہیں جس میں طلبہ کی فہم کا خصوصی لحاظ رکھا گیا ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ اُمم سابقہ کی تباہی کے اسباب اس انداز میں پیش کیے جائیں جس سے بچے خود بخود نتائج اخذ کرسکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ لغت و زبان کے پہلو کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے، چنانچہ اسباق کے مشکل الفاظ کے معانی بھی ہر سبق کے آخر میں دیے گئے ہیں، دورانِ سبق اچھی طرح سمجھا کر یاد کرا دیے جائیں۔ نیز اسباق سے کماحقہ استفادے کے لیے مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھا جائے۔

- سبق طلبہ سے خود پڑھوائیں اور اس کی اصلاح کرتے جائیں۔
- حتی المقدور طلبہ سے تین چار بار سبق پڑھوائیں جس سے الفاظ بچوں کی زبان پر جاری ہو جائیں۔
- الفاظ و معانی اَز بر کرائیں۔

سبق ۱ قومِ عاد

حضرت نوح علیہ السلام کی امت اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہوئی اور فنا کے گھاٹ اتر گئی۔ جیسا کہ تم نے گذشتہ سالوں میں پڑھا۔

ساری امت مٹ کے رہ گئی، پورا شہر برباد ہوگیا اور بستی ویران ہوگئی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں برکت دی، جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں برکت دی تھی، دیکھتے ہی دیکھتے شہر آباد ہوگئے اور بستیاں حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے بھر گئیں۔

کچھ عرصے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں بے شمار قومیں ہوئیں، جنھوں نے پورے پورے ملک آباد کیے۔ ان ہی قوموں میں سے ایک قوم ''عاد'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ قومِ عاد کے لوگ بڑے تنومند اور طاقتور تھے، ان کے جسم فولاد کے اور دل پتھر کے معلوم ہوتے تھے۔

ہر ایک کو ہرا دیتے تھے، جس پر چاہتے ظلم و زیادتی کرتے، کوئی ان سے جیت نہیں سکتا تھا، ہر ایک ان سے خوف کھاتا اور ان کے ظلم و جور سے سہا رہتا تھا۔

عاد کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز انھیں ضرورت سے زائد دی تھی، ان کی اولاد میں اتنی کثرت ہوئی، اتنی کثرت ہوئی کہ شہر کے شہر آباد ہوگئے اور سارے مکانات بھر گئے۔ جب ان کے بچے صبح کے وقت سیر و تفریح اور کھیل کود کے لیے نکلتے تو عجیب چہل پہل ہوتی تھی اور عجیب رونق نظر آتی تھی اور جب ان کے اونٹ اور بکریاں جنگل چرنے جاتیں تو ان کا منظر دیکھنے کے لائق ہوتا تھا، پورا جنگل ان کے چوپایوں سے بھر جاتا تھا اور گھوڑے جب میدانِ جنگ میں قطار کے ساتھ نکلتے تھے تو ان کا سماں بھی دیکھنے کے لائق ہوتا تھا۔

زمین ایسی شاداب کہ معلوم ہوتا تھا سبز مخمل بچھا ہے، پھر اس میں جا بجا چشمے، نہریں، تالاب، کنویں، سائے دار درخت، مکانات کے چاروں طرف سرسبز و شاداب چمن، پھولوں کی بہار اور پھل دار درختوں کی قطار یہ سب اتنے خوبصورت معلوم ہوتے تھے کہ بس دیکھتے ہی رہیے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے عاد کو راحت و آرام کے بے شمار ساز و سامان دیے تھے اور وہ چین و سکون کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

الفاظ و معانی: گرفتار ہونا: پھنسنا، پکڑا جانا۔ فنا کے گھاٹ اترنا: تباہ و برباد ہو جانا۔ گزشتہ: گزرا ہوا۔ ویران: اُجڑا ہوا۔ عرصہ: زمانہ۔ تنومند: مضبوط بدن۔ فولاد: بہت ہی مضبوط، لوہا۔ خوف: ڈر۔ سہما: ڈرا ہوا۔ چوپایہ: چار پاؤں والے جانور۔ سماں: نظارہ۔ شاداب: ہرا بھرا۔ سبز: ہرا۔ جا بجا: جگہ جگہ، ہر جگہ۔ قطار: سیدھی اور لمبی صف۔

۱ پہلے مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

سبق ۲ قومِ عاد کی نافرمانی

قومِ عاد کے پاس عیش و عشرت کے سیکڑوں ساز و سامان تھے، زراعت کے لیے زرخیز زمین تھی۔ پینے کے لیے میٹھے چشمے، کنویں اور تالاب تھے، سر چھپانے کو عمدہ محل تھے، بدن ڈھکنے کے لیے بہترین لباس تھے، سرسبز زمین تھی، نیلگوں آسمان تھا، ہر چیز تھی، کسی چیز کی کوئی کمی نہ تھی، بس صرف ایمان و یقین کی کمی تھی، سب کی فرماں برداری کرتے، لیکن اللہ اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کرتے، حالاں کہ آباء و اجداد سے سنتے چلے آئے تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی امت اسی نافرمانی کی وجہ سے ہلاک ہو گئی تھی، مگر ان کو ہوش آیا نہ آنکھ کھلی اور نہ وہ خوابِ غفلت سے جاگے۔

اسی طرح بتوں کی عبادت کرتے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی امت کرتی تھی، بالکل ان کا نمونہ تھے، اپنے ہاتھوں پتھر تراش کر بت بناتے تھے، پھر ان کی پرستش کرتے تھے، ان کے روبرو سجدہ کرتے تھے، ان سے سوال کرتے تھے، ان کی عبادت میں شب و روز لگے رہتے تھے، ان سے دعائیں مانگتے تھے، ان پر نذر و نیاز چڑھاتے تھے، ان کے نام کی قربانی کرتے تھے۔

اردو

کیسی ان کی عقلیں تھیں! اتنا نہیں سمجھتے تھے کہ ہم ہی نے ان کو اپنے ہاتھوں سے تراشا ہم ہی ان کو سجدہ کریں؟ ان سے مرادیں مانگیں؟ اتنا نہیں سمجھتے تھے کہ یہ پتھر کی مورتیاں جن کو ہمارے ہاتھوں نے بنایا یہ ہم کو کیا دیں گی؟ یہ تو خود ہی بے حس و حرکت ہیں، یہ ہم کو کیسے آرام پہنچائیں گی، مگر وہ کیا سمجھتے اور کیسے سمجھتے، ان کی تو عقلیں ہی ماری گئی تھیں اور دل اندھے ہو گئے تھے! سچ فرمایا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے: درحقیقت آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں۔

الفاظ و معانی: عیش و عشرت: خوشی و آرام کی زندگی۔ زراعت: کھیتی باڑی۔ زرخیز: ہری بھری۔ عمدہ: خوبصورت، اچھا۔ سرسبز: ہری بھری۔ نیلگوں: نیلے رنگ کا، آسمانی رنگ کا۔ آباء واجداد: باپ دادا۔ نمونہ: مثال۔ روبرو: سامنے۔ شب و روز: رات دن۔

۱	۲	مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ قومِ عاد کی سرکشی

قوم عاد کے لوگوں کو کسی چیز کی فکر نہ تھی، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں کثرت و فراوانی دی تھی۔ آسمان و زمین کی برکتیں ان پر کھول دی گئی تھیں۔ قوت و طاقت میں ان کا کوئی ہم پلہ نہ تھا، مال و دولت کی کوئی کمی نہ تھی۔ اولاد کی کثرت تھی۔ غرض ان ساری چیزوں نے ان کو خوش حال اور آزاد بنا دیا تھا، اتنی نعمتیں پا کر انھیں چاہیے تھا کہ اللہ کا حکم مانتے، اس کی عبادت کرتے اور اس کے پیغمبر کی اطاعت کرتے، اللہ کے بندوں پر رحم کرتے۔ لیکن افسوس! وہ دنیا کی نعمتیں پا کر دین سے بالکل بے خبر ہو گئے، نہ اللہ پر ایمان لائے، نہ آخرت کا یقین کیا، مال اور اولاد کی کثرت نے ان کو مغرور بنا دیا اور خوب مغرور بنا دیا، سمجھنے لگے کہ یہی دنیا سب کچھ ہے، مر کر ہم ختم ہو جائیں گے اور گل سڑ کے مٹی ہو جائیں گے، نہ تو ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور نہ ہی ہمیں حساب و کتاب دینا ہے، پہاڑوں کو تراش تراش کر ایسے بلند و بالا محل بناتے کہ جیسے ان کو ہمیشہ ہمیشہ اسی جہاں میں رہنا ہے اور کبھی مرنا ہی

نہیں اور یکے بعد دیگرے بناتے ہی چلے جاتے چاہے ضرورت ہو یا نہ ہو، عاد کی قوت وطاقت ان کا مال اوران کی اولادان کے لیے اورساری مخلوق کے لیے مصیبت بن گئی تھی۔ مال ،اولاد اور طاقت کے نشے میں وہ بدمست ہوگئے ، اور اللہ کے بندوں پر ظلم وستم ڈھانے لگے، کمزوروں کوستانا، بے بسوں کو آزار پہنچانا، ناتواں لوگوں کے حق غصب کرنا، ان کا مشغلہ بن گیا۔

الفاظ ومعانی: فراوانی: زیادتی۔ ہم پلہ: برابر کی ٹکر کا۔ مغرور: گھمنڈی۔ بلندوبالا: اونچے اونچے۔ جہاں: دنیا۔ بدمست: نشے میں چور۔ بے بس: مجبور۔ آزار: تکلیف۔ ناتواں: کمزور۔ غصب کرنا: چھین لینا۔ مشغلہ: کام۔

۲	دوسرے مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں

سبق ۴ حضرت ہود علیہ السلام

جب عاد کی نافرمانی اور سرکشی حد کو پہنچ گئی، تو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ ان کے پاس کسی رسول کو بھیجا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو کب پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے کفر وشرک پر کمر باندھ لیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بالکل پسند نہیں کہ اس کے بندے اس کو بھول جائیں اور شجر وحجر کو اپنا معبود بنالیں، پھر اس کی کمزور اور غریب مخلوق پر ظلم وزیادتی کریں، لوٹ مار مچائیں۔ پَر عاد نے تو انھیں سب چیزوں کو اپنا مشغلہ بنالیا تھا، بس اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوا کہ ان کی طرف ایک رسول بھیجا جائے، جو ان کو کفر وشرک کی زندگی سے نکالے اور ایمان ویقین کے راستے پر لگائے، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جو رسول ان کی طرف بھیجا جائے وہ ان ہی کے خاندان میں ہو، تاکہ یہ لوگ ان کی بات سمجھ سکیں اور ان سے مانوس ہوں۔

حضرت ہود علیہ السلام عاد ہی کے ایک شریف گھرانے میں پیدا ہوئے، وہیں پرورش پائی اور پلے بڑھے۔ حضرت ہود علیہ السلام کی نیکی، پرہیزگاری اور عقلمندی سے سب واقف تھے۔ آپ کے خاندان کو اور اس کی شرافت کو سب جانتے اور مانتے تھے۔

الفاظ ومعانی: سرکشی: نافرمانی۔ کمر باندھنا: تیار ہونا۔ شجر: پیڑ۔ حجر: پتھر۔ مانوس ہونا: گھل مل جانا۔ گھرانہ: خاندان۔ واقف: جان کار۔ پر: لیکن۔

۲	۳	مہینے میں	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت

اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو اپنا نبی منتخب کیا اور قوم عاد کی ہدایت کے لیے بھیجا، وہ اللہ کا پیغام لے کر اپنی قوم کے پاس آئے اور کہا: اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے، عبادت کے لائق صرف وہی ایک ذات ہے۔

اے لوگو! کتنی بے غیرتی کی بات ہے کہ تم پتھروں کی پرستش کرو اور جس نے تم کو پیدا کیا اس کو فراموش کر دو اور اس کی عبادت و اطاعت سے منھ موڑ لو۔ بڑی حیرت کی بات ہے کہ کل تم نے اپنے ہاتھوں سے پتھروں کو تراش کر مورتیاں بنائیں اور آج تم ان ہی مورتیوں کی پوجا کرنے لگے، ان کو اپنا معبود بنا لیا اور حقیقی معبود کو بھلا دیا!

اے لوگو! ذرا غور کرو، اللہ تعالیٰ نے تم کو وجود بخشا، ہر نوع کی نعمتوں کی تم پر بارش کی، نوح علیہ السلام کی قوم کی تباہی کے بعد تم کو زمین کا مالک بنایا، تم کو جسمانی طور پر خوب تنومند بنایا، خوش حالی اور دولت و ثروت عطا کی۔

کیا ان بے شمار نعمتوں کا یہی حق تھا کہ تم اس مالک و خالق کی بندگی چھوڑ کر ان حقیر بتوں کی بندگی اختیار کر لو اور ان کو اپنا معبود سمجھ لو۔ افسوس صد افسوس تمھاری عقلوں پر! ذرا بتاؤ تم نے کسی چرند پرند کو بتوں کے آگے سجدہ کرتے اور پوجا پاٹ کرتے دیکھا ہے؟ کیا تم ان چرند پرند سے بھی ذلیل ہو؟ کیا تم ان حیوانوں سے بھی زیادہ حقیر اور گئے گزرے ہو؟ کیا تم ان بے زبان جانوروں سے بھی زیادہ بے وقوف و جاہل ہو؟

اے میری قوم کے لوگو! یہ تمھارا کیا حال ہے کہ ہر اونچے مقام پر بے مقصد محل بنا ڈالتے ہو اور بڑے بڑے مکان تعمیر کرتے ہو، گویا کہ تم کو ہمیشہ ہمیش دنیا ہی میں رہنا ہے۔

اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی مخلوق پر ظلم و ستم کرنا چھوڑ دو، کمزوروں اور ضعیفوں کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرو، یہ تمھارا کیا حال ہے کہ تم لوگوں پر ظلم و ستم ڈھاتے ہو اور ان کے لیے وبالِ جان بن گئے ہو! بس اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور میری بات مان لو۔

الفاظ و معانی: منتخب کرنا: چننا۔ بے غیرتی: بے شرمی۔ فراموش کرنا: بھلا دینا۔ وجود بخشنا: پیدا کرنا۔ نوع: قسم۔ ثروت: مال و دولت کی زیادتی۔ صد: سَو۔ چرند: چرنے والے جانور۔ پرند: اُڑنے والے جانور۔ تعمیر کرنا: مکان بنانا۔ وبال جان: جان کا عذاب۔

۳ تیسرے مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۶ قوم کا جواب

بھلا عاد کے لوگ ان سچی باتوں کا کیا جواب دے پاتے؟ جب ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا، کچھ لوگوں نے کہا: ہود! تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ کیا تم ہم سے یہ چاہتے ہو کہ ہم اپنے تمام معبودوں کو چھوڑ دیں، جن کو ہمارے آباء و اجداد ایک طویل زمانے سے پوجتے چلے آئے ہیں، کیا تمھارا منشا یہ ہے کہ ہم صرف ایک ہی معبود کی عبادت کریں؟ تو غور سے سن لو! نہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑیں گے اور نہ تم پر ایمان لائیں گے، ہماری ضرورتیں اَن گنت، ہماری حاجتیں بے شمار، بھلا ایک معبود ہماری ساری ضرورتیں کیسے پوری کر سکتا ہے؟

جب حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کا یہ بے تکا جواب سنا تو آپ کو بڑا رنج ہوا اور آپ نے کہا: ایسا لگتا ہے کہ تم پر پروردگار کی پھٹکار پڑ گئی ہے اور اس کا غضب ٹوٹ پڑا ہے، ذرا ہوش میں آؤ، کیا تم مجھ سے ان بتوں کے لیے لڑ جھگڑ رہے ہو، جن کے نام فرضی ہیں اور ان کے ناموں کو تو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نہ تو کوئی سند نازل کی اور نہ دلیل۔ اگر تمھارے پاس کوئی سند ہے تو پیش کرو، ہود علیہ السلام کا یہ جواب سن کر سب اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

بعض لوگوں نے کہا: ہود کی عقل جاتی رہی، بعض نے کہا، ہود کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے دوبارہ نصیحت کی تو جو امیر آدمی تھے تنگ آ کر کہنے لگے، ہود ہمارا خیال ہے کہ تم دیوانے پن میں مبتلا ہو گئے ہو یا تم جھوٹے ہو۔

حضرت ہود علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! نہ میں دیوانہ ہوں، نہ بے وقوف ہوں اور نہ ہی میں جھوٹا ہوں، سچ کہتا ہوں کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں، میں تمھارا رسول ہوں، مجھ کو اللہ نے تمھاری ہدایت کے لیے نبی بنا کر بھیجا ہے، تاکہ میں تم کو اچھی بری باتوں سے آگاہ کروں اور تم کو اس برے دن کے عذاب سے ڈراؤں جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔

اے قوم! میرا کہا مان لو، میں تمھارا خیر خواہ ہوں، اگر میرا کہا مان لوگے تو تمھارا ہی بھلا ہوگا، لیکن قوم کو تو نہ ماننا تھا، نہ مانی۔

الفاظ و معانی: جواب نہ بن پڑنا: لاجواب ہوجانا۔ طویل: لمبا۔ منشا: مقصد۔ بے تکا: بے جوڑ۔ رنج: دُکھ، غم۔ پھٹکار: لعنت۔ اپنا سا منھ لے کر رہ جانا: شرمندگی سے چپ ہوجانا۔ آگاہ کرنا: خبر دینا، بتانا۔

۴ چوتھے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۷ حضرت ہود علیہ السلام کی نرمی

حضرت ہود علیہ السلام برابر اپنی قوم کو سمجھاتے اور نصیحت کرتے رہے، نرمی اور محبت کے ساتھ ان کو اللہ کی دعوت دیتے رہے، مگر ان پر کیا اثر ہوتا، جب کہ وہ گناہ و معصیت میں سر تا پا ڈوبے ہوئے تھے اور شرک و بت پرستی ہی ان کے شب و روز کا مشغلہ تھا اور گناہ کرتے کرتے ان کے قلوب سیاہ ہوگئے تھے، حضرت ہود علیہ السلام نے بہت چاہا، مگر ان کے دل ایمان کے نور سے منور نہ ہوسکے، انھوں نے ایمان کی روشنی لینی ہی نہ چاہی۔ کوئی کیسے دیتا، ان کو تو ظلمت و تاریکی ہی پسند تھی۔

حضرت ہود علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! کل تک تم مجھ کو اپنا بھائی اور رفیق سمجھتے تھے اور آج تم نے سب کچھ فراموش کر دیا اور مجھے اپنا دشمن سمجھنے لگے، تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم مجھ سے دوری اور جدائی اختیار کر رہے ہو، کیا تمھیں اندیشہ ہے کہ میں تم کو کسی قسم کا نقصان پہنچاؤں گا یا تم سے کچھ اجرت مانگ لوں گا؟

اے میرے عزیز بھائیو! میں تم کو جو نصیحت کرتا ہوں وہ تمھارے ہی فائدے کے لیے کرتا ہوں، میری تم سے کوئی غرض وابستہ نہیں ہے، میرا صلہ تو مجھے اللہ ہی دے گا، جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔

اے میرے عزیز دوستو! کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم اللہ پر ایمان لے آؤ گے تو تمھارا مال واسباب ضائع ہو جائے گا، تمھاری زراعت ویران ہو جائے گی یا تمھاری خوش حالی میں خلل آجائے گا؟ تو سن لو ایسا ہرگز نہیں ہے، اللہ کی قسم! اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ گے تو تمھارا کچھ نقصان نہ ہوگا، بلکہ اللہ تعالیٰ تمھاری عمروں کو دراز فرمائے گا، تمھارے اہل وعیال میں برکت دے گا، تمھاری کھیتی کی پیداوار میں ترقی دے گا، تمھارے جسموں میں اور زیادہ قوت وتوانائی عطا فرمائے گا۔

اے میرے بھائیو! خوب غور سے سن لو: میں اللہ کا نبی ہوں، اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو۔

الفاظ ومعانی: معصیت: نافرمانی۔ سرتاپا: سر سے پاؤں تک۔ قلوب: دل۔ سیاہ: کالا۔ منور: روشن۔ ظلمت: اندھیرا۔ رفیق: دوست، ساتھی۔ غرض: ضرورت، مطلب۔ وابستہ: بندھا ہوا، لگا ہوا۔ صلہ: بدلہ، انعام۔ خلل: کمی، خرابی۔ دراز: لمبا۔ توانائی: طاقت۔

۴ چوتھے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸ قوم کا تنگ آکر جواب دینا

قوم نے حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت سنی اور لاجواب ہو گئے، اپنی شرمندگی اور سبکی مٹانے کے لیے کہنے لگے: اے ہود! ہمارا معبود تم سے خفا ہو گیا ہے، اس کی ناراضگی کی وجہ سے تمھاری عقل ٹھکانے نہیں رہی، یہ ہمارے معبودوں ہی کے غصے کا اثر ہے کہ تم سے ایسی بہکی بہکی باتیں سرزد ہو رہی ہیں۔

حضرت ہود علیہ السلام نے کہا: ارے یہ معبود، یہ پتھر کی مورتیاں ہیں، تمھارے ہاتھوں کی تراشی ہوئی ہیں، یہ کیا خفا ہوں گی اور یہ کیا نفع نقصان پہنچائیں گی؟ یہ پتھر کی بے جان مورتیاں نہ بول سکتی ہیں، نہ سن سکتی ہیں، نہ چل سکتی ہیں، یہ میری عقل کیا خراب کریں گی؟

بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ خود تمھاری عقلیں ٹھکانے نہیں رہیں اور تمھارے دلوں سے خیر وشر کی شناخت اُٹھ گئی ہے، اور تمھارے قلوب پر مہر لگ چکی ہے۔

سن لو! یہ تمھارے معبود نہ کسی کے ساتھ بھلائی کر سکتے ہیں نہ برائی، نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر، نفع نقصان پہنچانا، مال و اولاد عطا کرنا سب اللہ کے اختیار میں ہے، مخلوق کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے، اللہ کے قبضے میں سب کچھ ہے، اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا، تم اس کے حکم کے بغیر ایک تنکا بھی نہیں اٹھا سکتے۔

کان کھول کر سن لو! نہ میں تم سے ڈرتا ہوں، نہ تمھارے معبودوں سے، مجھے ان سے نفرت ہے، اگر تم اور تمھارے سارے معبود مل کر مجھے ستائیں، تب بھی میں نہ ڈروں گا، میں اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتا ہوں جو میرا بھی پروردگا ہے اور تمھارا بھی۔

الفاظ و معانی: سبکی: بے عزتی، رسوائی۔ سرزد ہونا: ظاہر ہونا۔ خیر: بھلائی، اچھائی۔ شر: بُرائی۔ شناخت: پہچان۔

۵ پانچویں مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

سبق ۹ قومِ عاد کی عداوت

عاد نے سب کچھ سنا اور دیکھا مگر چند لوگوں کے سوا اکثر لوگ ایمان نہ لائے، رفتہ رفتہ ان کی مخالفت اور سرکشی بڑھتی ہی چلی گئی، حق کے خلاف ان کی زبانیں دراز ہوتی چلی گئیں، حضرت ہود علیہ السلام کی تذلیل وتکذیب کے درپے ہو گئے اور کھلم کھلا ان کو مجنون اور خَبطی کہنے لگے۔

حضرت ہود علیہ السلام نے ان کو عذاب سے ڈرایا اور کہا کہ اے قوم! مجھے تم پر ایک ہیبت ناک عذاب کا اندیشہ ہے، جو تمھارے سارے ٹھاٹ باٹ کو خاک میں ملا دے گا اور تمھاری ساری آبادی کو عبرتناک تباہی کے گھاٹ اتار دے گا۔

قوم نے عذاب کی دھمکی سنی تو مذاق کرنے لگے، اور کہنے لگے، اے ہود! اب بس بھی

کرو، اب ہم سے تمھاری شب و روز کی نصیحتیں نہ سنی جاتیں۔ اگر تم اپنے قول میں صادق ہو تو لے آؤ وہ عذاب، جس کی دھمکی سے تم ہمیں بار بار ڈراتے ہو۔

حضرت ہود علیہ السلام اس جواب سے بہت غم زدہ ہوئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے روبرو ہاتھ اُٹھا دیے اور دعا کی: اے میرے رب! میری نصرت فرما، ان لوگوں نے تو مجھے جھوٹا قرار دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ یہ لوگ اپنی کرنی پر نادم و شرمسار ہوں گے۔

الفاظ و معانی: عداوت: دشمنی۔ دراز: لمبا۔ تذلیل: بے عزت کرنا۔ تکذیب: جھٹلانا۔ درپے ہونا: پیچھے پڑنا۔ مجنون: پاگل، دیوانہ۔ خبطی: پاگل۔ ہیبت ناک: خوف ناک۔ قول: بات۔ صادق: سچا۔ نصرت: مدد۔ کرنی: کام۔ شرمسار: شرمندہ۔

۵ پانچویں مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

سبق ۱۰ عذاب کی آمد

ایک طویل عرصے سے اس شہر میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برسا تھا، زمین بالکل پیاسی تھی، پیڑ پودے خشک ہو رہے تھے، پھول پتے کُملا رہے تھے، تالاب اور وادیاں سوکھ گئی تھیں، چوپائے بلبلا رہے تھے۔ ہر ایک کو بارش کا سخت انتظار تھا، بار بار آنکھیں پُر امید ہو کر آسمان کی طرف اُٹھتیں، لیکن ناکام پلٹ آتیں کہ آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوتا، پوری قوم بدحالی کا شکار ہوتی جا رہی تھی، اچانک ایک روز انھوں نے دیکھا کہ ابر کا ایک ٹکڑا ان کی وادیوں کی جانب چلا آ رہا ہے، اتنا دیکھنا تھا کہ سب کے سب خوشی سے چلا اٹھے، یہ برسنے والا بادل ہے، یہ برسنے والا بادل ہے، بچے بوڑھے، مرد، عورتیں سب خوشی سے رقص کرنے لگے، شور پر شور مچانے لگے، لیکن ہود علیہ السلام ابر دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ برسنے والا بادل نہیں ہے، یہ رحمت کا ابر نہیں ہے، بلکہ عذاب کا ابر ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام نے قوم سے کہا: تم اس کو رحمت کی گھٹائیں سمجھتے ہو، تم اس کو بارش کا بادل سمجھتے ہو، یہ ابر باراں نہیں ہے، اس میں ہوا ہے اور ہوا میں دردناک عذاب ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے ایمان والوں کو اپنے ساتھ لیا اور اس بستی سے نکل گئے۔ دفعتہً بادِ صرصر کے سخت جھونکے چلنے لگے اور دم بدم تیز ہونے لگے اور اتنے تیز کہ نہ کانوں نے سنا ہوگا، نہ آنکھوں نے دیکھا ہوگا۔

بڑی بھیانک صورت حال تھی، آندھی کی رفتار بڑھتی ہی جا رہی تھی، گرد ایسی اڑ رہی تھی کہ پورا ماحول تاریک ہوگیا، ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا، لوگ بدحواس ہو کر اپنے اپنے گھروں میں گھس گئے اور در و دیوار سے دبک دبک کر کھڑے ہو گئے، عورتیں چیخ و پکار کر رہی تھیں، لڑکے روتے بلکتے اور شور مچاتے تھے اور سہم سہم کر اپنی ماؤں سے لپٹ جاتے۔

جھونکے تیز سے تیز تر ہوتے گئے، یہاں تک کہ بڑی بڑی بلند و بالا عمارتیں، جن پر انھیں بڑا ناز تھا، دھڑا دھڑ گر رہی تھیں، جیسے خزاں کے موسم میں درختوں کے پتے گرتے ہیں، بڑے بڑے تناور درخت جڑ سے اکھڑ اکھڑ کر گر رہے تھے، جانور ہوا کے زور سے ایسے اڑتے تھے جیسے گھاس پھوس۔

یہ آندھی آٹھ دن اور سات راتیں ان پر مسلط رہی، جس نے ساری بستی کو تہ و بالا کر دیا، پوری آبادی ویران اور تباہ ہوگئی، لاشیں ایسی پڑی تھیں جیسے کھجور کے کٹے ہوئے درخت پڑے ہوں، ایسا ہیبت ناک سماں تھا اور ایسا عبرت خیز منظر تھا کہ الامان، الحفیظ!

پورے شہر پر سکوت کا راج تھا، ہر جگہ اداسی چھائی ہوئی تھی، در و دیوار سے حسرت برس رہی تھی، جن بلند و بالا مکانوں کو بنانے میں انھوں نے اپنی پوری زندگی گنوائی تھی، اسی کے نیچے دفن ہو کر رہ گئے۔

حضرت ہود علیہ السلام اور مسلمانوں نے اپنے ایمان کی بدولت نجات پائی، اللہ نے ان کو اپنی حفاظت میں رکھا، عاد نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، اپنے پیغمبر کو جھٹلایا، اس کا بدلہ یہ ملا کہ اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوئے اور انھیں کوئی نہیں بچا سکا، اور کون بچا سکتا ہے اللہ

کے عذاب سے۔ یقیناً اللہ کی پکڑ بڑی زبردست ہے۔ اس سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

حضرت ہود علیہ السلام پر اللہ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

الفاظ و معانی: خشک: سوکھا۔ کملانا: مرجھانا۔ بلبلانا: تڑپنا، بے قرار ہونا۔ ابر: بادل۔ رقص کرنا: ناچنا۔ باراں: بارش۔ بادِ صرصر: تیز و تند ہوا۔ دم بہ دم: لگاتار۔ گرد: دھول۔ بدحواس: حیران، پریشان۔ خزاں: پت جھڑ کا موسم۔ مسلط: چھایا ہوا۔ تہہ و بالا: اُلٹ پلٹ۔ سکوت: خاموشی۔ حسرت: افسوس۔

۵	٦	مہینے میں	۱۴	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین

سبق ۱۱ قومِ ثمود

قوم عاد نے شرک و بت پرستی کی روش اختیار کی، اللہ کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت کو فراموش کر دیا، ان کو دیوانہ، خبطی اور جھوٹا قرار دیا اور ان کی جرأت یہاں تک بڑھ گئی کہ ہود علیہ السلام سے عذاب کا مطالبہ کرنے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو نیست و نابود کر دیا۔ پوری قوم مٹ کر رہ گئی۔ صرف تھوڑے سے لوگ بچے جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے۔

قوم عاد کے تباہ و برباد ہو جانے کے بعد قوم ثمود کا زمانہ آیا، ثمود کو اللہ تعالیٰ نے عاد کا وارث بنایا، عاد کے چھوڑے ہوئے محلوں، چشموں اور باغوں کا ان کو مالک بنایا۔ اس کے علاوہ اور بھی بے شمار نعمتوں سے مالا مال کیا، مال و عیال سے گھر کے گھر بھر دیے، کسی چیز کی کمی نہ تھی، کاشت کاری کے لیے زرخیز زمین تھی، خوبصورت خوبصورت باغات تھے، باغوں کے نیچے نیچے آئینہ کی طرح صاف شفاف نہریں رواں تھیں۔ پھل دار درختوں کی بہتات تھی۔ درختوں کی شاخیں پھلوں اور میووں سے لدی رہتی تھیں اور بہار کے موسم میں پوری فضا گل و غنچوں سے معطر ہو جاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے انھیں سنگ تراشی کا فن دیا تھا۔ یہ لوگ پہاڑ تراشنے کے فن میں بڑے

ماہر تھے۔ بلند پہاڑوں کو تراش کر ایسے ایسے بے مثل محل تعمیر کرتے کہ لوگوں کو حیرت ہوتی، پتھروں میں ایسی دل کش پھول پتیاں اور ایسی خوبصورت خوبصورت جالیاں بناتے کہ دیکھتے ہی بنتا تھا، چٹانوں کے جگر سے ایسے ایسے بیل بوٹے اگاتے کہ معلوم ہوتا تھا بہاروں کے موسم میں پھول کھلے ہیں اور ہنسے پڑتے ہیں۔

غرض زندگی کا سارا عیش و آرام انھیں میسر تھا۔ دنیا ان کے لیے جنت کا نمونہ تھی، نصیبہ ان کا غلام تھا، دولت ان کی کنیز تھی۔

الفاظ و معانی: روش: طریقہ، راستہ۔ نیست و نابود کرنا: بالکل ختم کر دینا۔ کاشت کاری: کھیتی باڑی۔ رواں: جاری، بہتا ہوا۔ گل: پھول۔ غنچہ: کلی، بغیر کھلا ہوا پھول۔ معطر: خوشبودار۔ سنگ تراشی: پتھر کو کاٹنے کا ہنر۔ بے مثل: جس کی مثال نہ ہو۔ دل کش: دل کو کھینچنے والا، خوبصورت۔ بیل بوٹا: پھول پتی۔ میسر: حاصل۔ نصیبہ: قسمت۔ کنیز: لونڈی۔

۶ چھٹے مہینے میں	۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۲ قومِ ثمود کی نافرمانی

ثمود ایسے سرکش ایسے نافرمان تھے کہ حیرت ہوتی ہے! اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو کھاتے، اس کی نہروں، چشموں اور تالابوں سے سیراب ہوتے۔ کھیتی کے غلے سے شکم سیر ہوتے۔ باغوں کے پھلوں کو کھا کھا کر توانائی بڑھاتے اور اللہ ہی کی نافرمانی کرتے۔ کبھی بھولے منہ سے بھی اللہ کی حمد و ثنا نہیں کرتے۔ ایک منٹ کے لیے بھی اس کے آگے سر نہ جھکاتے۔ انھیں ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے خالق کا دھیان نہ آتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہت عطا فرمائی تھی۔ ہر چیز ان کے قبضے میں دے دی، پتھر کو ان کے لیے موم کر دیا تھا، جب چاہیں تراش لیں، وہ ان کے حکم سے منہ نہیں موڑ سکتا تھا۔ لیکن وہ اتنے احمق تھے کہ پتھروں کی مورتیاں بنانے لگے اور اس کی پرستش میں لگ گئے۔ خود ان کے بندے بن گئے اور ان کو اپنا معبود بنا لیا۔

اپنے عالی شان محلوں اور شاندار کوٹھیوں میں ایسے مگن تھے کہ موت سے بالکل غافل

ہو گئے۔ آخرت کی زندگی کو فراموش کر دیا۔ یہ گمان کرنے لگے کہ نہ تو ہم کبھی مریں گے، نہ ان محلوں، باغوں اور چشموں سے کبھی جدا ہوں گے، ان کو یقین تھا کہ موت کی رسائی ہم تک نہیں ہو سکتی۔ بھلا موت ان مضبوط، بلند بالا محلوں کی سرحدیں کیسے پار کر سکتی ہے اور ہم جیسے توانا اور طاقتور آدمی کیسے مر سکتے ہیں؟

اتنا نہیں سمجھتے تھے کہ اسی نافرمانی اور سرکشی کی وجہ سے قوم عاد ہلاک ہوئی، جیسے ہم نے پہاڑ تراش کر مکان بنائے ہیں، ویسے ہی انھوں نے بھی مضبوط اور بلند عمارتیں بنائی تھیں۔ پھر اللہ کے عذاب نے انھیں کس طرح فنا کر دیا۔ اور ان کے محلوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

پر قوم ثمود کو یہ سوچنے سمجھنے کہ فرصت کہاں تھی؟ وہ تو اپنی خوش عیشی میں مست تھے، آنکھوں پر دنیا کی زیب وزینت کی پٹی بندھی تھی اور دلوں پر دبیز پردے پڑے تھے۔

الفاظ و معانی: سیراب ہونا: پینا۔ شکم: پیٹ۔ شکم سیر ہونا: پیٹ بھرنا۔ چھوٹے منھ سے: بددلی سے۔ احمق: بے وقوف۔ مگن: خوش، مست۔ جدا ہونا: الگ ہونا۔ رسائی: پہنچ۔ توانا: طاقتور۔ اینٹ سے اینٹ بجانا: برباد کرنا۔ زیب وزینت: سجاوٹ۔ دبیز: موٹا۔

| ۷ | ساتویں مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں

سبق ۱۳ حضرت صالح علیہ السلام

جب قوم ثمود کفر و بدی میں حد سے تجاوز کرنے لگی تو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ ان کی طرف بھی ایک نبی بھیجا جائے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی امت کی طرف حضرت نوح علیہ السلام کو اور عاد کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

ثمود کی قوم میں ایک شخص تھے، ان کا نام صالح تھا۔ یہ بہت عقلمند، نیک اور اونچے خاندان کے تھے۔ شرافت و ہونہاری کے آثار ان کی پیشانی سے ظاہر ہوتے تھے، ان کی پارسائی کے سبھی قائل تھے۔ جب لوگ آپ کو دیکھتے تو آپس میں کہتے: دیکھو یہ صالح ہیں، عُبَید کے بیٹے۔

لوگوں نے آپ سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔ سمجھتے تھے کہ جب صالح بڑے ہوں گے تو بڑے مرتبے کے مالک ہوں گے۔ ان کی عالی شان حویلیاں ہوں گی۔ خوش نُما باغات ہوں گے۔ برق رفتار سواریاں ہوں گی، نوکر چاکر ہاتھ باندھے حاضر ہوں گے۔

ان کے والد عبید کو بھی اپنے ہونہار فرزند سے بڑی توقعات تھیں کہ میرا بیٹا آگے چل کر اپنی ذہانت سے بڑی دولت و ثروت حاصل کرے گا۔ اور پورے خاندان کا نام روشن کرے گا۔

لیکن بندے کچھ سوچتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو یہ منظور ہوا کہ صالح کو نبوت کا تاج پہنائے۔ ان کو ان کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے کہ وہ لوگوں کو کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکال کر توحید کی روشنی کی طرف لائیں۔ بھلا اس سے بڑی عزت و کامرانی اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر وہ عقل کے اندھے اس شرف و عزت کو کیا سمجھتے؟ ان کی عقلیں تو رنگا رنگ محلوں کے در و دیوار میں کھوئی ہوئی تھیں۔

الفاظ و معانی: بدی: برائی۔ تجاوز: حد سے بڑھنا۔ آثار: نشانیاں۔ پارسائی: نیکی، پرہیزگاری۔ قائل: ماننے والا۔ خوش نما: خوبصورت۔ برق رفتار: بجلی کی طرح تیز رفتار۔ توقعات: امیدیں۔ گھٹا ٹوپ: بہت زیادہ اندھیرا۔ رنگا رنگ: رنگ برنگے۔

ساتویں مہینے میں ۷	دن پڑھائیں ۱۰	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۴ حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت

حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم کے پاس آئے اور بلند آواز سے کہا: اے قوم! اللہ کی عبادت کرو، اللہ کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، پرستش کے لائق صرف وہی ایک ذات ہے۔ اسی کے روبرو اپنے سروں کو جھکاؤ، اسی سے آہ و زاری کرو، اسی سے مرادیں مانگو، اور اسی پر توکل و بھروسہ کرو۔

ذرا یاد کرو کہ وہ کس قدر قدرت و طاقت کا مالک ہے کہ اس نے تم کو وجود بخشا، قومِ عاد کی ہلاکت کے بعد تم کو ان کا جانشین بنایا، اور اس سرزمین پر تمھیں آباد کیا، تمھیں ایسی قوت و توانائی بخشی کہ تم ہموار میدانوں میں بڑے بڑے بلند محل تعمیر کرتے ہو، اور پہاڑوں کو تراش کر عمدہ مکانات بناتے ہو، ذرا سوچو! یہ گھنے گھنے باغ، دل کش رنگ برنگے پھولوں کی کیاریاں، اونچے اونچے ہرے بھرے پہاڑ، بل کھاتی ہوئی ندیاں، لہلہاتی کھیتیاں، چہچہاتے پنچھی یہ سب تمھیں اللہ نے دیا ہے، اور تم ایسے ناشکرے کہ بھول کر بھی کبھی اس کا نام نہیں لیتے، نہ کبھی اس کا شکر ادا کرتے۔ اور اس پر یہ غضب کہ اسے چھوڑ کر حقیر بتوں کی پرستش کرتے ہو!

یہ کیا تماشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا، تم پر طرح طرح کے احسان کیے، تمھارے لیے زمین و آسمان کے خزانے کھولے۔ تمھیں زمین کی بادشاہت عطا کی اور تم ایسے نافرمان اور عقل سے کورے کہ خود کو شجر و حجر کا غلام بنالیا۔ ان کی پوجا کرتے ہو، ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہو، ان سے منتیں مانگتے ہو۔ بھلا یہ گونگے، بہرے تمھاری حاجت روائی کیسے کرسکتے ہیں؟ سننے والی ذات تو اللہ کی ہے، دیکھنے والی ذات تو اللہ کی ہے۔ صرف وہی تمھاری حاجت روائی کرسکتا ہے۔ بس، اسی ایک کی عبادت کرو، اسی سے ڈرو اور میری بات مانو، میں اللہ کی طرف سے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

الفاظ و معانی: آہ و زاری: رونا گڑگڑانا۔ توکل: بھروسہ کرنا۔ ہموار: برابر۔ بل کھاتی ہوئی: یعنی ٹیڑھی سیدھی بہتی ہوئی۔ لہلہانا: جھومنا، ہوا سے ہلنا۔ چہچہانا: چڑیوں کا بولنا۔ پنچھی: چڑیا۔ عقل سے کورا: بے عقل، بے وقوف۔ حاجت روائی: ضرورت پوری کرنا۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۱۵ قوم کا ردِ عمل

قوم کے لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی بات سنی۔ انھیں چاہیے تھا کہ صالح علیہ السلام کی سچی باتوں پر بلا چوں و چرا ایمان لاتے۔ اپنی غلطی پر نادم ہوتے، اللہ سے توبہ کرتے،

اور پاکیزہ زندگی اختیار کرتے۔ لیکن حیرت ہے کہ وہ لوگ بجائے ندامت کے ہٹ دھرمی اور سرکشی پر آمادہ ہوگئے، اور طرح طرح کی باتیں کہنے لگے۔

کچھ لوگوں نے کہا: صالح! تمھارے ہوش تو ٹھکانے ہیں؟ یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا ہم ان بتوں کو چھوڑ دیں، جنھیں ہم زمانے سے پوجتے چلے آئے ہیں، ہمارے فلاں فلاں آباء واجداد نے جس کی پرستش کی، کیا ہم صرف تمھارے کہنے سے اسے چھوڑ دیں؟ بھئی، صحیح بات تو یہ ہے کہ ہمیں اس بات میں بہت شک ہے جس کی تم دعوت دیتے ہو، اور یہ بات ہمارے دل میں نہیں اترتی۔

کچھ لوگوں نے کہا: ہماری قوم میں اتنے بڑے بڑے سرمایہ دار ہیں، جن کے عالی شان رنگ برنگے محل ہیں، ان کے یہاں دولت وثروت کی ریل پیل ہے۔ نبوت وپیغمبری ملتی تو انھیں ملتی، کیا ہمارے بیچ بس یہی رہ گئے تھے نبوت کے لیے! ہمیں تو لگتا ہے یہ جھوٹ کا سہارا لے کر سرداری اور بڑائی کے طالب ہیں۔

کچھ نے کہا: صالح! تم تو بڑی عجیب وغریب باتیں کررہے ہو، ایسی بے سروپا باتیں تو ہم نے کبھی نہیں سنیں۔ ایسا لگتا ہے کہ تم سحر زدہ ہو، تم پر کسی نے سحر کر دیا ہے۔

کچھ نے کہا: صالح! تم تو ہماری تمناؤں کا مرکز تھے، ہم نے تو تم سے بڑی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں۔ تمھارے تابناک مستقبل کا خواب دیکھتے تھے۔ یہ تم کیا کررہے ہو؟ تم تو آباء واجداد کی روایات ہی کو ختم کررہے ہو، اور ہماری ساری تمناؤں کا خون کررہے ہو۔

غرض جتنے منھ تھے اتنی باتیں۔ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا: میرے بھائیو! تم بت پرستی کے لیے آباء واجداد کی دلیل دے رہے ہو۔ یہ تو بڑی گری ہوئی بات ہے۔ اور جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی ہدایت کی روشنی میں کہہ رہا ہوں، میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر قائم ہوں۔ نہ تو مجھ پر کسی نے جادو کیا ہے، نہ ہی میں سحر زدہ ہوں۔ نہ مجھے مال ومنال کی چاہت ہے، نہ ہی کسی جاہ ومرتبے کی جستجو۔ میری محنتوں کا صلہ تو مجھے اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔ میں تو صرف تمھاری خیر خواہی چاہتا ہوں، کہ تم

اللہ کے نیک بندے بن جاؤ۔ اور دونوں جہاں میں سرخرو ہو جاؤ۔

الفاظ ومعانی: بلا: بغیر۔ چوں وچرا: حیلہ بہانا۔ بلا چوں وچرا: بغیر کوئی بہانہ بنائے۔ ندامت: شرمندگی۔ آمادہ: تیار۔ سرمایہ دار: دولت مند، مال دار۔ ریل پیل: زیادتی، بھرمار۔ طالب: چاہنے والا۔ بے سروپا: غلط، بے بنیاد۔ سحر زدہ: جس پر جادو کیا گیا ہو۔ تابناک: روشن۔ روایات: یعنی وہ چیزیں جو پچھلے لوگوں سے ہوتی ہوئی چلی آئی ہوں۔ جستجو: تلاش۔

۸ آٹھویں مہینے میں	۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۶ معجزے کا مطالبہ

حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم کو مسلسل سمجھاتے رہے۔ طرح طرح سے وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ ہر چند کوشش کی کہ قوم اپنے انجامِ بد سے آگاہ ہو جائے۔ اور ایمان و یقین کی ڈگر پر لگ جائے۔ لیکن قوم پر آپ کی پند و نصیحت کا کچھ اثر نہ ہوا۔ سوائے چند محتاج و فقیر اور درماندہ لوگوں کے کوئی بھی ایمان نہ لایا، ایک دن آپ اپنی قوم کو سمجھاتے ہوئے کہہ رہے تھے: میرے بھائیو! میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، اللہ سے ڈرو، میری بات مانو۔ اور اس خام خیالی سے باز آجاؤ کہ تم اللہ کی معصیت کر کے مامون رہو گے۔ اور ان باغوں اور گلشنوں میں، چشموں اور آبشاروں میں، کھیتوں اور کھلیانوں میں ہمیشہ دادِ عیش دیتے رہو گے، یاد رکھو! اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ قوم نوح، قوم عاد تم سے بھی زیادہ قوت و توانائی کی مالک تھیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ روئے زمین پر ہم سے زیادہ قوت و اقتدار کا مالک کوئی نہیں ہے۔ لیکن اللہ کے عذاب کے سامنے وہ بھی نہ ٹک سکے، صفحۂ ہستی سے ان کا وجود مٹ گیا، قوم نے یہ باتیں سنیں، کہنے لگے: صالح! تم بھی ہماری ہی طرح ایک بشر ہو، ہم کیسے تمھیں نبی مان لیں؟ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو، تو کوئی نشانی اور معجزہ دکھاؤ۔

حضرت صالح علیہ السلام نے کہا: تم کون سی نشانی چاہتے ہو؟

قوم نے کہا: اگر تم سچے ہو تو اس سامنے والے پہاڑ سے ایسی اونٹنی نکالو، جس کو اسی وقت بچہ پیدا ہو۔ قوم سمجھتی تھی اونٹنی پہاڑ سے تو نکل نہیں سکتی۔ اونٹنی تو اونٹنی ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اب تو یقین ہے کہ صالح سے کچھ نہ بن پڑے گا اور ہزیمت اٹھائیں گے۔

قوم اللہ کی قدرت سے نا آشنا تھی کہ وہ جو چاہے دم کے دم میں کر دے، اس کے لیے کوئی چیز بھی مشکل نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ انھوں نے دعا کی اے اللہ! جو کچھ یہ دیکھنا چاہتے ہیں ان کو دکھا دے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، ہر شئے پر حاوی ہے۔ دفعتہً پہاڑ کے اندر جنبش پیدا ہوئی۔ چٹان شَق ہو گئی اور اس میں سے ایک اونٹنی نمودار ہوئی، نکلتے ہی اس نے بچہ جنا۔ لوگ چپ چاپ اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ حیرت کے مارے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ جن کے دلوں کی تختیاں صاف تھیں، انھوں نے فوراً ایمان قبول کر لیا۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہ لائے اور سرکشی پر کمر بستہ رہے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے تنبیہ فرمائی، دیکھو خبردار! یہ اللہ کی اونٹنی ہے، اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا، ورنہ تم عبرتناک عذاب میں پھنس جاؤ گے۔

الفاظ و معانی: وعظ: دینی بیان و تقریر۔ ہر چند: بہت۔ ڈگر: راستہ۔ درماندہ: مصیبت کا مارا۔ خام خیالی: غلط خیال۔ مامون: محفوظ۔ گلشن: پھلواڑی، باغ۔ آبشار: جھرنا، اونچی جگہ سے قدرتی طور پر گرنے والا پانی۔ دادِ عیش دینا: خوب عیش کرنا۔ اقتدار: حکومت و مرتبہ۔ صفحۂ ہستی: دنیا۔ بشر: انسان۔ ہزیمت اُٹھانا: ہار جانا۔ نا آشنا: نہ جاننے والا۔ شئے: چیز۔ حاوی: غالب، گھیرنے والا۔ جنبش: ہلنا۔ شَق ہونا: پھٹ جانا۔ نمودار: ظاہر۔ کمر بستہ: تیار۔

| ۹ | نویں مہینے میں | ۱۳ | دن پڑھائیں

سبق ۱۷ کافر سرمایہ داروں کا نادار مسلمانوں کو بہکانا

مالداروں اور سرمایہ داروں نے جب دیکھا کہ بعض غریب اور نادار قسم کے لوگ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو وہ بہت بے چین ہوئے کہ ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ سب ایمان لے آئیں۔ ان کی جماعت مضبوط ہو جائے۔ اور ہم ایک طرف تنہا رہ جائیں۔ دوڑے ہوئے ایمان والوں کے پاس آئے، اور کہنے لگے، تمھاری عقلوں پر پتھر پڑ گئے ہیں کہ صالح کی باتوں میں آگئے، اور اس پر ایمان لے آئے؟ ذرا عقل سے کام لو اور غور کرو، وہ کیسی بے پَرکی اڑاتے ہیں اور کیسی بے عقلی کی باتیں کرتے ہیں کہ جب تم مرجاؤ گے اور گل سڑ کے مٹی ہو جاؤ گے، تمھاری ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی، تو تم دوبارہ

زندہ کیے جاؤ گے! یہ تو بالکل عقل سے پرے بات ہے۔ تو کیا تم لوگ واقعی یہ جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں؟

مسلمانوں نے جواب دیا: ہاں! ہم ان کے لائے ہوئے ہر پیغام پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ ان کی بتلائی ہوئی ہر بات کو پتھر کی لکیر سمجھتے ہیں۔ یہ جواب سن کر وہ لوگ بڑے برہم ہوئے، کہنے لگے: جاؤ، سن لو تم جن چیزوں پر ایمان رکھتے ہو، ہم برملا اس کا انکار کرتے ہیں۔ اس کو جھٹلاتے ہیں۔ ان باتوں کا اہل ایمان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ ایمان پر مضبوطی سے جمے رہے۔

الفاظ و معانی: نادار: غریب۔ عقل پر پتھر پڑنا: عقل ختم ہونا۔ بے پر کی اڑانا: غلط بات کہنا، گپ اڑانا۔ بوسیدہ: پھٹا پرانا، گلا سڑا۔ پَرے: دور۔ صدقِ دل: سچے دل۔ برہم: غصہ۔ برملا: کھلم کھلا۔

۹ نویں مہینے میں ۷ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین	

سبق ۱۸ قوم کی بدبختی

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی بڑی عجیب و غریب تھی۔ جب وہ جنگل چرنے آتی تو قوم کے سارے مویشی بھاگ جاتے، جب وہ پانی پینے کے لیے نکلتی تو تالابوں اور چشموں سے سب جانور ڈر کر نکل بھاگتے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے جب یہ معاملہ دیکھا تو باری مقرر کر دی۔ ایک دن یہ اونٹنی چارے پانی کے لیے نکلے گی اور ایک دن قوم کے تمام مویشی نکلیں گے۔ بس پھر یہ دستور ہو گیا، ایک دن اونٹنی جنگل جاتی تھی، دوسرے دن شہر کے تمام مویشی جاتے تھے۔

لیکن قوم کو یہ کب گوارا ہو سکتا تھا کہ ان کے جانوروں کا ایک دن چھن جائے، اور وہ پورے دن بھوکے پیاسے گھر میں قید رہیں۔ وہ دل ہی دل میں اس اونٹنی سے جلنے لگے کہ اس کی وجہ سے ہمارے جانور جنگل میں ٹھہر نہیں سکتے اور بدک کر بھاگنے لگتے ہیں۔

حضرت صالح علیہ السلام ان کو ڈرا چکے تھے کہ اگر اللہ کی اونٹنی کے ساتھ بدسلوکی کرو گے تو

تمھارا انجام اچھا نہ ہوگا۔ مگر یہ قوم بڑی سرکش تھی، ان کی آنکھوں کا پانی ڈھل چکا تھا، چپکے چپکے اس کے قتل کی تجویز کرنے لگے، ایک نے کہا: اس کو کون قتل کرے گا؟ دوسرے نے کہا: میں قتل کروں گا، تیسرے نے کہا: میں قتل کروں گا۔ پھر وہ دونوں جنگل گئے اور اونٹنی کی گھات میں بیٹھ گئے، جب اونٹنی نکلی تو پہلے ایک آدمی نے تیر مارا، دوسرے نے اس کے پاؤں کاٹ دیے، اور وہ مرگئی۔

الفاظ و معانی: بدبختی: بدقسمتی۔ مویشی: جانور جیسے گائے، بیل، گدھے، گھوڑے وغیرہ۔ دستور: قانون۔ بدکنا: ڈر کر چونکنا۔ آنکھوں کا پانی ڈھل جانا: بے شرم ہو جانا۔ تجویز: رائے مشورہ۔ گھات: تاک، وہ جگہ جہاں شکار کے انتظار میں بیٹھیں۔

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۸ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۹ دردناک عذاب

حضرت صالح علیہ السلام کو اونٹنی کے قتل کی خبر ملی، تو حزن و ملال میں ڈوب گئے، اور آب دیدہ ہو کر فرمانے لگے: تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں تین دن اور مزے اڑا لو، پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

اس قوم میں نو آدمی تھے جو انتہائی بدمعاش اور شریر تھے، انھوں نے کہا: آج رات ہم صالح کے گھر پر شب خون ماریں گے اور صالح اور ان کے گھر والوں کو موت کی نیند سلا دیں گے۔ اور اگر کوئی تفتیش کرے گا تو کہہ دیں گے کہ ہمیں نہیں معلوم، ہم کیا جانیں۔ مگر جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرے اسے کون مار سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کی حفاظت کی، کوئی کچھ نہ کر سکا۔

چوتھے دن صبح ہوتے ہوتے سخت زلزلے کے ساتھ ایسی ہیبت ناک اور دل دہلانے والی چیخ شروع ہوئی کہ خدا کی پناہ! لوگوں کے دل دہل گئے، جگر پارہ پارہ ہو گئے۔ سارے شہر میں افراتفری مچ گئی۔ اور ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔

مکان ریت کے تودوں کی طرح گر رہے تھے۔ درخت جڑوں سے اُکھڑ اُکھڑ کر گر

رہے تھے اور آواز دم بدم تیز ہوتی ہی جارہی تھی۔

چند لمحوں میں دیکھتے ہی دیکھتے سارا شہر تباہ ہوگیا، اونچے اونچے محلات پیوند زمین ہوگئے اور یہ لوگ اپنی رنگ برنگی کوٹھیوں کے ملبے میں دفن ہوگئے۔ عذاب کے بعد اس شہر کا حلیہ ہی بدل گیا۔ وہ عالی شان محل، وہ اونچی اونچی کوٹھیاں، وہ پھل پھول والے دلکش باغات، وہ تالاب وہ چشمے سب تہس نہس ہوگیا۔

سارا شہر سنسان پڑا ہے۔ وہ شہر جو تھوڑی دیر پہلے حُسن و جمال کی تصویر تھا، اب وہی شہر عبرت کی تصویر بن گیا اور وہاں کے باشندے عبرت کا قصہ ہوگئے اور آج بھی ان کی ویران عمارتوں کے کھنڈرات موجود ہیں، جو اپنی عبرتناک تباہی کی داستان سنا رہے ہیں۔

ہمارے نبی ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے جاتے وقت اس شہر سے گزرے تو صحابہ ﷡ نے ثمود کے کنویں سے پانی نکالا، آٹا گوندھا اور گوشت پکنے کے لیے ہانڈیاں چولھے پر چڑھادیں۔ آپ ﷺ کو خبر ہوئی تو حکم دیا کہ ہانڈیاں اُلٹ دو اور آٹا اونٹوں کو کھلا دو، صحابہ ﷡ نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہاں سے آگے بڑھے تو اس کنویں پر آئے جہاں سے اللہ کی اونٹنی سیراب ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی قوموں کے یہاں مت جاؤ جن پر عذاب آیا ہو۔ مجھے اندیشہ ہے تمھیں بھی ویسا ہی عذاب پکڑ لے جیسا کہ ان کو پکڑا، تو سنو ایسے لوگوں کے یہاں مت جاؤ۔

اللہ کی پناہ! اللہ اپنے عذاب سے اور دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

الفاظ و معانی: حزن وملال: رنج وغم۔ آب دیدہ ہونا: آنکھوں میں آنسو بھر آنا۔ شب خون مارنا: رات کے وقت حملہ کرنا۔ تفتیش: چھان بین، پوچھ تاچھ۔ پارہ پارہ: ٹکڑے ٹکڑے۔ افراتفری: ہل چل، کھلبلی۔ تُودہ: ڈھیر۔ محلات: یعنی محل۔ پیوند زمین ہونا: یعنی مٹی میں مل جانا۔ ملبا: گرے ہوئے مکان کی اینٹیں مٹی وغیرہ۔ حلیہ: شکل وصورت۔ سُنسان: خالی، اداس۔ داستان: قصہ۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

پہلے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: تجوید کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بتایئے اور تجوید کا حکم بھی بتایئے۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ علق کی پہلی ۹ر آیتیں سنایئے۔
حدیث	آداب و دعائیں	: ① کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' کا فائدہ بتایئے۔ ② دسترخوان اٹھانے کی دعا ترجمے کے ساتھ سنایئے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے اور وہ کون کون سی ہیں؟ ② اللہ تعالیٰ کی چند صفات بیان کیجیے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ① آپ ﷺ کا لباس عام طور پر کیسا ہوتا تھا؟ ② آپ ﷺ کو کھانے میں کون سی چیزیں پسند تھیں؟ ③ آپ ﷺ کا عصر اور عشا کی نمازوں کے بعد کیا معمول تھا؟
زبان	عربی	: چاک، رجسٹر، اسپتال، روشنائی کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟
	اردو	: تنومند، سہا، سماں، شاداب، عیش و عشرت کے معنی بتایئے۔

دوسرے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: لحن کی قسمیں بتایئے اور لحن خفی کی تعریف بتایئے۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ علق سنایئے۔
حدیث	آداب و دعائیں	: ① وضو کے آداب بتایئے۔ ② غسل یا سونے کے لیے کپڑا اتارنے کی دعا سنایئے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① علم غیب کس کو حاصل ہے؟ ② اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

اسلامی تربیت	سیرت	: ① آپ ﷺ کے بات کرنے کا طریقہ کیسا تھا؟ ② درخت کے نیچے کافر کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟ ③ اصحابِ صفہ کون لوگ تھے اور ان کے کھانے پینے کا کیا انتظام تھا؟
زبان	عربی	: ① یہ تختہ سیاہ ہے، وہ کھیل کا میدان ہے، وہ پنسل ہے، ان جملوں کی عربی بنایئے۔ ② تِلْكَ مِخْفَقَةٌ. ذٰلِكَ مَطَارٌ. هٰذِهٖ سَاعَةٌ ان جملوں کا اُردو میں ترجمہ کریں؟
	اردو	: زرخیز، نیل گوں، ناتواں اور سرکش کے معنی بتایئے۔

تیسرے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: لحن جلی اور لحن خفی کا حکم بتایئے۔
	حفظ سورۃ	: سورہ بینہ کی پہلی ۴ آیتیں سنایئے۔
حدیث	آداب و دعائیں	: ① جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو کون سی دعا پڑھے۔ ② افطار کرنے اور افطار کے بعد کی دعا سنایئے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① اللہ تعالیٰ ہر جاندار کو اس کے مناسب غذا دیتے ہیں، مثال سے بتایئے۔ ② کیا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں اس کا کوئی شریک ہے؟ ③ توحید کا مطلب بتایئے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ① آپ ﷺ کا برابری کے برتاؤ کا کوئی ایک واقعہ بتایئے۔ ② آپ ﷺ کی تواضع (عاجزی) کا ایک واقعہ بتایئے۔ ③ آپ ﷺ کی بہادری کا ایک واقعہ بتایئے۔
زبان	عربی	: ① وہ کون ہے؟ وہ استاذ ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ درس گاہ ہے۔ ان جملوں کی عربی بنایئے۔ ② هَلْ هٰذَا مَلْعَبٌ؟ نَعَمْ. هٰذَا مَلْعَبٌ. أَنَا طَوِيْلٌ. هَلْ أَنْتَ صَغِيْرٌ؟ ان جملوں کا اُردو میں ترجمہ کیجیے۔
	اردو	: واقف، فراموش کرنا، ثروت، صدا اور وبالِ جان کا معنی بتایئے۔

چوتھے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: استعاذہ کسے کہتے ہیں اور استعاذہ کی کیفیت بتائیے۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ بینہ سنائیے۔
حدیث	آداب ودعائیں	: ① مسجد کے آداب بتائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① چار فرشتوں کے نام اوران کے کام بتائیے۔ ② حفظہ کن فرشتوں کو کہتے ہیں؟ ③ فرشتوں کی غذا کیا ہے؟
اسلامی تربیت	سیرت	: ① عرب والے آپ ﷺ کو کیا کہہ کر پکارتے تھے؟ ② آپ ﷺ کے وعدے کی سچائی کا عبداللہ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟ ③ فتح مکہ کے وقت آپ ﷺ نے کیا وعدہ فرمایا؟
زبان	عربی	: ① ایک فریج ،فریج ،کوئی گاڑی، گاڑی۔ایک ہوائی اڈا، ہوائی اڈا کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔ ② رِسَالَةٌ. اَلرِّسَالَةُ. صَيْدَلِيَّةٌ. اَلصَّيْدَلِيَّةُ. اَلْبُسْتَانِيُّ مُجْتَهِدٌ. اَلزَّهْرُ جَمِيْلٌ ان جملوں کا اُردو میں ترجمہ کیجیے۔
	اردو	: جواب نہ بن پڑنا۔اپنا سا منہ لے کر رہ جانا۔صلہ اور خلل کے معنی بتائیے۔

پانچویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: بسملہ کسے کہتے ہیں؟اور کب پڑھیں گے؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ علق اور سورۂ بینہ سنائیے۔
حدیث	آداب ودعائیں	: صبح وشام کی دعائیں اوران کی فضیلت بتائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① آسمانی کتابیں کیوں نازل ہوئیں؟ ② قیامت تک کس کتاب پر عمل کیا جائے گا؟ ③ قرآن کریم کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟

اسلامی تربیت	سیرت	: ① طائف والوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ ② صحابی نے کیا واقعہ سنایا کہ آپ ﷺ رو پڑے؟ ③ آپ ﷺ کا پسینہ کیسا تھا؟
زبان	عربی	: ① ایرپورٹ صاف ستھرا ہے۔ کتاب تپائی پر ہے۔ طالب علم کے لیے۔ مدرسہ تک۔ ان جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔ ② عَلَی الشَّجَرَةِ، بِالْمَاءِ. اَلْعِلْمُ نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ. اَلطَّائِرَةُ قَادِمَةٌ مِنَ الْهِنْدِ ان جملوں کا اُردو میں ترجمہ کیجیے۔
	اردو	: سکی، ہیبت ناک، نفرت اور بلبلانا کے معنی بتائیے۔

چھٹے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: کل مخارج کتنے ہیں؟ ہمزہ اور ہا کا مخرج بتائیے۔
	درس قرآن	: ① تعوذ کا لفظی ومحاوری ترجمہ سنائیے۔ ② "بسم اللہ" پڑھنے کے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں؟ ③ سورۂ فاتحہ کی فضیلت بتائیے۔
حدیث	درس حدیث	: حدیث نمبر ۱ ترجمے کے ساتھ سنائیے۔
عقائد و مسائل	مسائل	: فرض، سنت مؤکدہ اور حرام کس کو کہتے ہیں؟
	نماز	: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب منائی جاتی ہے؟
اسلامی تربیت	آسان دین	: ① بسم اللہ سے ہر کام کو شروع کرنے کی حدیث میں کیا فضیلت آئی ہے؟ ② ماں باپ کو محبت کی نظر سے دیکھنے کا کیا ثواب ہے؟ ③ والدین کی نافرمانی کی حدیث میں کیا وعید آئی ہے؟
زبان	عربی	: ① قلم بستے میں ہے۔ کتاب لائبریری میں ہے۔ اسٹیشن صاف ستھرا ہے۔ ان جملوں کی عربی بتائیے۔ ② اَلثَّوْبُ فِي الدُّوْلَابِ. اَلطَّعَامُ لَذِيذٌ. كَيْفَ الطَّبْشُوْرُ؟ ان جملوں کا اُردو میں ترجمہ کیجیے۔
	اردو	: دم بہ دم، سکوت، روش اور دل کش کے معنی بتائیے۔

ساتویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: قاف، کاف اور ہائے غیر مدہ کا مخرج بتائیے۔
	درس قرآن	: ① سورۂ فاتحہ کا ترجمہ سنائیے۔ ② اللہ تعالیٰ کی عبادت اور صرف اسی سے مدد کیوں مانگنا چاہیے؟
حدیث	درس حدیث	: ① قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ ② وضو کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟
عقائد و مسائل	مسائل	: وضو کے مکروہات سنائیے۔
	نماز	: عیدین کی نماز کا وقت بتائیے۔
اسلامی تربیت	آسان دین	: ① دین کا علم دنیا کے لیے حاصل کرنے والے شخص کے بارے میں کیا وعید ہے؟ ② ابلیس حضرت آدم و حوا علیہما السلام اور ان کی اولاد کا دشمن کیوں ہو گیا۔ ③ اسلام میں خوشی کے کون کون سے دن متعین کیے گئے ہیں؟
زبان	عربی	: ① وہ پرندہ درخت پر ہے، وہ خوبصورت ہے۔ وہ ایک باورچی ہے، وہ گھر میں ہے۔ وہ بہن ہے، ان جملوں کی عربی بنائیے۔ ② ذٰلِكَ طَالِبٌ. هُوَ ذَاهِبٌ إِلَى الْكُلِّيَّةِ. هَلْ أَنْتَ قَادِمٌ مِنْ دِلْهِي؟ اَلْحَقِيْبَةُ لَيْسَتْ بِقَدِيْمَةٍ. اَلشَّايُ لَيْسَ بِبَارِدٍ۔ ان جملوں کا اُردو میں ترجمہ کیجیے۔
	اُردو	: رسائی، اینٹ سے اینٹ بجانا، آثار اور خوش نما کے معنی بتائیے۔

آٹھویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: دانتوں کے نام اور ان کی تعداد اشعار میں سنائیے۔
	درس قرآن	: ① جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا وہ کون لوگ ہیں؟ ② معوذتین کی فضیلت بتائیے۔

حدیث	درس حدیث	: ① حدیث نمبر۲ ترجمے کے ساتھ سنائیے۔ ② عام طور پر قبر کا عذاب کس وجہ سے ہوتا ہے؟
عقائد و مسائل	مسائل	: ① سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟ ② سجدۂ سہو کا طریقہ بتائیے۔
	نماز	: ① عیدین کی نماز کا طریقہ بتائیے۔ ② تکبیر تشریق کب پڑھنا واجب ہے؟
اسلامی تربیت	آسان دین	: ① تین مسلم سائنس دانوں کے نام بتائیے۔ ② حضرت فاطمہ ﷝ نے آپ ﷺ سے خادم کیوں طلب فرمایا اور آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟
زبان	عربی	: ① پھول کھلا ہوا نہیں ہے۔ الماری بڑی نہیں ہے۔ تمہارا قلم۔ ان جملوں کی عربی بنائیے۔ ② اَلتِّلْمِيْذَةُ لَيْسَتْ بِكَسْلَانَةٍ، اَلْفِرَاشُ نَاعِمٌ، اَلْوَرْدَةُ مُقَتِّحَةٌ، كُرَّاسَتِيْ، فَصْلُهَا کا اُردو میں ترجمہ کریں۔
	اردو	: آہ وزاری، حاجت روائی، ندامت اور سرمایہ دار کے معنی بتائیے۔

نویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: لام اور را کا مخرج بتائیے۔
	درس قرآن	: ① معوذتین کے نزول کا واقعہ سنائیے۔ ② سورۂ فلق کا ترجمہ سنائیے۔
حدیث	درس حدیث	: ① حدیث نمبر۳ ترجمے کے ساتھ سنائیے۔ ② ہر نبی نے ایمان کے بعد کس بات کا حکم دیا؟ ③ حدیث نمبر۴ ترجمے کے ساتھ سنائیے۔
عقائد و مسائل	مسائل	: ① روزہ کسے کہتے ہیں؟ ② روزے کی فضیلت بتائیے۔
	نماز	: ① نماز کے چند فوائد بتائیے۔ ② فرائض کی کمی کوتاہی کی تلافی قیامت میں کس عبادت سے ہوگی؟

اسلامی تربیت	آسان دین	: ① جھوٹ بولنے کی کیا کیا وعیدیں آئیں ہیں؟ ② سلام میں پہل کرنے والے کے لیے حدیث میں کیا فضیلت آئی ہے؟ ③ جو آپ ﷺ کی سنت کو زندہ کرے گا اسے کیا انعام ملے گا؟
زبان	عربی	: مَدِيْنَتُهٗ جَمِيْلَةٌ. رِسَالَتُكَ عَلَى الْكُرْسِيِّ. صَدِيْقُكَ مُجْتَهِدٌ. جَامِعَتُكَ لَيْسَتْ بِصَغِيْرَةٍ ان جملوں کا اُردو میں ترجمہ کیجیے۔
	اردو	: آبشار، صفحۂ ہستی، حاوی، برملا اور نادار کے معنی بتائیے۔

دسویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: ثا، سین اور میم کا مخرج بتائیے۔
	درس قرآن	: ① سورۂ ناس کا ترجمہ سنائیے۔ ② سورۂ فلق میں کتنی چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے؟
حدیث	درس حدیث	: ① حدیث نمبر ۵ ترجمے کے ساتھ سنائیے۔ ② صدقہ کرنے کے کیا کیا فائدے ہیں؟
عقائد و مسائل	مسائل	: ① روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟ ② کن دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے؟
	نماز	: ① فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں پڑھی جانے والی سنتوں کی کیا فضیلت ہے؟ ② عصر سے پہلے سنت پڑھنے والے کے حق میں ہمارے نبی ﷺ نے کیا دعا فرمائی؟
اسلامی تربیت	آسان دین	: ① آپ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو قرآن کی تلاوت کے سلسلے میں کیا نصیحت فرمائی؟ ② آپ ﷺ کی معافی کا ایک واقعہ بیان کیجیے۔
زبان	عربی	: أَيْنَ مَدْرَسَتُكَ؟ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قَادِمٌ؟ هَلْ أَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الْبَيْتِ؟ أَيْنَ الْمَلْعَبُ؟ ان سوالوں کا جواب عربی میں دیجیے۔
	اردو	: آنکھوں کا پانی ڈھل جانا، دستور، آبدیدہ ہونا، تودہ اور پارہ پارہ کے معنی بتائیے۔

نماز چارٹ کی ترتیب

فجر۔ف	ظہر۔ظ	عصر۔ع
مغرب۔م	عشا۔ع	

- اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے ع✓

- اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ ◯ نشان لگائیں۔ جیسے ظ

- اور اگر قضا کر لی ہے تو یہ X نشان لگائیں۔ ع

- اور اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔ م ع

- بتائے گئے طریقے کے مطابق تاریخ کے اعتبار سے نشان لگائیں۔

- جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی، اس کی قضا کروالیں۔

- ہر مہینے کے ختم پر سرپرستوں سے دستخط کروائیں اور خود بھی دستخط کریں۔

نماز چارٹ

جنوری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

فروری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مارچ

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

اپریل

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مئی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

جون

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

جولائی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

اگست

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

ستمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

اکتوبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نومبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

دسمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ

مہینہ	کل ایام تعلیم	ایام حاضری	غیر حاضری	فیس	دستخط معلم	دستخط والدین
جنوری						
فروری						
مارچ						
اپریل						
مئی						
جون						
جولائی						
اگست						
ستمبر						
اکتوبر						
نومبر						
دسمبر						

دستخط ذمہ دار ____________________